Machine Translated by Google

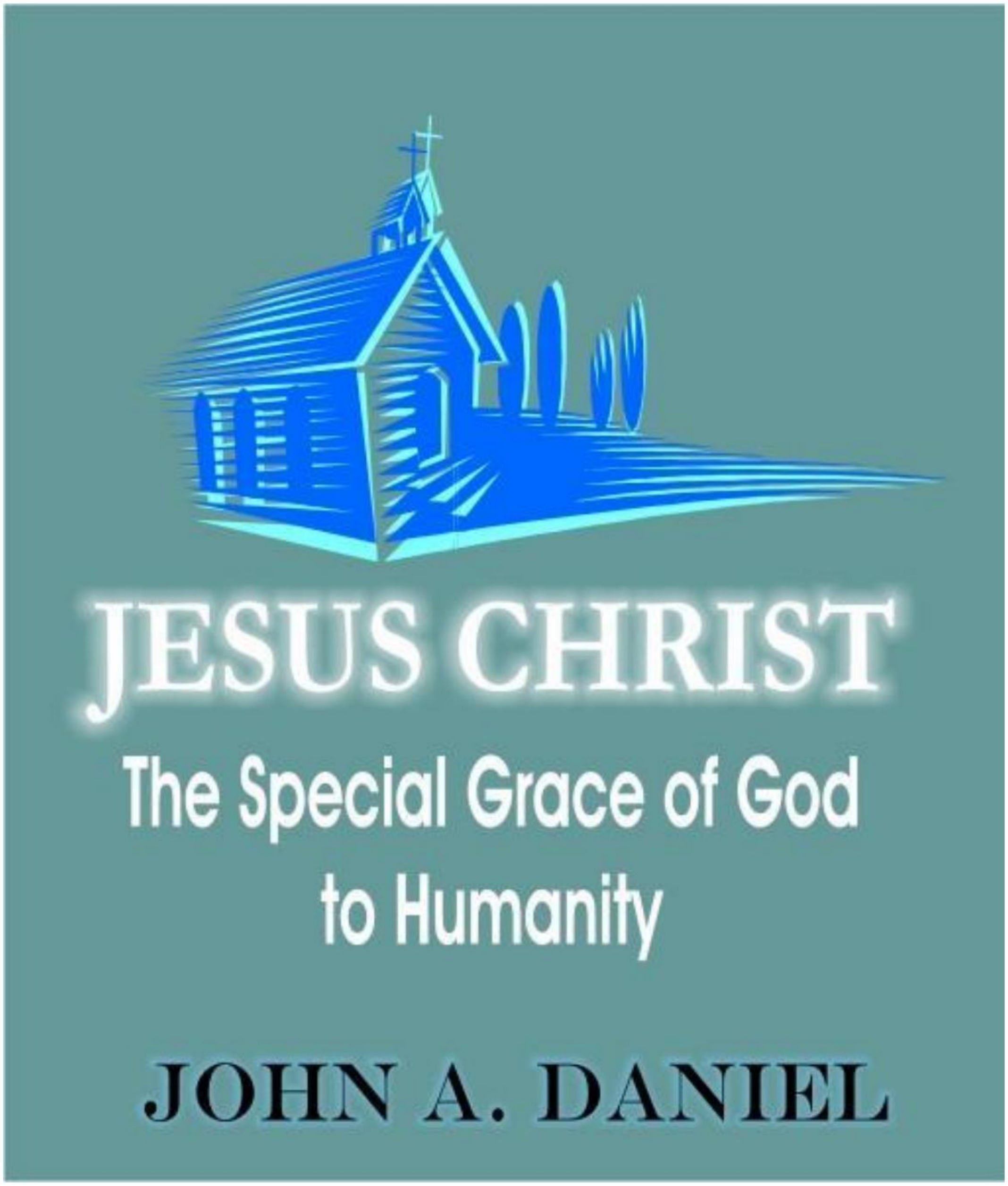

Machine Translated by Google

یسوع مسیح،

خصوصی فضل

آف

خدا انسانیت کے لیے

بذریعہ جان اے ڈینیئل

Machine Translated by Google

مصنف کی دوسری کتابیں۔

1.جمع کرانا (اتھارٹی
خدا اور کا چینل
خدا کی بادشاہی کا واحد راستہ)

2.کرسچن ریس ٹو دی اینڈ (دی کے لیے اہلیت

تخت)
3.سایہ کے طور پر ٹیبرنیکلز
مسیح
4.اختتامی وقت کے روحانی طریقے
دعا کرنا (عہد کی دعائیں جو فوری نتائج پیدا کرتی ہیں)

5.عہد

Machine Translated by Google

کاپی رائٹ بذریعہ پادری جان اے ڈینیئل
جون 2001 جون 2003پہلی پرنٹنگ

صحیفے کے حوالہ جات بائبل کے مجاز کنگ جیمز ورژن سے ہیں۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اس کتاب کا کوئی بھی حصہ مصنف کی اجازت کے بغیر، فوٹو کاپی، الیکٹرانک، ریکارڈنگ، یا کسی بھی صورت میں دوبارہ شائع یا ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا۔

یہ کتاب مفت میں دی گئی ہے جیسا کہ رب فراہم کرتا ہے۔

Machine Translated by Google

لگن

میں اس کتاب کو خدا باپ کے لیے وقف کرتا ہوں جو فضل اور سچائی کا مصنف ہے، اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کو جس نے زمین پر فضل اور سچائی کے مظہر کے طور پر مجھے اپنی روح القدس سے تحریک دی ہے، تاکہ ان اسرار کو قلم بند کر سکوں جو زمانے سے پوشیدہ ہیں۔ میں کتاب کو اپنی پیاری بیوی اور بچوں، مریم بلیسنگ ڈینیئل، ٹموتھی جان ڈینیئل، بنیامین سیموئیل ڈینیئل اور ڈیوڈ جوزف ڈینیئل کے نام وقف کرتا ہوں، جنہیں خدا نے اپنے فضل سے مجھے الہی عطا کیا، اور جن کی صحبت خدا کی طرف سے میری الہی نعمتوں کا راز رہی ہے۔ میں یہ کتاب اپنے ساتھی مزدوروں اور بھائیوں کو بھی اس ہیلپ اینڈ کنسلٹیشن منسٹری اور بائبل ٹریننگ کالج (HARMABITRAC WORLD OUTREACH)کے نام وقف کرتا ہوں، جسے خدا نے اپنے فضل سے بلایا ہے۔ جوشوا این سموئیل، موسی پی.

اموس اور خاندان، جیمز ڈینیئل، جوزفین اگو، روتھ اینڈڈیاماکا فلپس جو ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ہیں۔

میں آخر میں کتاب کو اپنے مرحوم زمینی والد ایمانوئل نوفور اوزوکو ایگبوانوگو کی یاد میں وقف کرتا ہوں جن کی گزشتہ زندگی میں مجھے خدا کا ایک ناقابل یقین پیار اور خصوصی فضل ملا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نومبر/دسمبر 1991میں جب اسے جزوی فالج ہوا تھا، میں کچھ بھائیوں کے ساتھ خلا میں کھڑا تھا اور Ps.90:10میں خدا کے بندے موسیٰ کی دعا کی تعمیل کرتے ہوئے، رب سے درخواست کی کہ اسے مزید 10سال فضل عطا فرمائے تاکہ وہ تبدیل ہو جائیں۔ یہ گزارش کیوں ہے کہ میرے والد صاحب اس وقت ادھار میں گزار رہے تھے کیونکہ ان کی عمر تقریباً 72سال تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ درخواست اس حقیقت کے پیش نظر منظور فرمائی کہ جو بیماری شدید تھی وہ اس کی جان لے لیتی اور وہ جہنم کا امیدوار ہوتا۔ تاہم، 3اکتوبر، 2000کو، وہ تبدیل ہو گیا جب اس نے خُداوند یسوع کو اپنے ذاتی رب اور نجات دہندہ کے طور پر قبول کیا، بپتسمہ لیا یا پانی میں ڈوب گیا، اور نئی زبانوں کے ساتھ بولتے ہوئے روح القدس کا بپتسمہ حاصل کیا۔ 3 مارچ 2001کو، یعنی پانچ ماہ بعد (جو کہ فضل کا نمبر ہے)، انہیں 81سال کی عمر میں رب کی سینے میں آرام کے لیے بلایا گیا۔ میں اپنے والد مرحوم پر رب کے خصوصی اور بے پناہ فضل کا شکریہ ادا کرنا نہیں چھوڑوں گا، جس کی وجہ سے ان کے لیے یہ ممکن ہوا۔ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے نام کی تعریف ہو جو فضل اور سچائی کے وزیر ہے۔

Machine Translated by Google

مشمولات

1.روح القدس کس چیز کے بارے میں نازل ہوا۔
فضل اور سچائی کا اصول۔

2.قانون یا انسانی صلاحیت کا اس سے موازنہ کرنا
گریس۔

3.یسوع کے اس نام پر یقین کرنا۔

4.سامری عورت اور نیکوڈیمس کے درمیان فرق جیسا کہ قانون اور فضل کے درمیان فرق سے متعلق ہے۔

5.کیا یہ قانون کی کمزوری سے نجات کے لیے فضل کے لیے ممکن ہو گا؟

6.دنیا کے برعکس لفظ۔

7.فضل کے لیے فضل کیا ہے؟

8.فضل انسان کے کاموں یا قابلیت کے اختتام پر موت سے زندگی نکالتا ہے۔

9.فضل کا رد کرنا لاتا ہے۔
مذمت۔

10.جو انسانی قابلیت ڈیوڈ کے لیے نہیں کر سکتی تھی، خدا کے فضل نے کیا۔

Machine Translated by Google

باب 1

روح القدس نے اس کے بارے میں کیا انکشاف کیا۔
فضل اور سچائی کا اصول

گریس کا لفظ یونانی میں Charis ہے، اور اس کا تلفظ Kharece ہے، جس کا مطلب ہے قابل قبول، فائدہ، احسان، تحفہ، فضل، خوشی، آزاد خیالی، خوشی وغیرہ۔

احسان یا مہربانی جو اسے حاصل کرنے والے کی قدر یا قابلیت کی پرواہ کیے بغیر اور اس کے باوجود کہ وہ شخص مستحق ہے۔
جبکہ چیمبرز ڈکشنری کے مطابق اصول کا مطلب ماخذ، جڑ، اصل، ایک بنیادی یا بنیادی وجہ، ایک آغاز، ضروری نوعیت، ایک نظریاتی بنیاد یا مفروضہ ہے جس سے بحث کی جائے، ایک جبلت یا فطری رجحان، عمل کا ذریعہ، وغیرہ۔ الفاظ کے ماخذ اور ابتداء کے معنی کے حصے کے طور پر لفظوں کے ماخذ اور آغاز کا مطلب ہے چیمبرز کے لکھے ہوئے اصول، ماخذ کا مطلب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یوحنا 1:1 نے کہا، شروع میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا، اور کلام خدا تھا۔ لہٰذا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع ہی خدا باپ ہے، کلام، ماخذ اور خدا کی تخلیق کا آغاز ہے جس میں اس کا فضل شامل ہے۔ خُداوند خُدا کی خوبیوں یا خوبیوں میں سے ایک کے طور پر فضل رحم، محبت، شفقت اور صبر سے وابستہ ہے۔ اگرچہ خدا کا فضل ہمیشہ آزاد اور غیر مستحق ہے، یہ صرف اس کے عہد کی حدود میں ہی لطف اندوز ہوتا ہے۔ اس کی وضاحت کی گئی ہے کہ، جیسا کہ یہ خدا کی طرف سے دیا گیا ایک غیر مستحق تحفہ ہے، یہ ان لوگوں کو بھی ملتا ہے جو توبہ اور ایمان کے ذریعہ، خدا کے ساتھ غیر محفوظ وابستگی رکھتے ہیں، یا خدا کے ساتھ صرف اس کے لئے زندگی گزارنے کے لئے ایک عہد کے رشتہ میں داخل ہونے پر راضی ہوئے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب ہم فضل اور سچائی کے اصول کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو ہم اس بات کی بات کر رہے ہیں کہ خدا نے مخلوق میں کیا کیا اور وہ لوگ جن کی وہ توقع کرتا ہے کہ وہ حاصل کرے گا، اور اس پر چلیں گے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس نے چھٹے دن انسان کو اپنی آخری تخلیق کے طور پر کیسے پیدا کیا، لیکن اس پر عمل کرنا

Machine Translated by Google

فضل اور سچائی کے اصول، اس نے اسے (انسان) کو اپنی مخلوقات کا پہلا اور سربراہ بنایا خدا کے عہد کی وجہ سے کہ انسان کو دوسری مخلوقات پر غلبہ حاصل ہے۔ اس نے ایسا کرنے کا انتخاب کیوں کیا؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ تخلیق کے دوران تثلیث میں انسان کی نمائندگی خدا کے کلام کے ذریعہ کی گئی تھی جو خدا کے سر کی واضح تصویر ہے اور وہ خداوند یسوع مسیح ہے۔ یہ وہی ہے جس نے یسوع کو یہودیوں کو یہ بتانے کے لئے اکسایا کہ، ابراہیم سے پہلے، وہ تھا۔ وہ خدا کا فضل تھا جو سب سے زیادہ ظاہر ہوا اور انسانی شکل میں دیا گیا۔ وہ نہ صرف خدا کے فضل سے مستفید تھے بلکہ خدا کے فضل کا انسانی مظہر بھی تھے جو انسانیت کو نجات کے لیے لایا جاتا ہے۔ اپنی موت اور جی اُٹھنے سے، یسوع نے خُدا اور اُس کے لوگوں کے درمیان کھوئی ہوئی ٹوٹی ہوئی رفاقت کو بحال کیا، اور خُدا اور خُدا کے لوگوں، دونوں یہودی اور غیر قوموں کے درمیان باپ بیٹے کے رشتے کا عہد قائم کیا۔ فضل اور سچائی کا اصول شروع سے چلا آ رہا ہے۔ آپ فضل اور سچائی، پانی اور خون، محبت اور راستبازی، باپ اور بیٹا، روح اور کلام، ایمان اور کام کو الگ نہیں کر سکتے۔ یہ سب لازم و ملزوم ہیں، یہ ایک ہی ذریعہ سے آتے ہیں، ایک ہی چینل سے، خدا کی الوہیت کو ثابت کرتے ہیں۔

فضل سچائی پیدا کرتا ہے، یہ سچائی کا مطالبہ نہیں کرتا، بلکہ وہ ایک ساتھ چلتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس فضل نہیں ہے تو آپ سچ نہیں پا سکتے۔ جب بھی آپ کسی شخص کو فضل پر چلتے ہوئے پاتے ہیں تو اسے سچائی پر چلنا پڑتا ہے۔

اور خُداوند خُدا نے اِنسان کو زمین کی خاک سے بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کی سانس پھونک دی اور اِنسان زندہ جان بن گیا۔ اور خُداوند خُدا نے عدن میں مشرق کی طرف ایک باغ لگایا اور وہاں اُس آدمی کو رکھا جسے اُس نے بنایا تھا۔ اور زمین سے خُداوند خُدا نے ہر وہ درخت اُگا جو دیکھنے میں اچھا ہے اور کھانے کے لیے اچھا ہے، زندگی کا درخت بھی باغ کے بیچ میں اور نیکی اور بدی کی پہچان کا درخت۔

(پیدائش ۔(2:7-22

انسانیت کے لیے خدا کے اچھے خیالات آسانی سے اس بات سے ثابت ہو سکتے ہیں کہ اس نے تخلیق کے وقت انسان کے ساتھ کیا کیا۔ فضل اور سچائی کے اس اصول پر عمل کرتے ہوئے، اس نے آدم کو نہ صرف اجازت دی کہ وہ زمین پر اپنی تخلیق کردہ تمام چیزوں پر فوقیت حاصل کرے، بلکہ اسے (آدم) کو اپنی تمام مخلوقات پر ایک غیر محفوظ اختیار دیا۔ اس وجہ سے، وہ

Machine Translated by Google

آدم کو ہمیشہ کے لیے اپنے (خدا) کے جلال میں چلنے کی اجازت دی، اگر وہ (آدم) خدا کے احکام کو جاری رکھے گا۔ یہ لفظ
جس پر میں نے اشارہ کیا ہے، اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کچھ بنیادی ہدایات ہیں جو کہ جن سے فضل کے ساتھ
چلنے کی توقع کی جاتی ہے ان کو برقرار رکھنا چاہیے۔ اور وہ ہدایات انہیں خدا کی الہی سچائی کا مظہر بناتی ہیں۔ اسی لیے
انہیں عہد کے لوگ یا خدا کے لوگ شمار کیا جاتا ہے۔ خدا ان کے ساتھ معاملہ کرنے میں اپنی محبت، رحم، ہمدردی اور صبر
کو جاری کرتا ہے جو اس کا فضل ہے، جب کہ اس کے بدلے میں انہیں خدا کی ہدایات پر عمل کرنا ہوگا خواہ یہ کتنا ہی
تکلیف دہ ہو، یا معاشرہ یا دنیا کے لوگ ان کو کیسے دیکھتے ہیں۔ خدا کے بندوں کی اس کے کلام سے بے لوث وفاداری کے
اس عمل سے، وہ انسانی شکل میں اس کی سچائی بن جاتے ہیں۔ یہ اس لفظ کی وجہ ہے جو کہتا ہے، فضل سچائی پیدا
کرتا ہے۔ یسوع کو انسانی شکل میں خُدا کا فضل بننے کے لیے، اُسے اپنے باپ سے سچائی پیدا کرنے کی بھی ضرورت تھی۔
اس وجہ سے، اس نے صرف اپنے باپ کی ہدایات پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ اس کی اپنی ذاتی خواہشات یا خواہشات بھی
اس کے خلاف کام نہیں کر سکتی تھیں اور اس نے اسے انسانی شکل میں خدا کی سچائی بھی بنا دی۔ اگر ہم پیدائش کے
باب 2 پر نظرثانی کریں تو یہ بات نوٹ کی جائے گی کہ خدا نے انسان کی تخلیق کے بعد عدن میں ایک باغ لگایا، جو انسان
کے لیے ایک گھر کے طور پر کام کرتا تھا، لیکن روحانی طور پر، یہ پہلا گرجہ گھر سمجھا جاتا ہے جہاں فضل کا صحیح معنوں
میں عمل کیا جانا تھا۔ اس نے باغ کو زندگی کی تمام خوبیوں سے آراستہ کیا اور خیر و شر کے علم کے درخت کو وہاں رہنے
دیا، تاکہ انسان کے لیے ایک معلم کے طور پر کام کیا جا سکے، اس حقیقت کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے باغ کو زندگی کی
اچھی چیزوں سے گھیر رکھا ہے، اسے (انسان) کو یہ سیکھنا اور سمجھنا ہے کہ وہ کچھ شریر مخلوقات کے درمیان رہ رہا ہے
جنہیں خدا کی موجودگی سے دور کر دیا گیا تھا۔ خدا اسی پر نہیں رکا، میدان کے درندے، ہوا کے پرندے، سمندر کی
مچھلیاں، زمین پر رینگنے والی تمام رینگنے والی چیزیں وغیرہ، اس نے انسان کو ان پر غلبہ دیا اور اسے (انسان) کو حکم دیا
کہ وہ ان کو جو نام چاہے رکھ لے۔ خدا انسان کی تنہائی پر مہربان ہوا، اور انسان کو امداد یا مدد دینے کا فیصلہ کیا، اور
اسی عمل کے ذریعے اس کے لیے حوا کی تخلیق ہوئی۔ تمام

Machine Translated by Google

یہ اعمال خدا کی محبت، رحمت اور شفقت کو پہنچا رہے تھے جس کا خلاصہ بنی نوع انسان پر اس کا فضل قرار دیا جا سکتا ہے۔

انسان کو خدا کی طرف سے اس اچھے اشارے کا بدلہ کیسے لینا چاہیے؟

خدا کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ فضل کو سچائی پیدا کرنی چاہئے، خدا نے اپنے احکام دیے جن پر انسان کو چلنا ہے، اس کا فضل حاصل کرنے کے ثبوت کے طور پر۔

اور خُداوند خُدا اُس آدمی کو لے گیا اور اُسے باغِ عدن میں ڈال دیا تاکہ اُسے کپڑے پہنائے اور اُس کی حفاظت کرے۔ اور خُداوند خُدا نے اِنسان کو حُکم دِیا کہ باغ کے ہر ایک درخت کا پھل تو آزادانہ طور پر کھا سکتا ہے لیکن نیکی اور بدی کی پہچان کے درخت کا پھل نہ کھانا کیونکہ جس دن تو اُس میں سے کھائے گا اُس دن تو یقیناً مر جائے گا۔

(پیدائش ۔(2:15-17

انسان کو خدا کا پہلا حکم جب وہ خدا کے فضل میں چلنے کے لئے نکلتا ہے جو اسے حاصل ہوا ہے، باغ کو تیار کرنا اور اسے برقرار رکھنا ہے۔

میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ باغ روحانی طور پر کلیسیا کی نمائندگی کرتا ہے، باغ کو لباس پہنانے کا مطلب ہے کہ اس باغ کے مکینوں کو تبلیغ کرنا، سکھانا اور رہنمائی کرنا جن کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ وہ عہد کے بندے ہیں کیونکہ باغ عہد بندوں کے لیے بنایا گیا ہے، رب کی ہدایات کی تعمیل کیسے کی جائے، اور پھر ان کے لیے شفاعت کی جائے تاکہ وہ دشمن کے سامنے نہ گریں اور خالق سے اپنا عہد توڑ دیں۔ باغ کو برقرار رکھنے کا مطلب ہے، باغ کے مکینوں پر بطور چوکیدار یا چرواہے کی نگرانی کرنا۔ اس کو مؤثر طریقے سے کرنے کے لیے، انسان کو مثال کے طور پر زندگی گزارنی چاہیے تھی کہ وہ کسی بھی ایسی چیز سے گریز کرے جو اسے نیکی اور بدی کے علم کے درخت کا پھل نہ کھا کر گناہ کی طرف لے جائے، جو کہ غرور یا اپنی مرضی ہے۔ اس نے (خدا) انسان کو ایک سخت تنبیہ کے ساتھ چھوڑ دیا کہ جس دن انسان پھل کھائے گا، اسے ضرور مرنا ہے۔ باقی اب تاریخ ہے کیونکہ انسان نے وہ سچائی پیدا نہیں کی جو فضل کے ساتھ جاتی ہے۔ اس نے خدا کے فضل کو قبول کیا، لیکن خدا کی سچائی کو قبول کرنے یا اس پر چلنے سے انکار کردیا جو فضل پیدا کرتا ہے، اور اس کی وجہ سے اس نے (انسان) سب کچھ کھو دیا

Machine Translated by Google

شیطان کو اس دنیا کی حکمرانی، جس کا صحیفہ رینگنے والی چیزوں میں سے ایک کے طور پر حوالہ دیتا ہے۔

انسان کے زوال کے بعد، خدا فضل اور سچائی کے اصول پر مزید عمل نہیں کر سکتا تھا جیسا کہ آدم کے بعد آیا تھا، اور جو مکمل طور پر فضل کے ساتھ چلتا تھا، سچائی پیدا نہیں کر سکتا تھا (یعنی گناہ کیے بغیر خدا کے احکام کو برقرار رکھتا ہے)۔ اس کے فضل (جلال) کے ذریعہ انسان کے ساتھ خدا کی رفاقت میں اس اچانک ٹوٹنے نے اس کو اتنا متاثر کیا کہ وہ کھڑے ہو کر انسان کو نہیں دیکھ سکتا تھا جسے اس نے اپنی شکل میں بنایا تھا خدا کے نمبر ایک دشمن شیطان کے زیر تسلط۔ مرد اور عورت کو برہنہ (گناہ میں) چلتے ہوئے دیکھ کر اور اس طرح اپنے آپ کو مزید سزاؤں سے دوچار کرتے ہوئے، اس نے (خدا) نے بحالی کا ایک عارضی عمل شروع کیا۔

آدم اور اُس کی بیوی کے لِیے بھی خُداوند خُدا نے کھالوں کے کُرتے بنائے اور اُن کو پہنایا۔ (پیدائش 3:21)

اس نے کچھ جانوروں کو مار ڈالا، اور خون کو عارضی طور پر آدم اور حوا کے گناہوں کو چھپانے کے لیے استعمال کیا، جبکہ ان جانوروں کی کھالیں جوڑے کے لیے کوٹ بنانے کے لیے استعمال کی گئیں۔ گنہگار آدم اور حوا کی جگہ ان جانوروں کی قربانی نے انہیں خدا کے ساتھ بات چیت کے لیے دوبارہ بحال کیا، لیکن عدن کے باغ میں نہیں، جو کہ فضل اور سچائی کا گھر ہے۔ خون جو اُن کے گناہوں کو معاف کرنے کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ وہ خُدا کے غضب اور فیصلے کو مطمئن کرنے کے لیے بھی استعمال کیا گیا تھا جو کہ موت ہے، اور جس کا تقدس کا حصہ راستبازی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس وجہ سے، خُدا نے اُن کو اُس کے فضل سے تھوڑا سا فائدہ حاصل کرنے کی اجازت دی، لیکن فضل میں رہنے یا چلنے کی اجازت نہیں دی۔

یہی حال انسانیت اور نوے فیصد عیسائیوں کا آج ہے کیونکہ وہ خدا کے فضل سے صرف تھوڑا سا فائدہ اٹھاتے ہیں، اور سچائی پیدا کرنے کے قابل نہ ہونے کی وجہ سے وہ فضل میں زندہ نہیں رہ سکتے اور نہ چل سکتے ہیں۔ خدا کے بہت سے وزیروں نے کہا ہے کہ چونکہ ہم فضل میں ہیں، ہم اب قانون کے ماتحت نہیں ہیں۔ وہ اپنی تبلیغ یا تعلیم میں مزید آگے بڑھے ہیں، اس صحیفے کا حوالہ دینے کے لیے؛ اب خُداوند وہ رُوح ہے اور جہاں خُداوند کی رُوح ہے وہاں آزادی ہے۔ (II Cor.3:17)۔

سچ کہوں تو، ہم فضل کے دائرے میں ہیں، لیکن جس طرح دنیا نہیں جانتی کہ وہی فضل ہمیں اس کے ماتحت کرتا ہے۔

Machine Translated by Google

خدائی قانون (سچائی)، یہ بھی ہے کہ عیسائی دنیا میں لوگوں کی بڑی اکثریت یہ نہیں جانتی ہے کہ وہ فضل جس کے تحت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس میں چلتے ہیں، وہ قانون (الہی سچائی) پیدا کرتا ہے جس کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ وہ اس کے تحت نہیں ہیں۔ اور خُداوند کا یہ کہنے کا کیا مطلب ہے، .. جہاں خُداوند کی روح ہے، وہاں آزادی ہے، یہ ہے کہ اگر خُداوند کی روح آپ میں بسی ہوئی ہے یا درحقیقت آپ کی رہنمائی کر رہی ہے، تو آپ کو چاہیے کہ آپ اُسے اپنی زندگی یا رفاقت میں کام کرنے کے لیے آزادانہ یا آزادی دیں جیسا کہ وہ چاہتا ہے، اپنے پروگراموں یا سرگرمیوں کے ساتھ اُسے قید کرنے کی کوشش نہ کریں، جیسا کہ دنیا نے اُن کے پروگرام کے ذریعے اُس کو مکمل طور پر ختم کر دیا ہے۔ فضل قانون کو نہیں ہٹاتا، یہ کیا کرتا ہے کہ قانون میں موجود مذمت کو دور کرے (جو کہ موت ہے) اور قانون کو اپنے دل (روح) میں قائم کرے اور پھر آپ کو بلاوجہ قانون کی پابندی کرنے کے قابل بنائے۔ فضل اور سچائی کو حاصل کیے بغیر، اور اس پر چلتے ہوئے، کوئی بھی شخص بے قصور قانون کے تحت نہیں چل سکتا۔ خدا کا ہمیں اپنا قانون (احکام) دینے کا بنیادی مقصد اس شخص کے لئے ہے جو پوری تندہی سے قانون کی تعمیل کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ وہ قانون کی تمام ضروریات کو پورا کرنے میں اپنی نااہلی کو دیکھے، اور پھر وہ شخص خدا سے فضل اور سچائی کے اصول پر عمل کرنے کے لئے کہے گا تاکہ اسے خدا کی مؤثر طریقے سے اطاعت کرنے میں مدد ملے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا، خدا کو انسان کے گناہوں کی وجہ سے جو تکلیفیں آتی ہیں وہ انہی گناہوں کی وجہ سے انسان کے دکھوں سے کہیں زیادہ ہیں۔ خدا باپ کی شخصیت جو اس کی الہی فطرت ہے یا اس کا تقدس اس وقت بے ترتیبی کا شکار تھا۔ کیوں؟ یہ اس لیے ہے کہ خدا کے تقدس میں جو اس کی فطرت ہے، خدا کی صداقت ہے جو اس کے غضب سے محفوظ ہے، اور خدا کی محبت ہے جو اس غضب کو کم کرتی ہے۔ خدا کے غضب نے راستبازی کا مطالبہ کیا جو کوئی انسان پیدا نہیں کر سکتا تھا اور اس کی وجہ سے انسان جب بھی خدا کے پاس جانے کی کوشش کرتا ہے موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ باپ اور بیٹے کے رشتے کا عہد ٹوٹ چکا ہے، اور عہد شکنی کرنے والے کو مرنا ہے۔ خدا کا غضب اس خوفناک مطالبہ پر سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں تھا کیونکہ انسان کے گناہ کی وجہ سے خدا کی راستبازی بری طرح چھیڑ گئی ہے اور اس کے لئے سزائے موت ہونی چاہئے۔ اس لیے اگر انسان اپنی جان سے ادائیگی کرتا ہے تو وہ خدا کے سامنے دوبارہ زندہ نہیں رہ سکتا کیونکہ یہ روح کی موت ہے۔

Machine Translated by Google

جسم جس کی ہم بات کر رہے ہیں۔ دوسری طرف خدا کی محبت انسان کو حاصل کرنے، معاف کرنے اور انسان کے گناہوں کو بھولنے اور انسان کے ساتھ کامل رفاقت میں رہنے کے لیے تیار تھی۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ خدا کی صداقت نے انسان سے جو مطالبہ کیا کہ وہ مکمل طور پر خدا کی رفاقت میں واپس آجائے، اسے برقرار رکھنا انسان کے لئے ناممکن ہے، خدا کی محبت نے اپنی مرضی سے اپنے آپ کو اس قیمت یا جرمانے کی ادائیگی کے لئے پیش کیا جو انسان کو خدا کی موجودگی میں زندہ رہنے کے لئے درکار ہے۔ یسعیاہ نبی نے اسے آتے دیکھا اور پیشین گوئی سے کہا۔ اب آؤ، اور ہم مل کر بحث کریں، خداوند فرماتا ہے، اگرچہ تمہارے گناہ سرخ رنگ کے ہوں، وہ برف کی طرح سفید ہوں گے، اگرچہ وہ سرخ رنگ کے ہوں گے، وہ اون کی طرح ہوں گے۔ اگر تم راضی اور فرمانبردار ہو تو تم زمین کی اچھی چیزیں کھاؤ گے لیکن اگر تم انکار کر کے بغاوت کرو گے تو تم کو تلوار سے نگل لیا جائے گا کیونکہ خداوند کے منہ نے یہ کہا ہے۔ (یسع 1:18-20)۔

ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے آنے سے انسان کے گناہوں کی ادائیگی خُدا کی محبت سے ادا ہو گئی، انسانیت کے لیے ایک میٹھی اور کامل رفاقت کے لیے خُدا کے پاس واپس جانے کا مرحلہ طے ہو گیا۔
کس بنیاد پر؟ یسعیاہ نبی نے اس کا جواب یہ کہہ کر دیا کہ آؤ اور رب کے ساتھ مل کر بحث کرو۔ انسان خدا کے ساتھ کیا استدلال کرنے جا رہا ہے؟ یہ جاننے کے لیے کہ آیا وہ (انسان) اپنے گناہوں کو چھوڑنے کے لیے تیار ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے فراہم کردہ فضل کے گھر میں واپس آجائے، اور پھر خدا کے احکام کی تعمیل کرتے ہوئے وہ سچائی پیدا کرے جو فضل کے ساتھ ہے۔ لیکن کیا بنی نوع انسان مجموعی طور پر ایسا کرنے پر راضی ہو گیا ہے؟ جواب نفی میں ہے، کیونکہ رب پاک روح کی طرف سے پولوس رسول کے ذریعے اس واضح کال کے باوجود جو کہتا ہے، اس لیے ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے آئیں، تاکہ ہم پر رحم کیا جائے، اور ضرورت کے وقت مدد کرنے کے لیے فضل حاصل کریں ،(Heb.3:16)بحالی شروع ہونے کے بعد سے صرف چند کنکال ہی اس آدمی کی پکار پر دھیان دینے پر راضی ہوئے ہیں۔ مومنین اور عام طور پر انسانیت کی بڑی اکثریت صرف فضل کے فوائد کے ٹکڑوں سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اس لیے خُدا نے روح القدس کو اپنے لیے جمع کرنے کی ہدایت کی ہے، وہ مقدسین جو فضل میں رہ کر، اس میں چل کر اور اُس کے ساتھ عہد کا رشتہ قائم کرنے پر راضی ہوں گے۔

Machine Translated by Google

اپنی مرضی، لذتوں، خواہشات اور دنیا کی چیزوں وغیرہ کو قربان کرنا، تاکہ خدا کی طرف
سے سچائی پیدا ہو جو فضل کے ساتھ ہو۔
میرے مقدسوں کو میرے پاس جمع کرو، وہ جنہوں نے قربانی کے ذریعے مجھ سے عہد
باندھا ہے۔ ۔(Ps.50:5)

اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت میں بہت مخصوص ہے کہ اس نے کہا، صرف وہی اولیاء اللہ کے پاس جمع ہونا چاہیے جنہوں نے دنیا کی ہر چیز کو ترک کر کے اس کے فضل میں رہنے اور اس میں چلنے کے لیے دنیا کے تمام نظام سمیت اس کے ساتھ عہد کیا ہے۔ مزید سمجھنے کے لیے کہ خُداوند کے لیے قربانی کیسے کی جائے اور قربانی کہاں کی جانی چاہیے، میری کرسچن ریس ٹو دی اینڈ (عرش کے لیے اہلیت) پر کتاب دیکھیں۔ یہاں تک کہ عیسائیت کے بہت سے لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو ہر قسم کے مذہبی فرقوں سے الگ کر لیا ہے، وہ بھی فضل میں قائم نہیں ہیں کیونکہ اپنے آپ کو اس زندگی کے معاملات سے مکمل طور پر الگ کرنے سے انکار کرنے کی وجہ سے، وہ کافر دنیا کے سامنے سچائی پیش نہیں کر سکتے جیسا کہ خدا چاہتا ہے۔

تاہم اس آخری وقت میں، خدا نے اپنی روح کے ذریعے سے کچھ مردوں، عورتوں، بچوں اور یہاں تک کہ دودھ پلانے والے بچوں کو بھی اٹھایا ہے، جو خدا کے ساتھ کئے گئے عہد کے ذریعے، فضل پر قائم رہیں گے، اس میں چلیں گے اور سچائی پیدا کرنے کے لیے تمام مشکلات کو ٹالیں گے، اور وہ جلد ہی انہیں دنیا پر ظاہر کرے گا کہ وہ دیکھیں اور چکھیں۔

Machine Translated by Google

باب 2

قانون یا انسانی صلاحیت کا فضل کے ساتھ موازنہ کرنا

جیسا کہ میں نے پہلے باب میں فضل کے معنی کے بارے میں بات کی ہے، یہ بھی ضروری ہے کہ لفظ قانون کے مکمل معنی سامنے لائے جائیں، تاکہ دونوں کا موازنہ کرنا آسان ہو۔ Nelsons New Illustrated Bible Dictionary کے مطابق قانون کا مطلب قواعد و ضوابط کا ایک منظم نظام ہے جس کے ذریعے معاشرے پر حکومت کی جاتی ہے۔ اسے ایک ابدی اضافی قوت سمجھا جاتا ہے جو جسم کی فطری خواہشات کو روکتا اور دباتا ہے۔ اسے موت کی وزارت بھی سمجھا جاتا ہے جو غلامی کا سبب بنتا ہے۔

لیکن اگر موت کی خدمت، جو پتھروں میں لکھی اور کندہ کی گئی، شاندار تھی، تاکہ بنی اسرائیل ثابت قدمی سے موسیٰ کے چہرے کو اس کے چہرے کے جلال کے لیے نہ دیکھ سکیں، جس جلال کو ختم کرنا تھا۔ روح کی خدمت کیسے شاندار نہیں ہوگی؟ کیونکہ اگر ملامت کی خدمت جلالی ہے تو راستبازی کی خدمت جلال میں بہت زیادہ ہے۔ ۔(II Cor.3:7-9)

روح القدس نے پولس رسول کے ذریعے بات کی کہ اگر موت کی خدمت جیسا کہ قانون کو عام طور پر جلالی کہا جاتا ہے، تو روح کی خدمت کو فضل کے طور پر کیسے کہا جاتا ہے، زیادہ شاندار نہیں ہوگا؟ قانون کو مزید مذمت کی وزارت کہا جاتا ہے، جبکہ فضل کو راستبازی کی وزارت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ کوئی زندگی اس قانون سے نہیں آسکتی جو آج ہماری نمائندگی کرتی ہے، ہر وہ چیز جس کی قیادت روح القدس سے نہیں ہوتی۔

مزید یہ کہ قانون داخل ہوا، تاکہ جرم بہت زیادہ ہو۔ لیکن جہاں گناہ کی کثرت تھی وہاں فضل بہت زیادہ تھا۔ تاکہ جس طرح گناہ نے موت تک حکومت کی اسی طرح فضل ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ابدی زندگی تک راستبازی کے ذریعے حکومت کرے۔

(رومیوں ۔(5:20-21

یہاں لفظ گناہ کا مطلب قانون، انسانی کامیابیاں، ہر وہ چیز ہے جو جسم کے ذریعے بغیر قیادت کے انجام پاتی ہے۔

Machine Translated by Google

روح القدس یہ صحیفہ مومن کی زندگی کے بارے میں ہر چیز کا احاطہ کرتا ہے۔ اگر آپ کے اعمال خُدا کی روح کی قیادت سے نہیں ہیں، تو یہ کبھی بھی فضل اور سچائی نہیں ہے، اور ہمیشہ ایک کو موت کی طرف لے جائے گا۔

کیونکہ شریعت موسیٰ کی طرف سے دی گئی تھی، لیکن فضل اور سچائی یسوع مسیح کے ذریعے آئی۔ (یوحنا 1:17)۔

فضل کو قانون کے برعکس آگے بڑھایا جاتا ہے۔ صحیفے کی اس آیت میں قانون اس کے برعکس ایک پس منظر کے طور پر فضل اور سچائی کو بڑھاتا ہے۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسا کہ قانون موسیٰ پر تھا، یہ فضل اور سچائی کا ایک پس منظر بن گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آج ہمارے نزدیک انسانی کوششیں یا کامیابیاں فضل اور سچائی کو بڑا کرتی ہیں۔ قانون یا انسانی کوششیں خدا کے فضل اور سچائی کی وجہ سے بڑھیں گی۔ یہ کہنے سے کہ فضل اور سچائی یسوع مسیح کے ذریعے آئی، یہ کہنے کا مطلب ہے کہ یقین کرنے سے آپ کو اُس کے نام کے ذریعے زندگی مل سکتی ہے۔ کیوں؟ یہ اِس لیے ہے کہ فضل ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے ذریعے ابدی زندگی کے لیے حکومت کرتا ہے۔

کیونکہ یہ شخص موسیٰ سے زیادہ عزت کے لائق سمجھا گیا، کیونکہ جس نے گھر بنایا وہ گھر سے زیادہ عزت کا حامل ہے۔ کیونکہ ہر گھر کو کوئی نہ کوئی آدمی بناتا ہے لیکن جس نے سب کچھ بنایا وہ خدا ہے۔ اور موسیٰ یقیناً اپنے تمام گھرانے میں ایک خادم کی حیثیت سے وفادار تھا، اُن باتوں کی گواہی کے لیے جو بعد میں کہی جانی تھیں۔ (عبرانیوں: .(3-5

یہ صحیفہ بتاتا ہے کہ جس طرح یسوع جو گھر بنانے والا ہے، موسیٰ سے زیادہ عزت کے لائق شمار کیا گیا تھا جو خدا کے تمام گھر میں ایک بہت ہی وفادار خادم کے طور پر شمار کیا جاتا تھا، اسی طرح فضل کو قانون سے زیادہ شاندار، زیادہ معزز وغیرہ شمار کیا جانا چاہئے۔ یسوع مسیح کا موسیٰ پر فوقیت قانون پر فضل کی فوقیت کا اشارہ ہے۔ قبل از عظمت عروج ہے، یہ اہمیت سے اوپر چڑھتا ہے، یہ انتہائی عمدہ اور اعلیٰ ہے، جب کہ لفظ اشارے کا مطلب ہے ظاہر، ظاہر، بامعنی، قبل از نگرانی، اہم اور اشارہ دینے والا۔ برتری اور اشارے کی یہ تفصیل قانون پر فضل کی واضح برتری کو ظاہر کرتی ہے۔ ہمیں فضل کی عظمت کو دیکھنے کے لیے ہر چیز میں یسوع کی عظمت کو سمجھنا چاہیے۔ جس طرح آپ یسوع اور موسیٰ کا موازنہ نہیں کر سکتے، اسی طرح آپ شریعت کے ساتھ فضل کا موازنہ نہیں کر سکتے۔ دی

Machine Translated by Google

موازنہ خالق اور مخلوق کا موازنہ کرنے کے مترادف ہو گا، روحانی فطرت پر، الٰہی گناہ کی فطرت پر، لامحدود پر محدود، جو ختم ہو جاتی ہے اس پر قائم رہتی ہے۔ فضل خدا ہے جو محدود کی طرف اپنی لامحدود محبت اور مہربانی تک پہنچ رہا ہے۔

آدمی

اور سب لوگوں نے گرجتے اور بجلی چمکتے اور نرسنگے کی آواز اور پہاڑ کو دھواں ہوتے دیکھا اور جب لوگوں نے اسے دیکھا تو وہ ہٹ گئے اور دور کھڑے ہو گئے ۔(Exo.20:18)

کیونکہ تُم اُس پہاڑ کے پاس نہیں آئے جو چھو سکتا ہے، اور جو آگ سے جلتا ہے، نہ تاریکی، تاریکی اور طوفان کی طرف۔ اور نرسنگے کی آواز اور لفظوں کی آواز جس کو سننے والوں نے التجا کی کہ اب ان سے کلام نہ کیا جائے۔ کیونکہ وہ اُس چیز کو برداشت نہیں کر سکتے تھے جس کا حکم دیا گیا تھا، اور اگر کوئی حیوان پہاڑ کو چھو لے تو اُسے سنگسار کیا جائے گا، یا دھاگے سے پھینک دیا جائے گا۔ اور یہ منظر اتنا خوفناک تھا کہ موسیٰ نے کہا کہ میں بہت ڈرتا ہوں اور کانپتا ہوں۔

(Heb.12:18-24)۔

یہ قانون (موت کی وزارت) کے بارے میں بات کر رہا ہے اور کوئی بھی قانون کے تحت خدا کے سامنے کھڑا ہونے کے قابل نہیں تھا۔ قانون میں جان نہیں تھی۔ یہ فیصلے اور خدا کے غضب سے بھرا ہوا ہے۔ بنی اسرائیل نہ پہاڑ کی چوٹی پر آسکتے تھے اور نہ اسے چھو سکتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے درندے بھی پہاڑ کو چھونے کی ہمت نہیں کرتے، یا کسی کو پتھر مارے جانے یا ڈارٹ سے پھینکے جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

لیکن فضل کے تحت، نہ صرف ہمیں دلیری کے ساتھ اس کے فضل کے تخت پر آنے کی دعوت دی گئی ہے، بلکہ ہم جو تبدیل ہوئے ہیں روحانی طور پر باپ کے ساتھ رہ رہے ہیں، فرشتوں کی بے شمار جماعت، عام اسمبلی، راستباز آدمیوں کی روحیں جو کامل بنی ہیں، پہلوٹھوں کی کلیسیا جو آسمان پر لکھی گئی ہے، نئے عہد نامہ کے ثالث یسوع مسیح کے ساتھ، اور خون کے چھڑکنے سے بہتر باتیں کرنے والے خون کے ساتھ۔ وہ پہاڑ سیون جو آسمانی یروشلم ہے۔ فضل کی خدمت میں کبھی ناکامی نہیں ہو سکتی۔ کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یسوع جو فضل اور سچائی لایا ہے وہ اپنے وجود، اپنی شخصیت اور کام میں لامحدود ہے۔ یہاں یہ تضاد ظاہر کرتا ہے کہ اس میں ناکامی ہے۔

Machine Translated by Google

قانون، انسانی کوششوں میں، یا کسی بھی چیز میں جو میں روح القدس کی قیادت کے بغیر کرتا ہوں۔ فضل اور سچائی کلام کے ذریعہ آیا جس نے جسم کو انسانوں کے درمیان بسایا، خدا کا زندہ وحی۔
ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ یسوع مسیح کے کسی بھی سچے شاگرد کو دنیا کے نظام سے باہر نہ بلایا جا سکے اگر وہ فضل اور سچائی حاصل کر لیتا۔ کیوں؟ اس لیے کہ وہ جو دنیا میں فضل اور سچائی کا مظہر ہے، تھا، اور اب بھی اس نظام دنیا کا حصہ نہیں ہے، اور اگر تم واقعی اس کی پیروی کر رہے ہو تو تم بھی اس نظام کا حصہ نہیں بنو گے۔ اسی لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بیان دیا کہ آخرت میں تم سے زیادہ بات نہیں کروں گا کیونکہ اس دنیا کا شہزادہ آتا ہے اور مجھ میں کچھ نہیں ہے۔ ۔(Jn.14:30)

یہ باتیں میں نے تم سے کہی ہیں تاکہ تم مجھ میں سکون پاؤ۔ دنیا میں تم پر مصیبتیں آئیں گی، لیکن خوش رہو، میں نے دنیا پر قابو پالیا ہے۔ ۔(Jn.16:33)

یسوع کہہ سکتا تھا کہ اس دنیا کے شہزادے کے پاس اس میں کچھ نہیں ہے کیونکہ وہ نہیں تھا، اور نہ کبھی اس نظام کا حصہ بنے گا جو شیطان نے دنیا میں قائم کیا تھا۔ وہ ان کے خاندانی معاملات کا حصہ نہیں تھا، وہ ان کی تعلیم کا حصہ نہیں تھا، وہ ان کے مذہبی نظام کا حصہ نہیں تھا، وہ ان کے کہانت کا حصہ نہیں تھا، وہ ان کے حکومتی امور کا حصہ نہیں تھا، وہ ان کے کاروبار کا حصہ نہیں تھا، وہ ان کی روایت سے بالکل الگ تھا اور اس لیے شیطان اس میں کچھ ہونے پر فخر نہیں کر سکتا تھا۔ اس وجہ سے اس نے یوحنا کی کتاب کے باب 16میں کہا کہ اگر آپ دنیا کے نظام سے مکمل طور پر الگ ہو کر اس میں رہیں گے، اور اس کے لیے اپنی زندگی بسر کریں گے، تو آپ کو سکون ملے گا، لیکن اگر آپ دنیا کے نظام میں ہوں گے، تو آپ پر مصیبتیں آئیں گی کیونکہ نظام کا ہر حصہ روح کی اذیت سے بھرا ہوا ہے۔ یسوع کے ایک سچے شاگرد کے بارے میں سب کچھ خدا کا مکاشفہ ہے۔ اگر آپ ہمارے خداوند یسوع کے شاگرد کے طور پر رہ رہے ہیں، اور آپ نے نظام سے باہر آنے کے لیے ہمارے نجات دہندہ کی پکار پر دھیان نہیں دیا، تو آپ فضل اور سچائی پر نہیں چل رہے، آپ میں اب بھی جھوٹ ہے کیونکہ سچائی نظام میں نہیں ہے، اور نہ کبھی ہوگی۔

لیکن اب، اُس کے بعد تم خدا کو پہچان چکے ہو، یا اُس سے واقف ہو۔
خدا، تم پھر سے کمزور اور بھکاری عناصر کی طرف کیسے رجوع کرتے ہو،

Machine Translated by Google

تم کس کی غلامی میں رہنا چاہتے ہو؟ تم دنوں، مہینوں، اوقات اور سالوں کا مشاہدہ کرتے ہو۔ میں تجھ سے ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ میں نے تم پر جو محنت کی ہے وہ رائیگاں نہ جائے۔ (گل ۔(11-4:9

یہاں جن کمزور اور بھکاری عناصر کا ذکر ہے وہ قانون کی بات کر رہے ہیں۔ یہ ایک مخصوص پیغام ہے جو مقدسین کو دیا گیا ہے جنہوں نے خداوند یسوع کو فضل اور سچائی کے وزیر کے طور پر حاصل کیا ہے۔ اور روح القدس پولوس رسول کے ذریعے ان سے پوچھ رہا ہے کہ وہ باپ (روح القدس) کا وعدہ حاصل کرنے کے بعد اپنے پروگراموں میں دنوں، مہینوں، اوقات اور سالوں کا مشاہدہ کرکے شریعت کی غلامی میں کیوں رہنا چاہتے ہیں۔ ان تمام چیزوں کا مشاہدہ قانون کے تحت ہونا تھا نہ کہ رعیت کے تحت۔ یسوع کو ان سب کا مشاہدہ کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ وہ انسانیت پر فضل کے تعارف سے پہلے قانون کو پورا کرنے آیا تھا۔ خدا کے بہت سے وزیر فضل سے چلنے کو لاپرواہ زندگی گزارنے کے لائسنس کے ساتھ منسلک کرتے ہیں۔ کچھ دوسرے وزیر مانتے ہیں اور سکھاتے ہیں کہ جب فضل سکھایا جاتا ہے تو سچائی کو بھی سکھایا جانا چاہیے اور ان لوگوں کی زندگیوں میں مانگنا چاہیے جو فضل میں ہیں۔ لیکن فضل اور سچائی لازم و ملزوم ہیں، وہ جزوی طور پر ظاہر نہیں ہوتے۔

تاہم، صحیح بات یہ ہے کہ فضل سچائی پیدا کرتا ہے، یہ سچائی کا مطالبہ نہیں کرتا ہے۔

اور کلام جسم بنا، اور ہمارے درمیان بسا، (اور ہم نے اُس کا جلال دیکھا، جو باپ کے اکلوتے کا جلال،) فضل اور سچائی سے معمور تھا۔ ۔(Jn.1:14)

اوپر کا صحیفہ فضل اور سچائی کے درمیان تعلق کو بہت بہتر طریقے سے بیان کرتا ہے۔ وہ ایک ساتھ ماپا جاتے ہیں، کیونکہ وہ لازم و ملزوم ہیں۔ یہ قانون ہے جو مطالبات کرتا ہے۔ شریعت میں ہر چیز انسان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ یہ لائے یا ایسا کرے، لیکن فضل سب کچھ پیدا کرتا ہے، فضل مفت ہے، یہ کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتا۔ خدا انسان کو فضل اور سچائی دیتا ہے۔ انسان سچائی پیدا نہیں کر سکتا اگر اس کے پاس فضل نہ ہو۔

قانون ایک اسکول ماسٹر کے طور پر فضل کے لیے

لیکن صحیفے نے سب کچھ گناہ کے تحت ختم کر دیا ہے، تاکہ یسوع مسیح کے ایمان سے جو وعدہ ایمان لاتے ہیں انہیں دیا جائے۔ لیکن ایمان کے آنے سے پہلے، ہمیں شریعت کے تحت رکھا گیا، رب کے لیے بند کر دیا گیا۔

Machine Translated by Google

ایمان جو بعد میں ظاہر ہونا چاہیے۔ لہٰذا شریعت ہمارے سکول کا ماسٹر تھا کہ ہمیں مسیح کے پاس لے آئے تاکہ ہم ایمان کے ذریعے راستباز ٹھہریں۔ لیکن اس ایمان کے آنے کے بعد، ہم اب کسی سکول ماسٹر کے ماتحت نہیں رہے۔ کیونکہ تم سب مسیح یسوع پر ایمان لانے سے خدا کے فرزند ہو۔ (گل ۔(26-3:22

اس صحیفے میں لفظ ایمان کا مطلب فضل ہے، اور خُداوند نے برادر پولس کے ذریعے بات کی کہ فضل کا دروازہ کھلنے سے پہلے، ہمیں قانون کے تحت رکھا گیا تھا تاکہ ہم ایک سکول ماسٹر کے طور پر خدمت کر سکیں جو خُدا کے کلام کو برقرار رکھنے میں ہماری نااہلی کو ظاہر کرتا ہے، کیونکہ ہماری گنہگار فطرت آدم کے زوال سے وراثت میں ملی تھی۔ یہودی واقعی شریعت کے ماتحت نہیں تھے، ورنہ وہ یسوع کے آنے پر اسے جان سکتے تھے۔ اگر اُنہوں نے واقعی شریعت کی پابندی کی ہوتی تو خدا اُن کو راستبازی عطا کر سکتا تھا۔ یہ ظاہر ہو سکتا ہے کہ یہودی اور فریسی شریعت کے ماتحت تھے، لیکن ان کے دل شریعت میں نہیں تھے، اور اس طرح وہ شریعت پر عمل نہیں کر رہے تھے جیسا کہ آپ یسوع کو کہتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں، فقیہ اور فریسی موسیٰ کی نشست پر بیٹھتے ہیں، وہ جو کچھ بھی آپ کو کہتے ہیں، اس پر عمل کریں اور کریں، لیکن آپ ان کے کاموں کے مطابق نہ کریں، کیونکہ وہ کہتے ہیں اور نہیں کرتے۔ (متی ۔(3-23:2موسیٰ میں بیٹھنا

نشست کا مطلب ہے کہ اس بات پر اصرار کرنا کہ قانون کی پابندی ہونی چاہیے، لیکن وہ جو دوسروں کو کرنے پر مجبور کرتے ہیں، وہ قانون کا ایک سادہ سا حصہ بھی نہیں کر سکتے۔
ابراہیم، اسحاق، جیکب اور پرانے عہد نامہ کے مقدسین نے ان پر راستبازی کا الزام لگایا تھا کیونکہ انہوں نے قانون کی پابندی کی اور وہ سب کے سب جنت میں چلے گئے جب وہ مر گئے۔ وہ لوگ جو واقعی قانون کے تحت ہیں اور اس پر عمل کر رہے ہیں، مطالبہ کریں گے کہ جب ان کو فضل اور سچائی کی تبلیغ کی جائے گی تو وہ یسوع کو کیسے جانیں گے۔ پولس نے قانون کو برقرار رکھا۔ وہ ایک فریسی تھا، قانون کا ڈاکٹر تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس تمام طاقت اور بڑا اختیار ہے، کیونکہ خدا نے یہودیوں کو جو کچھ دیا ہے اس سے بڑا کوئی طاقت یا اختیار نہیں ہے، لیکن جب اس نے اس نور (یسوع) کو دیکھا، تو یہ جان کر فوراً جھک گیا۔ اس نے فوراً محسوس کیا کہ وہ خدا کے سوا کوئی اور ہستی نہیں ہے اور اس کی ربیت کو تسلیم کر لیا۔ اگر وہ واقعی قانون کے ماتحت ہوتے اور جو کچھ خدا نے انہیں دیا ہے اسے قبول کر لیتے، قانون ان کے سکول ماسٹر کے طور پر، انہیں مسیح کی طرف لے جاتا۔ اس طرح نیکدیمس کو مسیح کی طرف لے جایا گیا، اور بہت سے دوسرے لوگوں کے درمیان

Machine Translated by Google

بے اعتقاد دنیا جو خلوص نیت سے قانون کے تحت چل رہے ہیں، اور جن حکام کے ماتحت ہیں ان کی اطاعت کر رہے ہیں، وہ بھی اس کی طرف لے جائیں گے جو فضل اور سچائی کا وزیر ہے، اور وہ قانون کی غلامی سے آزاد ہو جائیں گے۔

پس شریعت کے کاموں سے کوئی شخص اس کی نظر میں راستباز نہیں ٹھہرے گا کیونکہ شریعت ہی سے گناہ کا علم ہے۔ لیکن اب شریعت کے بغیر خُدا کی راستبازی شریعت اور نبیوں کی گواہی سے ظاہر ہوتی ہے (رومیوں ۔(3:20-21

ہم اپنے اندر قانون کو یہ یقین کر کے قائم کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے انصاف اور راستبازی کے لیے قانون کے تمام تقاضوں کو پورا کیا، کہ انصاف پورا ہو گا۔ ہمیں قانون کو اپنے اندر قائم کرنا چاہیے، کیونکہ اگر آپ کو یقین نہیں ہے کہ یسوع نے قانون کو پورا کیا تو آپ فضل اور سچائی پر نہیں چل سکتے۔

اور خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ تُجھے ایک آگ کا سانپ بنا اور اُسے کھمبے پر بٹھا دے اور یُوں ہو گا کہ جو بھی کاٹا ہے جب وہ اُس پر نظر ڈالے گا وہ زندہ ہو جائے گا۔ اور موسیٰ نے پیتل کا ایک سانپ بنا کر کھمبے پر رکھ دیا اور یوں ہوا کہ اگر سانپ کسی آدمی کو کاٹ لے تو جب وہ پیتل کے سانپ کو دیکھتا تو وہ زندہ رہا۔ (نمبر ۔(21:8-9

اور جس طرح موسیٰ نے بیابان میں سانپ کو اوپر اٹھایا اسی طرح ابن آدم کو بھی اونچا ہونا چاہیے تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ ۔(Jn.3:14-15)

پیتل کا مطلب ہے وہ گناہ جس کا فیصلہ کیا گیا ہے اور آتش گیر سانپ یسوع کو صلیب پر ظاہر کرتا ہے۔ خُدا نے موسیٰ سے کہا کہ وہ خُدا کے فضل کو اُٹھانے کی علامت کے طور پر پیتل کے سانپ کو اُٹھا لے۔ قانون ہمیشہ فضل کو بلند کرتا ہے۔ آگ کے سانپ کا اٹھانا یسوع کے اوپر اٹھانے کی نمائندگی کرتا ہے جو خدا کا فضل ہے، جو گناہ اور موت کی غلامی کو اٹھاتا ہے جو ہمیں قانون سے ملتا ہے۔ یسوع کا زمین پر ظہور خدا کے فضل سے انسان تک پہنچنا تھا۔ قانون کے تحت، انسان آسمان میں خدا کے معیار تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن فضل کے تحت، یہ خدا انسان پر اتر رہا تھا۔

کِیُونکہ جِتنے شرِیعت کے کام ہیں اُن پر لعنت ہے کیونکہ لِکھا ہے کہ لَعنت ہے ہر وہ شخص جو اُن سب باتوں پر جو شریعت کی کِتاب میں لکھی ہیں اُن پر عمل نہ کرے۔ لیکن وہ نہیں۔

Machine Translated by Google

انسان خدا کی نظر میں شریعت سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے، ظاہر ہے، کیونکہ صادق ایمان سے زندہ رہے گا۔ (گل ۔(3:10-11
صحیفہ واضح ہے کیونکہ شریعت کے تمام کام اس پر عمل کرنے والے کو پہنچائیں گے، لعنت ہے۔ یہ کبھی بھی جواز نہیں لائے گا، کیونکہ قانون کے مطابق تمام چیزوں کو برقرار رکھ کر، اور ایک میں توہین کرنے سے، آپ نے سب کو ناراض کیا ہے۔ خدا کے سامنے عادل یا راستباز ہونے کے لیے، آپ کو فضل کے ساتھ چلنا چاہیے، اور پوری دنیا کے مومنین کی بڑی اکثریت کے لیے جو مذہبی قانونیت کے پابند ہیں، آپ ان قوانین کے ذریعے کبھی بھی راستباز نہیں ہو سکتے سوائے اس کے کہ آپ فضل کے ساتھ چلیں۔

Machine Translated by Google

باب 3

یسوع کے اس نام پر یقین کرنا

یقین کا لفظ یونانی میں Pisteuo ہے، اور اس کا تلفظ pist-yoo-o ہے، جس کا مطلب ہے کسی شخص یا چیز کے حوالے سے اس پر یا اس پر یقین رکھنا۔ خاص طور پر اپنے روحانی وجود کو مسیح کے سپرد کرنا۔

یقین اپنے آپ میں شامل ہے، وہ سب کچھ جو انسان فضل اور سچائی حاصل کرنے کے لیے کر سکتا ہے۔ فضل اور سچائی کے بارے میں سب کچھ اس لفظ میں شامل ہے جو خدا نے شروع میں بنایا تھا، اور یہ لفظ یوحنا کی کتاب میں ایک سو بار مختلف شکلوں میں استعمال ہوا ہے۔ کیا آپ یسوع پر یقین رکھتے ہیں؟ تب آپ کے پاس فضل اور سچائی ہے۔ ایمان کا رویہ آپ کو فضل اور سچائی حاصل کرنے کا باعث بنے گا کیونکہ اگر آپ خداوند یسوع پر یقین نہیں رکھتے ہیں تو یہ آپ کے پاس نہیں ہو سکتا۔ دوسری طرف، لفظ کا نام شیم ہے، اور اس کا تلفظ شرم کے طور پر کیا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے عزت، اختیار، کردار، شہرت، شہرت، رپورٹ، جب کہ یسوع کے نام کو آسان بنایا جا سکتا ہے جو وہ ہے، اور جو اس نے کیا ہے۔ لہٰذا یسوع کے اس نام پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ اس پر یا اس پر ایمان لانا، یا اپنے روحانی وجود کو عزت، اختیار، کردار، شہرت، شہرت یا خداوند یسوع کے بارے میں یا اس کے بارے میں رپورٹ کرنا ہے۔

وہ کون ہے؟ یوحنا رسول کے پاس جواب ہے۔
اور کلام جسم بنا، اور ہمارے درمیان رہا، (اور ہم نے اُس کا جلال دیکھا، جو باپ کے اکلوتے کا جلال،) فضل اور سچائی سے بھرا ہوا تھا (یوحنا ۔1:14)

وہ خدا کا کلام ہے جو جسمانی بنایا گیا تھا، اور فضل اور سچائی سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے کیا کیا ہے؟ ایک بار پھر یوحنا رسول کے پاس جواب ہے۔
اگلے دن یوحنا نے یسوع کو اپنے پاس آتے دیکھا اور کہا دیکھو خدا کا برّہ جو دنیا کے گناہوں کو اُٹھا لے جاتا ہے۔

(Jn.1:29)۔
وہ خُدا کا برّہ بھی ہے، اور اُس نے پیدائش سے لے کر مکاشفہ تک جو کچھ کیا وہ یہ ہے کہ اُس نے دنیا کے گناہوں کو اُٹھا لیا، اور

Machine Translated by Google

ان میں کوئی ملامت نہیں ہے جو اسے قبول کرتے ہیں اور روشنی میں چلتے ہیں۔

وہ اپنے پاس آیا، اور اس کے اپنے نے اسے قبول نہیں کیا۔ لیکن جتنے لوگ اُسے قبول کرتے ہیں اُن کو اُس نے خُدا کے بیٹے بننے کا اختیار دیا، اُن کو بھی جو اُس کے نام پر ایمان رکھتے ہیں۔ ۔(Jn.1:11-12)

وہ اپنے پاس آیا اور اُنہوں نے اُسے رد کر دیا، لیکن جنہوں نے اُسے خُدا کے برّہ کے طور پر قبول کیا جو دنیا کے گناہوں کو اُٹھا لیتا ہے اُنہیں خُدا کے بیٹے بننے کا اختیار اور اختیار دیا گیا۔

اس لیے میں نے تم سے کہا کہ تم اپنے گناہوں میں مرو گے، کیونکہ اگر تم یقین نہیں کرو گے کہ میں وہ ہوں تو تم اپنے گناہوں میں مرو گے۔ ۔(Jn.8:24)
اس پر یقین کرنا کہ وہ کون ہے اور اس نے کیا کیا ہے وہی ہے جو وہ انہیں بتا رہا ہے، کیونکہ وہ خُدا کا برّہ ہے جس نے اُن کے گناہوں کو اُٹھا لیا ہے۔
یہودی ہونے کے ناطے ان کے لیے یہ یقین کرنا ایک مشکل بات ہے کیونکہ ان کے رواج کے مطابق، فسح کے وقت، وہ اس بھیڑ کے بچے کی بڑی تعریف کرتے ہیں جسے وہ ذبح کرنے کے لیے یروشلم لے جاتے ہیں، جیسا کہ ان کے گناہوں کو دور کرنے والا ہے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ یسوع خُدا کا حقیقی برّہ ہے جو نہ صرف اُن کے بلکہ پوری دنیا کے گناہوں کو دور کرنے کے لیے آسمان سے اُترا تھا۔

میں دنیا میں روشنی بن کر آیا ہوں، تاکہ جو کوئی مجھ پر ایمان لائے وہ اندھیرے میں نہ رہے۔ اور اگر کوئی میری باتیں سُن کر یقین نہ کرے تو مَیں اُس کا فیصلہ نہیں کرتا، کیونکہ مَیں دُنیا کی عدالت کرنے نہیں بلکہ دُنیا کو بچانے آیا ہوں۔ جو مجھے مسترد کرتا ہے، اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا، اس کا فیصلہ کرنے والا ایک ہے، جو کلام میں نے کہا ہے، وہی آخری دن میں اس کا فیصلہ کرے گا ۔(Jn.12:46-48)

دنیا تاریکی اور بدکاری میں پڑی ہوئی تھی جب وہ روشنی بن کر دنیا میں آیا تاکہ انسانیت کی مدد کرے۔ لہذا اگر آپ اس پر فضل اور سچائی کے طور پر یقین نہیں کرتے ہیں، تو اس کے الفاظ آخری دن آپ کا فیصلہ کریں گے۔

یِسُوع نے جواب میں اُن سے کہا خُدا کا کام یہ ہے کہ تُم اُس پر ایمان لاؤ جِسے اُس نے بھیجا ہے۔ (Jn.6:29)
قانون کے تحت ہر چیز کام کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ یہاں یہودیوں سے بات کر رہے تھے۔ اس بیان کو قانون کے نقطہ نظر سے دیکھ کر وہ بتا رہے تھے کہ وہ کام ہے جو انہیں کرنا ہے۔

Machine Translated by Google

اُس پر ایمان لاتے ہوئے، لیکن فضل کے تحت، اُس نے اُن سے کہا کہ اُنہیں کوئی اور کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ خُدا نے اُن کے لیے کام ختم کر دیا ہے، بلکہ صرف اُس فضل کے مکمل کام پر ایمان لانا ہے جو یسوع ہے۔

لیکن یہ اس لیے لکھے گئے ہیں کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی مسیح، خدا کا بیٹا ہے، اور یقین کر کے اس کے نام سے زندگی پاؤ۔ (جن (20:31

بائبل میں لکھی گئی تمام باتیں اس لیے کہی گئیں تاکہ ہمیں یقین ہو جائے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے جو فضل اور سچائی سے بھرا ہوا ہے، اور اس کے ذریعے ہم ہمیشہ کی زندگی پا سکتے ہیں۔

ابتدا میں کلام تھا، اور کلام خدا کے ساتھ تھا، اور کلام خدا تھا۔ خدا کے ساتھ شروع میں بھی ایسا ہی تھا۔ سب چیزیں اُس کے ذریعہ بنائی گئی تھیں، اور اُس کے بغیر کوئی چیز نہیں بنائی گئی تھی جو بنائی گئی تھی۔ اُس میں زندگی تھی، اور زندگی انسانوں کی روشنی تھی۔

(Jn.1:1-4)
اس باب میں پہلی چار آیات خود خدا ہیں۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کوئی دوسری زندگی نہیں تھی۔ وہ مخلوق نہیں ہے، بلکہ خالق ہے (وہ ہے جس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے) اور اسی لیے اسے ہماری زندگی میں ہر چیز پر فوقیت حاصل کرنی چاہیے۔ سب کچھ اُس کے تابع ہے (ریفری. Col.1:16)۔ کوئی بھی چیز موجود نہیں ہے، لیکن یہ سب یسوع کے ذریعہ اور یسوع کے لئے بنائے گئے تھے، اور اس دنیا کی ہر چیز اس کے ذریعہ مجھے وہاں پہنچانے کے لئے استعمال ہوتی ہے جہاں وہ مجھے ہونا چاہتا ہے۔

بائبل میں کوئی دوسری کتاب نہیں ہے جو یوحنا کی کتاب کے علاوہ خداوند یسوع کی الوہیت کے بارے میں تعلیم دیتی ہے۔ خدا کی زندگی جو یسوع میں ظاہر ہوئی تھی وہ انسان میں تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر وہ چیز جو انسان میں نورانی یا خدائی ہے اس آدمی میں خدا کی زندگی کی وجہ سے ہے۔ فضل ابدی زندگی تک راج کرتا ہے لیکن موسی کی شریعت نہیں۔ قانون میں زندگی دینے والی طاقت نہیں تھی۔

تم میں سے کون مجھے گناہ کا قائل کرتا ہے؟ اور اگر میں سچ کہوں تو تم میری بات کیوں نہیں مانتے۔ (Jn.8:46)۔
زمین پر کوئی بھی انسان یہ بیان نہیں دے سکتا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہاں دیا کیونکہ وہ الٰہی ہے۔ وہ گناہ سے بالاتر تھا۔ وہ محبت ہے۔
وہ بے عیب دنیا سے گزرا اور کوئی نہیں روک سکتا تھا۔

Machine Translated by Google

وہ کسی بھی گناہ کا مجرم ہے۔ اُس نے اُس سب کو برقرار رکھا جو موسیٰ کی شریعت کے لیے ضروری تھا (ریفری میٹ ۔(5:17
کِیُونکہ اگر شرِیعت کے وارث ہو جائیں تو اِیمان باطل ہو جاتا ہے اور وعدہ بے اثر ہو جاتا ہے کیونکہ جہاں شرِیعت نہیں وہاں شرِیعت غضب کا باعث بنتی ہے۔ پس یہ ایمان سے ہے کہ یہ فضل سے ہو، آخر تک وعدہ تمام نسلوں کے لیے یقینی ہو، نہ صرف اس کے لیے جو شریعت سے ہے بلکہ اس کے لیے بھی جو ابراہیم کے ایمان سے ہے، جو ہم سب کا باپ ہے۔

(رومیوں (4:14-16
جب پولس نے ایمان کے بارے میں لکھا تو اس کا خاص طور پر مطلب ہمارے خداوند یسوع مسیح کے جی اٹھنے پر ایمان تھا جو کہ راستبازی ہے۔ جس ایمان کے بارے میں دوسروں نے صحیفہ میں بات کی ہے وہ اسی ایمان کے بارے میں بات نہیں کر رہا ہے جیسا کہ پولس نے لکھا ہے۔ پولس کے پاس فضل اور سچائی کا انکشاف تھا، وہ اس میں چلتا تھا، اور یہاں تک کہ غیر قوموں کی آنکھیں کھولنے کے لیے بھیجا گیا تھا جنہیں خدا نے فضل کے ذریعے بلایا ہے۔ زندگی اس کے نام سے ہے۔ اور اس کا نام وہی ہے جو وہ ہے اور جو اس نے کیا۔

یسوع مسیح کی خوبی فضل کی بنیاد ہے۔ قانون اور فضل کے درمیان فرق کو دیکھنے میں ناکام ہونا یوحنا کی کتاب میں روح القدس کی طرف سے دیئے گئے مخصوص پیغام سے محروم ہونا ہے۔

مجھ پر یقین کرو کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں، ورنہ کاموں کی خاطر مجھ پر یقین کرو۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے وہی کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا اور ان سے بڑے کام وہ کرے گا کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں۔

(Jn.14:11-12)۔
یہ خُداوند یسوع کی طرف سے دیا گیا ایک خالی یا کھلا چیک ہے، جتنے لوگوں کو یقین ہے کہ وہ کون ہے اور اُس نے کیا کیا ہے، اور فضل اور سچائی پر چلنے پر راضی ہیں۔ بہت سارے لوگوں نے سوال کیا ہے کہ خداوند نے کیوں کہا، کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں۔ اس سوال کا جواب دینے کے لیے، یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ جب خُداوند زمین پر تھا، اُس کے اور خُدا باپ کے درمیان کوئی ثالث نہیں تھا۔ کوئی بھی خلاء میں کھڑا نہیں ہو سکتا تھا اور صلیب پر نہ جانے کے لیے اس کی شفاعت کر سکتا تھا، کیونکہ ایڈمز کے گناہ کی وجہ سے کسی کو راستباز نہیں ٹھہرایا جا سکتا تھا، ہم سب گنہگار ہو گئے۔ تاہم، خُداوند نے یہ بیان دیا، کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں، یہ بتاتا ہوں کہ وہ ہے۔

Machine Translated by Google

انسانیت اور خدا کے درمیان ایک ثالث کے طور پر کھڑے ہوں گے، اور یہ کہ جو کچھ بھی اس کے نام پر یقین رکھتے ہیں وہ باپ سے اس کے نام سے مانگیں گے، وہ کرے گا۔ اور ایک ثالث کے طور پر خلا میں کھڑے ہونے کے اس کے عمل سے، ہم اس سے بڑے کام کریں گے، کیونکہ اس کے خون کے ذریعے جو باپ کے عرش کے کمرے میں موجود ہے، وہ ہمیں ہمیشہ خدا کے سامنے مقدس، بے عیب اور ناقابل تلافی کے طور پر پیش کرے گا (ریفری ۔1:22)

تم کس طرح یقین کر سکتے ہو جو ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں اور اس عزت کی تلاش نہیں کرتے جو صرف خدا کی طرف سے ملتی ہے؟ ۔(Jn.5:44)
کوئی بھی جو خُداوند یسوع کو فضل اور سچائی کا وزیر مانتا ہے، وہ کبھی بھی اپنی عزت کی تلاش نہیں کرے گا، یا لوگوں کو اُس کی طرف متوجہ کرنے یا جلال دینے کی اجازت نہیں دے گا۔ کیوں؟
اس کی وجہ یہ ہے کہ فضل کا حقیقی رویہ ہمیشہ لوگوں کو یسوع کی طرف دیکھنے کا سبب بنے گا۔
فضل اور سچائی خُدا پر مکمل انحصار کا سبب بنے گی، اور یہ یسوع اور اُس فضل کو جو اُس کی طرف سے آیا ہے خُدا باپ کی معموری کا سبب بنے گا۔ انسان کو کوئی شان حاصل کرنے یا عزت پانے کا کوئی حق نہیں ہے، کیونکہ بحالی کا کام خدا کی طرف سے تصور کیا گیا تھا، خدا کی طرف سے شروع کیا گیا تھا، اور خدا کی طرف سے مکمل کیا گیا تھا، انسان کو صرف اس مکمل کام پر انحصار کرنا ہے. کسی بھی قسم کی خود کوششوں، انسانی کامیابیوں، قابلیت یا کامیابیوں میں جانا، لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانا ہے اور اس طرح یہ ظاہر کرنا ہے کہ یسوع نے آپ کے گناہوں کو دور نہیں کیا ہے۔ اور یہ آپ کو اندھیرے، اندھے پن میں رہنے اور آپ کے گناہوں کو آپ کے دروازے پر رہنے کا سبب بنائے گا۔

کیونکہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو تم مجھ پر یقین کرتے، کیونکہ اس نے میرے بارے میں لکھا ہے۔ لیکن اگر تم اُس کی تحریروں پر یقین نہیں کرتے تو میری باتوں پر کیسے یقین کرو گے؟ ۔(Jn.5:46-47)
اس صحیفے میں موسیٰ قانون کی نمائندگی کرتا ہے اور خُداوند نے یہ ظاہر کرنے کے لیے یہ بات کہی کہ قانون واقعی اس کی رہنمائی کے لیے ایک اسکول ماسٹر ہے جو اس کی پوری تندہی سے پابندی کرتا ہے، اس کے لیے جو فضل اور سچائی کا وزیر ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ موسیٰ کی تحریروں میں، یہودیوں کو پیشن گوئی کے ساتھ ہمارے خداوند یسوع کے آنے کے بارے میں بتایا گیا تھا جیسا کہ استثنا 18:18-19 میں درج ہے، لیکن چونکہ انہوں نے کبھی بھی قانون کی پابندی نہیں کی، وہ فضل اور سچائی کے وزیر کے بارے میں زیادہ نہیں جان سکے۔

Machine Translated by Google

لیکن اگر ہماری خوشخبری چھپائی گئی ہے تو وہ کھوئے ہوئے لوگوں کے لیے چھپائی گئی ہے۔ جن میں اس دنیا کے خدا نے ان کے ذہنوں کو اندھا کر دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے، ایسا نہ ہو کہ مسیح کی جلالی خوشخبری کی روشنی، جو خدا کی صورت ہے، ان پر چمکے ۔(II Cor.4:3-4)

اس دنیا کا خدا ان لوگوں کے ذہنوں کو اندھا کر دے گا جو اس کے نام پر یقین نہیں رکھتے (یعنی اس پر یقین کرنا کہ وہ کون ہے اور اس نے کیا کیا ہے)۔

مسیح کی خوشخبری اُن لوگوں کے لیے بھی چھپائی جائے گی جو اُس کے نام پر یقین نہیں رکھتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اسے فضل اور سچائی کے وزیر کے طور پر قبول نہیں کرتے ہیں، وہ پہلے ہی کھو چکے ہیں، اور ان پر خوشخبری کی روشنی چمکانے سے قاصر ہوں گے، تاکہ وہ تبدیل ہو جائیں۔

جناب، مجھے نجات پانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ اور اُنہوں نے کہا خُداوند یِسُوع مسِیح پر اِیمان لا اور تُو اور تیرا گھر نجات پائے گا۔
(اعمال ۔(16:30-31
اس کے نام پر یقین کرنے سے ہی نجات مل سکتی ہے۔ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے جس سے انسان کو بچایا جا سکتا ہے، کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے جس سے انسان کو نجات مل سکتی ہے، اور کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے جس سے انسان خدا باپ تک رسائی حاصل کر سکتا ہے، سوائے یسوع کے نام کو واحد راستہ، واحد سچائی اور واحد زندگی کے طور پر ماننے کے۔

تم میرے گواہ ہو، خداوند فرماتا ہے، اور میرا بندہ جسے میں نے چنا ہے، تاکہ تم جانو اور مجھ پر یقین کرو اور سمجھو کہ میں وہی ہوں، مجھ سے پہلے کوئی خدا نہیں تھا، نہ میرے بعد ہو گا۔ .(Isa.43:10)

خُداوند نے ہمیں اپنے فضل سے اپنے گواہوں اور اپنے بندوں کے لیے چُنا ہے تاکہ ہم اُس کے نام کو جانیں اور اُس پر ایمان لائیں اور سمجھیں کہ وہ فضل اور سچائی کا وزیر ہے۔ فضل اور سچائی جیسی کوئی چیز نہیں، یہ تخلیق کی ابتدا اور انتہا ہے۔ فضل سے پہلے کوئی چیز تخلیق نہیں کی گئی تھی، اور اس کے بعد، ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہیے جو انسان کو جواز فراہم کر سکے۔

اور جو کوئی ان چھوٹوں میں سے جو مجھ پر ایمان لاتے ہیں ان میں سے کسی کو ٹھیس پہنچائے تو اس کے لیے یہ بہتر ہے کہ اس کے گلے میں چکی کا پتھر لٹکایا جائے اور اسے سمندر میں ڈال دیا جائے۔ ۔(Mk.9:42)

Machine Translated by Google

لفظ آفنڈ یونانی زبان میں اسکینڈالیزو ہے، جس کا مطلب ہے اسکینڈلائز کرنا، پھنسنا، پھنسنا، ٹھوکر کھانا، یا گناہ، ارتداد یا ناراضگی پر آمادہ کرنا۔ میں نے بائبل کے غلط معنی نکالنے کے لیے وقت نکالا ہے، تاکہ ان لوگوں کو متنبہ کروں جو نہ صرف گناہ پر آمادہ کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں، وہ لوگ جو خُداوند یسوع کو فضل اور سچائی کے وزیر کے طور پر مانتے ہیں، بلکہ فضل اور سچائی پر چلنے کے لیے ان پر حملہ بھی کرتے ہیں۔ خُداوند نے خبردار کیا کہ یہ ایک بہت ہی خطرناک زمین ہے جس پر چلنا ہے، کیونکہ ہر وہ چیز جو خُدا کے لوگوں کو ٹھوکر کھانے کا باعث بنتی ہے سختی سے نمٹا جائے گا۔

اِس لیے یہ صحیفے میں بھی موجود ہے، دیکھو، مَیں صیون میں کونے کا ایک اہم پتھر رکھ رہا ہوں، جو چُنا ہوا، قیمتی ہے، اور جو اُس پر ایمان لائے گا وہ شرمندہ نہ ہوگا۔ ۔(I Pet.2:7)

صحیفہ اس بات پر واضح ہے کہ وہ کون ہے، ایک کونے کے پتھر کے طور پر، باپ کے برگزیدہ کے طور پر، خدا کے قیمتی بیٹے کے طور پر، سیون میں رکھے گئے فضل اور سچائی کے وزیر کے طور پر، دنیا کے نظام میں نہیں کیونکہ وہ اس نظام کا حصہ نہیں ہے۔

اگر آپ اُس کے نام پر یقین رکھتے ہیں، اُس میں قائم رہتے ہیں اور اُس میں چلتے ہیں، تو آپ کبھی شرمندہ نہیں ہوں گے۔
اور لفظ کنفیونڈڈ کا مطلب ہے کنفیوزڈ، ڈس ایبلڈ، بے عزت، شرمندہ۔ ان لوگوں کے لیے جو فضل اور سچائی دونوں کے

وزیر کے طور پر اس کے نام پر یقین نہیں رکھتے، وہ شرمندہ ہوں گے، وہ ٹھوکر کھائیں گے اور انہیں منتخب نہیں کیا جائے گا۔

Machine Translated by Google

باب 4

سامری کے درمیان فرق
عورت اور نیکوڈیمس جیسا کہ اس سے متعلق ہے۔
قانون اور فضل کے درمیان فرق

نیکدیمس کون تھا؟ یوحنا رسول کے پاس اپنی کتاب کے باب 3میں جواب تھا۔

وہاں فریسیوں میں سے ایک آدمی تھا جس کا نام نیکودیمس تھا جو یہودیوں کا حاکم تھا۔ وہ رات کو یسوع کے پاس آیا، اور اس سے کہا، اے ربی، ہم جانتے ہیں کہ آپ ایک استاد ہیں جو خدا کی طرف سے آئے ہیں، کیونکہ کوئی شخص یہ معجزات نہیں کر سکتا جو آپ کرتے ہیں، سوائے اس کے کہ خدا اس کے ساتھ ہو۔
(یوحنا (2-3:1

نیکودیمس ایک یہودی، ایک فریسی، یہودیوں کا ایک حکمران تھا اور بہت بعد میں خداوند یسوع کا شاگرد بنا، کیونکہ یہ نیکودیمس ہی تھا جس نے یسوع کو مرر اور ایلو سے مسح کیا تھا، اور یسوع کو دفن کرنے میں اریمتھیا کے جوزف کے ساتھ بھی شامل ہوا تھا (حوالہ ۔(42-19:38جب نیکدیمس نے کہا، ربی، ہم جانتے ہیں کہ آپ ایک استاد ہیں جو خدا کی طرف سے آئے ہیں، وہ جھوٹ بول رہا تھا کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یسوع خدا کی طرف سے ہے اور اس لئے خدا کی طرف سے نہیں بھیجا گیا تھا۔

نیکدیمس کے لیے رات کو یسوع کے پاس آنے کا مطلب ہے کہ وہ روحانی سمجھ سے خالی تھا۔ اور اسی لیے یسوع نے اس سے کہا، جو تم نے کہا تھا کہ تم دیکھ رہے ہو، تم اسے نہیں دیکھ سکتے کیونکہ اگر تم اسے دیکھ سکتے تو تم رات کو نہ آتے۔

اور موسیٰ کی طرح نہیں جس نے اپنے چہرے پر پردہ ڈال دیا کہ بنی اسرائیل ثابت قدمی سے ختم ہونے والے انجام کی طرف نہ دیکھ سکے۔ لیکن اُن کے ذہنوں کو اندھا کر دیا گیا، کیونکہ آج تک وہی پردہ باقی ہے جو عہد نامہ قدیم کی پڑھائی میں ہٹایا گیا ہے، جو مسیح میں پردہ ہٹا دیا گیا ہے۔ لیکن آج تک جب موسیٰ (قانون) پڑھا جاتا ہے تو ان کے دل پر پردہ پڑا رہتا ہے۔

پھر بھی جب وہ رب کی طرف رجوع کرے گا تو پردہ ہٹا دیا جائے گا۔ ۔(II Cor.3:13-16)

جتنے لوگ قانون کے تحت چلتے ہیں، ان کے دلوں پر یہ پردہ ہے، اور اسی وجہ سے وہ روحانی طور پر اندھے ہو جاتے ہیں، لیکن پردہ اٹھا لیا جاتا ہے۔

Machine Translated by Google

جیسے ہی کوئی فضل اور سچائی کے وزیر کے طور پر خداوند یسوع کی طرف رجوع کرتا ہے۔ نیکدیمس موت کی سزا کے تحت تھا کیونکہ اس کے چہرے پر روحانی طور پر یہ نقاب تھا اور اسی وجہ سے وہ رات کو آیا تھا۔

اب ہم جانتے ہیں کہ شریعت جو کچھ کہتی ہے وہ اُن کو کہتی ہے جو شریعت کے ماتحت ہیں تاکہ ہر ایک کا منہ بند ہو جائے اور تمام دُنیا خُدا کے سامنے مجرم ٹھہرے۔ پس شریعت کے کاموں سے کوئی شخص اس کی نظر میں راستباز نہیں ٹھہرے گا کیونکہ شریعت ہی سے گناہ کا علم ہے۔ (رومیوں 3:19-20)۔

پس جس طرح ایک آدمی سے گناہ دنیا میں داخل ہوا اور گناہ سے موت آئی اور اسی طرح موت سب آدمیوں پر گزر گئی کیونکہ سب نے گناہ کیا ہے۔ کیونکہ شریعت کے وقت تک گناہ دنیا میں تھا لیکن جب شریعت نہ ہو تو گناہ پر الزام نہیں لگایا جاتا۔ (رومیوں ۔(13-5:12

قانون کا مقصد کسی کو انصاف دلانے کے لیے نہیں ہے کیونکہ ایک کے خلاف ہونے کی وجہ سے آپ نے سب میں گناہ کیا ہے۔ دنیا میں قانون کو اجازت دی گئی تھی کہ انسان خدا کے احکام کی تعمیل میں اپنی نااہلی ظاہر کرے، تاکہ وہ (انسان) خدا کے سامنے مجرم بن سکے۔ گناہ ایک آدمی کے ذریعے دنیا میں داخل ہوا، اور وہ آدم ہے، اور موت بھی گناہ کی سزا کے طور پر آئی جو تمام انسانوں کو گزری۔ لیکن اگر قانون نہ ہوتا تو گناہ نہ ہوتا، کیونکہ شریعت گناہ کا الہام ہے۔ لہٰذا یہ دونوں صحیفے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ نیکودیمس موت کی سزا کے تحت تھا جب وہ یسوع کے پاس آیا، اور اس کی ضرورت تھی کہ اس کے فضل کو قبول کرنے سے پہلے پردہ ہٹا دیا جائے۔ زیادہ تر نئے پیدا ہونے والے عیسائیوں نے آج اپنے چہروں پر یہ نقاب ڈالا ہوا ہے کیونکہ دنیا میں چلنے والے نظام میں کچھ فرقہ وارانہ قوانین یا قوانین کے پابند ہیں جو خدا کے کلام کے خلاف ہیں۔

جب خدا کا خادم جو فضل اور سچائی پر چلتا ہے کہیں بھی منادی کرنے جاتا ہے، تو وہ چیزیں جو لوگوں کو جاننا چاہیں، وہ یہ ہے کہ ہم یسوع کو کیسے جان سکتے ہیں؟ کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ گناہ کے جرم کے تحت نہیں ہیں اگر وہ اسے خدا کے طور پر قبول کریں گے جو انسانیت پر فضل کرتا ہے۔

یسوع نے جواب دیا اور اس سے کہا، میں تم سے سچ کہتا ہوں، جب تک کوئی آدمی نئے سرے سے پیدا نہ ہو، وہ خدا کی بادشاہی کو نہیں دیکھ سکتا۔
(Jn.3:3)۔

Machine Translated by Google

قانون کے فضل اور سچائی کا واحد جواب یہ ہے کہ آپ کو دوبارہ جنم لینا چاہیے۔ خدا کی بادشاہی دنیا میں خدا کی فضل کی حکمرانی ہے، ایک مستقبل کا دور جس کی پیشین گوئی پرانے عہد نامے کے نبیوں نے کی تھی۔ یہ بھی برکت کا تجربہ ہے، جیسا کہ کی طرح

باغِ عدن، جہاں برائی پر پوری طرح سے قابو پا لیا گیا ہے اور جہاں اس بادشاہی میں رہنے والے صرف خوشی، امن اور مسرت کو جانتے ہیں۔
یہ کہ آپ خدا کی بادشاہی کو نہیں دیکھ سکتے، اس کا مطلب ہے کہ آپ نہ تو اپنے اندر بادشاہی کے طرز زندگی کا تجربہ کر سکتے ہیں، اور نہ ہی بادشاہی کے جسمانی مظہر کو دیکھ سکتے ہیں۔

اور جو شخص کسی دوسرے مرد کی بیوی کے ساتھ زنا کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ جو اپنی پڑوسی کی بیوی سے زنا کرتا ہے، زانیہ اور زانیہ کو ضرور سزائے موت دی جائے۔

(Lev.20:10)۔
عورت نے جواب دیا کہ میرا کوئی شوہر نہیں ہے۔ یسوع نے اس سے کہا، تم نے ٹھیک کہا، میرا کوئی شوہر نہیں ہے۔ کیونکہ تیرے پانچ شوہر تھے اور اب جس کے پاس تیرا شوہر ہے وہ تیرا شوہر نہیں ہے، تو نے سچ کہا۔ ۔(Jn.4:17-18)

احبار کی کتاب کے اس باب اور آیت میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کو سنگسار کیا گیا ہوگا۔ درحقیقت اگر وہ یہودی ہوتی تو اسے سنگسار کر دیا جاتا لیکن سامری خدا کے قانون کے تحت نہیں چل رہے تھے۔ وہ جھوٹے خدا کی پرستش کر رہے تھے۔ لہٰذا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یسوع اس کے ساتھ فضل سے پیش آ رہا تھا اور اس نے اس کی مذمت نہیں کی۔ جب یسوع نے اس سے کہا کہ تمہارا کوئی شوہر نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے عورتوں کی طلاق کو تسلیم کیا، حالانکہ طلاق خدا کے خلاف ایک سنگین گناہ ہے۔ اس نے اس کی مذمت نہیں کی بلکہ اسے زندہ پانی (فضل) پیش کیا۔
زندہ پانی ہمیشہ کی زندگی کے لیے ایک چشمہ ہے۔ عورت میں انسانی قابلیت بہت کم یا کوئی نہیں تھی۔ وہ اپنی روحانی حالت کو بھی نہیں جانتی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کھو چکی ہے اور جہنم کے راستے پر ہے، جس کے پانچ شوہر ہیں۔

نیکودیمس ان سب باتوں کو جانتا تھا اور اسی لیے اس کے لیے بڑھاپے میں دوبارہ پیدا ہونے پر یقین کرنا مشکل تھا۔ وہ سامریہ کی عورت سے فضل اور سچائی حاصل کرنے کے لیے کم تیار تھا۔ اس کی بڑی خوبی تھی۔ وہ قانون کا ڈاکٹر تھا، ایک فریسی اور ایک

Machine Translated by Google

دانشور آپ کے پاس انسانی قابلیت یا عقل جتنی زیادہ ہوگی، آپ کے لیے یسوع کی سادگی کو قبول کرنا اتنا ہی مشکل ہوگا۔

تب سامریہ کی عورت نے اُس سے کہا یہ کیونکر ہے کہ تو یہودی ہو کر مجھ سے جو سامریہ کی عورت ہے پانی مانگتی ہے؟

کیونکہ یہودیوں کا سامریوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ -(Jn.4:9)

اس نے اپنی محدود سمجھ کے ساتھ یسوع کو قانون کے تحت لانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ یسوع نے نیکودیمس کو زندہ پانی کی پیشکش نہیں کی کیونکہ یسوع کا الہام نیکودیمس کو سمجھنے کے لئے بہت اچھا ہوتا۔ ایک دانشور کے طور پر، نیکوڈیمس انسانی قابلیت کے مطابق زندگی کے قانونی تصور کے حامل تھے۔ زندگی ایک مفت تحفہ کے طور پر اس کے لیے سمجھنا مشکل ہوتا۔ قانون پرستی (کام) اور خود راستبازی انسانی لیاقت کے بغیر فضل کے ذریعہ ابدی زندگی کی قبولیت میں رکاوٹ ہے۔ زندہ پانی کے ذریعے ابدی زندگی، دل کی ہر آرزو کی تسکین بھی، شریعت کے تقاضوں کو پورا کرنے کی کوششوں کے خلاف ہے۔ حالانکہ عورت کی عقل زندہ پانی کی حقیقت کو نہ سمجھ سکی۔ اس نے سادہ ایمان سے اسے پکڑ لیا۔

عورت کو فضل کے بارے میں کیا دلچسپی ہے۔

جو چیز سامریہ کی عورت کو فضل کے بارے میں واقعی دلچسپی رکھتی ہے، وہ تحفہ کی آزادی، ہمیشہ کے لیے مطمئن کرنے کی لازوال طاقت اور ہمیشہ کی زندگی کے اندر سے پیدا کرنے کی صلاحیت ہے۔

مجھے وہ کام کرنے کے لیے انسانی صلاحیت کی ضرورت نہیں ہے جو خُداوند مجھ سے کروانا چاہتا ہے، لیکن نیکودیمس کا انحصار انسانی قابلیت پر تھا، کیونکہ قانون کی ضرورت ہے وہ کام (انسانی صلاحیت)۔ عورت نے اس سچائی کو عقلی یا کاموں سے نہیں سمجھا بلکہ اس نے سادہ ایمان سے اسے پکڑا۔ ایمان عقل کا نہیں (یعنی دماغ کا نہیں) بلکہ دل کا معاملہ ہے۔

کیونکہ آدمی راستبازی کے لیے دل سے ایمان لاتا ہے، اور منہ سے اقرار نجات کے لیے کیا جاتا ہے۔ (Rom.10:10).

خُداوند پاک روح نے یہاں پولس رسول کے منہ سے واضح طور پر کہا کہ ایمان دل کی چیز ہے سر کی نہیں۔

عورت اپنی ناکارہ گناہ کی حالت اور خدا پر مکمل انحصار کو تسلیم کرتے ہوئے فضل کے ساتھ کامل ہم آہنگی میں تھی۔

Machine Translated by Google

عورت نے اس سے کہا جناب میں سمجھتی ہوں کہ آپ نبی ہیں۔
(Jn.4:19)۔
اس نے خداوند یسوع کو ایک نبی کے طور پر حاصل کیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اسے اس چیز کی ضرورت ہے جو یسوع اسے پیش کر رہا تھا لیکن وہ اسے پیدا نہیں کر سکی۔
اس نے زندہ پانی کی خواہش کی، اس نے اسے تلاش کیا اور اسے حاصل کرنے کی شرط کو قبول کیا۔
تب وہاں ایک جگہ ہو گی جسے خداوند تمہارا خدا اپنے نام کو رہنے کے لیے چُن لے گا، وہاں تم وہ سب کچھ لاؤ گے جس کا میں تمہیں حکم دوں، اپنی سوختنی قربانیاں، اپنی قربانیاں، اپنا دسواں حصہ اور اپنے ہاتھ کی قربانی اور اپنی تمام پسند کی نذریں جو تم رب کے لیے مانتے ہو۔
اور تم اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں اور تمہارے نوکروں اور تمہاری لونڈیوں اور تمہارے پھاٹکوں کے اندر رہنے والے لاویوں کے ساتھ خداوند اپنے خدا کے سامنے خوشی منانا کیونکہ اس کا تمہارے ساتھ کوئی حصہ یا میراث نہیں ہے۔

ہوشیار رہو کہ ہر جگہ جہاں تم دیکھتے ہو اپنی سوختنی قربانیاں نہ چڑھاؤ۔ لیکن جس جگہ کو خداوند تیرے قبیلوں میں سے کسی ایک کو چُنے گا وہاں تُو اپنی سوختنی قربانیاں چڑھانا اور وہاں تُو وہ سب کرنا جو میں تجھے دیتا ہوں۔ (استثنا ۔(14-12:11

قانون کے تحت، خدا کی عبادت کے لیے ایک مخصوص جگہ تھی۔ خدا نے بھی مانگی، قانون نے بھی مانگا۔ یہ اس لیے ہے کیونکہ تب تک، خُدا کا فضل کلیسیا پر نازل نہیں ہوا تھا اور نہ ہی فضل کی روح آئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں کی اکثریت بڑے دھوکے میں ہے، کیونکہ وہ اس حقیقت سے ناواقف ہیں کہ خدا کی یہ تقاضہ ایک مخصوص جگہ پر باپ کی عبادت کرنا، شریعت کے تحت اس کا حکم تھا۔ لہٰذا مسیحی خاندان یہ سمجھنے میں ناکام رہتا ہے کہ خدا کی طرف سے فضل کے ذریعے بلایا جانا، ایک مقررہ جگہ پر خدا کی عبادت کر کے قانون کی پاسداری کے لیے واپس جانا، انہیں قانون کی لعنت اور بڑی غلامی میں لاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ اگر آپ قانون کے تحت ہیں، تو آپ کو وہ سب کچھ برقرار رکھنا چاہیے جو قانون کا تقاضا ہے۔ جب آپ کچھ رکھتے ہیں، اور ایک میں ناراض ہوتے ہیں، تو آپ کے پاس ہوتا ہے۔

سب سے ناراض، اور اس لیے قانون کی پابندی نہ کرنے والوں کے ساتھ بھی ایسی ہی سزا کا سامنا کرنا چاہیے۔
ہمارے باپ دادا اس پہاڑ پر عبادت کرتے تھے اور تم کہتے ہو کہ یروشلم وہ جگہ ہے جہاں لوگوں کو عبادت کرنی چاہیے۔ یسوع نے کہا

Machine Translated by Google

اس کے پاس، عورت، مجھ پر یقین کرو، وہ وقت آتا ہے، جب تم نہ اس پہاڑ پر، اور نہ ہی یروشلم میں، باپ کی عبادت کرو گے.
تم عبادت کرتے ہو تم نہیں جانتے کہ ہم کس کی عبادت کرتے ہیں، کیونکہ نجات یہودیوں کی ہے۔ لیکن وہ وقت آتا ہے، اور اب ہے، جب سچے پرستار باپ کی عبادت روح اور سچائی سے کریں گے، کیونکہ باپ ایسے لوگوں کو ڈھونڈتا ہے جو اپنی عبادت کرے۔ ۔(Jn.4:20-23)

یسوع نے کہا کہ وقت آ رہا ہے اور اب وقت ہے، اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہ جب سے اس نے (یسوع) اسرائیل میں اپنے قدم رکھے، ہیکل کی پوجا ختم ہو گئی کیونکہ یسوع خدا کا وہ سچا ہیکل ہے جہاں وہ قربانیاں لانے والے ہیں۔ اس وجہ سے، اس نے ان سے کہا کہ وہ اب یروشلم میں باپ کی عبادت کرنے کے لیے نہیں جائیں گے، بلکہ وہ ہر جگہ اور روح اور سچائی سے اس کی عبادت کر سکتے ہیں۔

یسوع نے روح اور سچائی کے ساتھ باپ کی عبادت کرنے کی بات کی، رسمی عبادت اور یہودیوں کی سوچ کو خُدا کے سچے پرستار کے طور پر ختم کرتے ہوئے، اور اس حقیقت کو قائم کیا کہ خُدا صرف اُن لوگوں سے عبادت حاصل کرے گا جنہوں نے فضل اور سچائی کو قبول کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو لوگ پہاڑوں یا یروشلم جاتے ہیں (جو ایک منظم مخصوص جگہ پر خدا کی عبادت کے لیے جانے کی نقل ہے) وہ نہیں جانتے کہ وہ کس چیز کی عبادت کرتے ہیں۔ کیوں؟ یہ اس لیے ہے کہ چونکہ رب کی موجودگی وہاں نہیں ہے، اس لیے وہاں جس کی عبادت کی جا رہی ہے، وہ ایک الگ شخصیت ہے جو خدا کی نمائندگی نہیں کرتی۔

آؤ، ایک آدمی کو دیکھو، جس نے مجھے وہ سب کچھ بتایا جو میں نے کیا، کیا یہ مسیح نہیں ہے؟ ۔(Jn.4:29)
عورت نے یسوع کو اس کے کلام کی وجہ سے مسیح کے طور پر قبول کیا۔ اس نے اس کے ایمان لانے کے لیے کوئی معجزہ نہیں کیا۔ فضل کی عظمت کبھی نہیں چھوٹتی، وہ جو چاہتا ہے صحیح وقت پر کرتا ہے۔ اگر یسوع ایک نیک عورت سے بات کرتا جس کی اچھی شہرت تھی، تو وہ اس کا نتیجہ حاصل نہیں کر سکتا تھا، کیونکہ ایک نیک عورت اس گنہگار عورت جیسی شہرت نہیں رکھتی تھی۔ سامری عورت کی بہت بری شہرت تھی اور کوئی بھی اس سے بات کرنے کو تیار نہیں تھا۔ اس وجہ سے وہ اکیلی رہتی ہے اور جس وقت وہ پانی نکالنے نکلی، وہ دوپہر کا وقت تھا جب کوئی بھی خاص طور پر خواتین وہاں پانی لینے نہیں جاتی تھیں۔ وہ کسی کی توجہ اپنی طرف مبذول نہیں کرنا چاہتی تھی، اسی لیے وہ یسوع سے بچتی رہی

Machine Translated by Google

جب اس نے اسے گفتگو میں مشغول کیا۔ جب وہ بھاگ کر شہر واپس آئی تو وہ اپنی ساتھی عورتوں کے پاس نہیں گئی کیونکہ وہ اسے حقیر جانیں گی، بلکہ اس نے جا کر اس شہر کے مردوں کو اپنی کہانی سنائی۔ اور اس کی بری شہرت نے اس کے لیے ان لوگوں کی توجہ مبذول کرانا ممکن بنایا جو اس نے اپنی کہانی سنائی۔ یہاں سیکھنے کا بڑا سبق یہ ہے کہ ان لوگوں کی بڑی اکثریت جو دنیاوی شہرت رکھتے ہیں، یا جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ صحیفوں کو جانتے ہیں، ان کے لیے اپنے گناہوں کو تسلیم کرنا یا یہ ماننا مشکل ہوتا ہے کہ انہیں نجات کی ضرورت ہے، کیونکہ وہ اپنی انسانی قابلیت پر بہت زیادہ بھروسہ کرتے ہیں۔ اس وجہ سے انہیں مسیح کی سادگی حاصل کرنا بہت مشکل لگتا ہے۔

پس جب سامری اُس کے پاس آئے تو اُنہوں نے اُس سے منت کی کہ وہ اُن کے ساتھ ٹھہرے اور وہ وہاں دو دن ٹھہرا۔
(Jn.4:40)۔
وہ دو دن جو یسوع سامریہ میں ان کے ساتھ رہے وہ فضل کی تقسیم کے دو ہزار سال کی نمائندگی کرتے ہیں۔
لیکن وہاں کچھ کاتب بیٹھے تھے، اور بحث کر رہے تھے۔
اُن کے دل، یہ آدمی کیوں کفر بکتا ہے؟ اللہ کے سوا کون گناہ معاف کر سکتا ہے؟ ۔(Mk.2:6-7)

پھر فریسیوں نے جا کر مشورہ کیا کہ وہ اسے اپنی باتوں میں کیسے پھنسا سکتے ہیں۔ (متی 22:15)
انسانی استدلال شیطان کا ہے کیونکہ یہ خدا کی چال کو مار ڈالتا ہے۔
جب بھی فریسی بحث کرتے، ان کا ارادہ یسوع کو موت کے گھاٹ اتار دینا تھا۔ خدا کی حکمت کا انسانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ صرف روح القدس سے آ سکتا ہے۔ خدا نے مجھے میری قابلیت کی وجہ سے نہیں بلایا، اس نے مجھے میری نااہلی کی وجہ سے بلایا تاکہ میں اس پر بھروسہ کر سکوں۔ نیکودیمس کے پاس مردوں کی حکمت یا دنیا کی حکمت تھی جو روح القدس کی حرکت میں رکاوٹ ہے۔ کوئی بھی انسان روح القدس کے بغیر خدا کا علم حاصل نہیں کر سکتا، اور یہی وجہ تھی کہ یسوع نے نیکودیمس سے کہا کہ وہ انسان کی حکمت کو بھول جائے جو اس کے پاس تھی، اور نئے سرے سے جنم لے۔ یہ تبھی ہے جب آپ واقعی پانی (خدا کا کلام) اور روح القدس (خدا کی روح کی قیادت میں) سے پیدا ہوئے ہیں، آپ کو خدا اور اس کی حکمت کا علم حاصل ہوسکتا ہے۔

Machine Translated by Google

باب 5

کیا قانون کی کمزوری سے نجات کے لیے فضل کا حصول ممکن ہوگا؟

اب یروشلم میں بھیڑ منڈی کے پاس ایک تالاب ہے جسے عبرانی زبان میں بیتیسڈا کہتے ہیں جس کے پانچ برآمدے ہیں۔ ان میں اندھوں، رکے، مرجھائے ہوئے، پانی کے چلنے کا انتظار کرنے والے نامرد لوگوں کا ایک بہت بڑا ہجوم پڑا ہے ۔(Jn.5:2-3)

نامرد کا لفظ یونانی زبان میں astheneo ہے، جس کے معنی کمزور ہونا، بیمار ہونا، بیمار ہونا، کمزور ہونا، جب کہ بیتیسڈا کا مطلب ہے رحمت کا گھر یا مہربانی کا گھر، اور پانچ پورچ فضل کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ نمبر پانچ، کا مطلب فضل ہے۔ یہاں کے یہ بیمار لوگ زندگی دینے میں قانون کی ناکامی، خدا کی محبت کا اظہار کرنے میں قانون کی ناکامی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان کے پاس طاقت کی کمی ہے کہ وہ قانون کے تقاضوں کو پورا کر سکیں اور پھر بھی وہ فضل حاصل نہ کر سکے، باوجود اس کے کہ وہ فضل میں تھے۔

کیُونکہ ایک فرِشتہ ایک خاص موسم میں تالاب میں اُتر کر پانی کو پریشان کِیا اور جو کوئی پانی کی پریشانی کے بعد پہلے اُس میں داخل ہوا اُس کی جو بھی بیماری تھی۔

اور وہاں ایک آدمی تھا جسے اڑتیس برس کی بیماری تھی۔ جب یسوع نے اُسے جھوٹ بولتے ہوئے دیکھا، اور جانتا تھا کہ اُسے اِس حالت میں اب کافی عرصہ ہو گیا ہے، اُس نے اُس سے کہا، کیا تُو تندرست ہو جائے گا؟ اُس نامرد آدمی نے اُسے جواب دیا، جناب، میرے پاس کوئی آدمی نہیں ہے کہ جب پانی تنگ ہو تو مجھے تالاب میں ڈالے، لیکن جب میں آ رہا ہوں تو میرے سامنے ایک اور سیڑھی آ گئی۔ ۔(Jn.5:4-7)

نامرد آدمی اس وقت تک اپنی شفایابی حاصل نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ شریعت کے کاموں یا اپنی انسانی صلاحیتوں پر بھروسہ کر رہا تھا۔ اس نے 38سال خدا کے علاوہ اپنی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے گزارے۔ نمبر 38 خدا کے اعداد کی ریاضی میں راستبازی ہے، لیکن نامرد آدمی خدا کی راستبازی پر بھروسہ نہیں کر رہا تھا جو ایمان سے حاصل ہوتا ہے، بلکہ اس نے اپنی راستبازی یا شریعت کے کاموں پر بھروسہ کیا۔ اور اس لیے کہ اس کی کمی تھی۔

Machine Translated by Google

اس وقت قانون نے جس چیز کا مطالبہ کیا تھا اسے پورا کرنے کی طاقت، جو کہ فرشتے سے پریشان ہونے کے بعد پانی میں پہلا قدم رکھے گا، اس نے اپنی انسانی طاقت کے 38سال ضائع کیے جو خدا کے خلاف تھی۔ جناب یہ کہہ کر کہ میرے پاس کوئی آدمی نہیں ہے، جب پانی پریشان ہو، مجھے تالاب میں ڈالنے کے لیے، یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آج کل عیسائیوں میں کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس کوئی آدمی یا پادری نہیں ہے جو اس کی پیروی کرے۔ مومنوں نے خدا کی عبادت کو اتنا منظم کیا ہے کہ جب کوئی دوبارہ پیدا ہوتا ہے، تو وہ انتظار کرتا ہے کہ اسے ایک بھائی یا بہن تفویض کیا جائے جو اس کے پاس یا اس کو خدا کا کلام سکھانے کے لئے آئے گا، یا اس کی پیروی کرے گا جیسا کہ اسے عام طور پر کہا جاتا ہے۔ وہ خدا کی پیروی کرنے یا اس کی خدمت کرنے کے لئے کسی کے اس کے ارد گرد دھکیلنے کا انتظار کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل مسیحی دنیا میں بہت زیادہ بداخلاقی، سستی اور روحانی نیند ہے۔ کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ جن کی پیروی ان کے فرقوں میں بھائی کرتے ہیں، پیچھے ہٹتے ہیں، کیونکہ وہ خود کو ان بھائیوں یا ان فرقوں کی دوڑ میں دوڑتے ہوئے دیکھتے ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں۔ اور ایک بار جب وہ (وہ بھائی) ان نوجوان مذہب تبدیل کرنے والوں کو خوش کرنا چھوڑ دیں گے، تو وہ محض پیچھے ہٹ جائیں گے کیونکہ انہیں یقین ہے کہ ان کے سرپرست ان میں مزید دلچسپی نہیں رکھتے۔ لیکن اگر وہ (ان مذہب تبدیل کرنے والوں) کو خُداوند یسوع مسیح کو فضل اور سچائی کے وزیر کے طور پر پیش کیا جاتا، اور بغیر دھکے دیے خُداوند کی پیروی کرنے کی اجازت دی جاتی، تو وہ اُسے خدا کی راستبازی کے طور پر قبول کرتے، اور روح اور سچائی کے ساتھ اُس کی پیروی کرنے کے لیے بہت زیادہ فضل بھی حاصل کرتے، اور وہ یوحنا رسول کی طرف سے خُدا کے کلام کو سمجھ سکتے ہیں جو کہتا ہے، لیکن مسح کرنے کا جو آپ کو ملا ہے، آپ کو اُس کی ضرورت نہیں ہے، لیکن آپ کو اُس کی تعلیم دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ مسح کرنا آپ کو ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے، اور سچ ہے، اور کوئی جھوٹ نہیں ہے، اور جیسا کہ اس نے آپ کو سکھایا ہے، آپ اس میں قائم رہیں گے 1)یوحنا ۔(2:27

اگر آپ کو فضل اور سچائی کا مسح حاصل ہو جائے تو آپ کو کسی کی ضرورت نہیں پڑے گی کہ وہ آپ کو خدا کی خدمت کے لیے دھکیل دے یا اس کی پیروی کرے جس طرح نامرد آدمی نے کئی سال ضائع کیے، کسی ایسے شخص کی تلاش میں جو خدا کے فضل نے اس کے لیے کیا ہو گا۔ لیکن وہی مسح کرنے سے آپ کو فضل اور سچائی پر چلنے میں مدد ملے گی، اور خُدا کی راستبازی پر بھروسہ کریں گے جو خُداوند یسوع نے پہلے سے ہی پیدا کی ہے۔

Machine Translated by Google

ان لوگوں کے لیے جو اس کے فضل میں چلنے پر راضی ہیں۔ یہ خدا کے فضل یا ڈیلیور کرنے کی صلاحیت پر بھروسہ نہ کرنے کی وجہ سے ہے، جس کی وجہ سے خدا نے اسرائیلیوں کو جنگی بربادی کی اجازت دی جیسا کہ یہاں دیکھا جا سکتا ہے۔

اور وہ جگہ جس میں ہم قادس برنیہ سے آئے تھے جب تک کہ ہم زیرد ندی کے اوپر نہ پہنچے اڑتیس برس کا تھا یہاں تک کہ جنگی مردوں کی تمام نسلیں لشکر میں سے ختم ہو گئیں جیسا کہ خداوند نے ان سے قسم کھائی تھی۔ ۔(Deut.2:14)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیل میں 38سالوں تک کچھ بھی نہیں ہوا کیونکہ انہوں نے کبھی بھی خدا کی اس قابلیت پر بھروسہ نہیں کیا کہ وہ انہیں نجات دے سکتے ہیں، یا انہیں وعدے کی سرزمین تک لے جا سکتے ہیں۔ وہ اپنی انسانی طاقت، اپنی انسانی صلاحیت اور اپنی صداقت پر اتنا یقین رکھتے تھے، اور اس وجہ سے، خدا نے انہیں اپنے تمام انسانی وسائل کو ضائع کرنے کی اجازت دی یہاں تک کہ وہ راستبازی جس پر وہ انحصار کرتے تھے، انہیں وہ حاصل کرنے میں ناکام رہے جو وہ چاہتے تھے۔ اور آج عیسائی خاندان بہت سے فرقہ وارانہ قوانین کو برقرار رکھنے یا پورا کرنے کی کوشش میں اپنی طاقت ضائع کر رہا ہے جو نہ تو انہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں خدا کی راستبازی حاصل کرنے میں مدد دے سکتے ہیں جو فضل سے حاصل ہوتی ہے۔

پس یہودیوں نے اُس سے جو شفایاب ہوا تھا کہنے لگا، ”سبت کا دن ہے، تیرے لیے اپنا بستر اٹھانا جائز نہیں۔ ۔(Jn.5:10)

تم نے دیکھا کہ میں نے مصریوں کے ساتھ کیا کیا اور میں نے تمہیں عقاب کے پروں پر اٹھا کر اپنے پاس لایا۔ (خروج ۔19:4)

خُدا کو اُنہیں یاد دلانا تھا کہ اُس نے کیا کیا، کیونکہ وہ اُسے بھول گئے تھے۔ یہودیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ انہوں نے یہ جاننے کے لیے نہیں پوچھا کہ اس آدمی کو کس نے شفا دی، ان کی نظریں خدا پر نہیں بلکہ سبت کے دن تھیں۔

وہ خدا اور اس کے اچھے کاموں سے زیادہ اپنے قانون، اپنے پروگراموں میں دلچسپی رکھتے تھے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں عیسائیت آج ہے، جیسا کہ عیسائی خاندان صرف اس بات میں دلچسپی رکھتا ہے کہ آپ کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں، اور آپ اس فرقے کے قوانین کو کیسے برقرار رکھتے ہیں، بجائے اس کے کہ یہ جاننے کی کوشش کریں کہ روح اور سچائی کے ساتھ خدا کی عبادت کیسے کی جائے، اور خدا کے کلام کی اطاعت کی جائے۔ نیز یوحنا 5باب کی آیت 10میں یہودیوں کے ردعمل کو دیکھتے ہوئے، ہم واضح طور پر دیکھتے ہیں کہ قانونیت یا قانون ہمیشہ فضل کا فیصلہ کرے گا۔

جس لمحے آپ فضل کے ساتھ چلیں گے، وہ لوگ جو قانون میں بھیگے یا دبے ہوئے ہیں، آپ کے خلاف آئیں گے جیسا کہ انہوں نے نامرد آدمی کے ساتھ کیا تھا۔

Machine Translated by Google

اور وہ آدمی فوراً تندرست ہو گیا اور اپنا بستر اُٹھا کر چلنے لگا اور اُسی دن سبت کا دن تھا۔ (Jn.5:9)

یہ خدا کے فضل کا مظہر ہے۔ جو قانون اپنی نامردی کی وجہ سے 38سال تک نہ کرسکا، خدا کے فضل نے چند منٹوں میں یہودیوں کے غم میں مبتلا کر دیا جو اپنے سبت کے دن کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔

اور جب بنی اسرائیل بیابان میں تھے تو انہیں ایک آدمی ملا جو سبت کے دن لاٹھیاں اکٹھا کر رہا تھا۔ اور جنہوں نے اسے لاٹھیاں اکٹھی کرتے پایا وہ اسے موسیٰ اور ہارون اور تمام جماعت کے پاس لے آئے۔ اور اُنہوں نے اُسے وارڈ میں ڈال دیا کیونکہ یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ اُس کے ساتھ کیا کیا جائے۔ اور خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ وہ آدمی ضرور مارا جائے گا اور تمام جماعت اُسے خیمہ کے باہر پتھروں سے مارے گی۔ اور ساری جماعت اُسے خیمہ گاہ کے باہر لے آئی اور اُسے پتھروں سے مارا اور وہ مر گیا جیسا کہ رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا۔

(گنتی ۔(15:32-36

قانون کی ناپختگی اتنی ہے کہ قانون کے ماتحت کوئی رحم نہیں آیا۔ اِس کے باوجود اسرائیلی شریعت پر عمل نہیں کر رہے تھے، ورنہ وہ آدمی سبت کے دن لاٹھیاں جمع کرنے نہیں جا سکتا تھا۔ نئے عہد نامے میں فریسی اور یہودی جو پرانے عہد نامے میں بنی اسرائیل کی طرح قانون کی پاسداری نہیں کر سکتے تھے، نامرد آدمی کو مجبور کر رہے تھے کہ وہ اپنا بستر نہ اٹھائے اور شفا پا کر اٹھے، اور وہ خداوند یسوع کو آگ کی دھمکیاں دے رہے تھے۔

اور اِس لِئے یہُودِیوں نے یِسُوع کو ستایا اور اُس کو مار ڈالنا چاہا کیونکہ اُس نے یہ سبت کے دِن کِیا تھا۔

(Jn.5:16)۔

وہ سنجیدگی سے یسوع کو مارنے کی کوشش کر رہے تھے کیونکہ اس نے ان کے قانون کے خلاف کام کیا۔ اُس نے جتنے بھی معجزے کیے ہیں وہ اُن کے دل کی تبدیلی کا سبب نہیں بن سکتے، جیسا کہ اُن کے قانون کے حوالے سے۔
لہٰذا یہ ظاہر کرتا ہے کہ فضل کے لیے قانونیت کا حتمی جواب موت ہے۔ جب آپ ان کے قوانین کو نہیں مانیں گے تو وہ آپ کی ساکھ کو ختم کرنے کے لیے سب کچھ کریں گے، کیونکہ اس قانون کے بارے میں سب کچھ انسانی قابلیت اور موت کی وزارت کا ہے۔

Machine Translated by Google

کیونکہ جو کوئی پوری شریعت کی پاسداری کرتا ہے، اور پھر بھی ایک بات میں خلاف ورزی کرتا ہے، وہ سب کا مجرم ہے۔ ۔(Jas.2:10)

یہ کاموں اور انسانی کوششوں میں موت کی خدمت کو ظاہر کرتا ہے۔

اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ قانون کو برقرار رکھنے کے لئے کتنی اچھی کوشش کرتے ہیں، ایک بار جب آپ صرف ایک میں گناہ کرتے ہیں، تو آپ اس ثبوت کے طور پر ناکام رہے ہیں کہ قانون کسی کی مدد نہیں کر سکتا یا اس پر بھروسہ کرنے والے کو انصاف نہیں دے سکتا۔

لیکن یسوع نے جواب دیا، میرا باپ اب تک کام کرتا ہے اور میں کام کرتا ہوں۔ ۔(Jn.5:17)

یسوع نے یہودیوں کو اس طرح جواب دیا، یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ فضل کے تحت اس نے سبت کے دن جو کچھ کیا اس کا دفاع نہیں کیا، بلکہ قانون کے تحت اس نے سبت کے دن بیماروں کو شفا دینے کا دفاع کیا جیسا کہ میتھیو 12:10-12میں دیکھا جا سکتا ہے۔

قانون کی کمزوری اور نجات دینے کی فضل کی صلاحیت، خداوند یسوع، زنا میں پکڑی گئی عورت، فقیہوں اور فریسیوں کے مقابلے میں مزید دیکھی جا سکتی ہے۔

اور فقیہ اور فریسی اُس کے پاس ایک عورت کو لائے جو زنا میں پکڑی گئی تھی اور جب اُسے بیچ میں بٹھایا تو اُس سے کہنے لگے اُستاد یہ عورت زنا میں پکڑی گئی تھی۔

اب شریعت میں موسیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسے کو سنگسار کیا جائے، لیکن تم کیا کہتے ہو؟ اُنہوں نے اُس کو آزمانے کے لیے یہ کہا تاکہ اُس پر الزام لگانا پڑے، لیکن یسوع نے جھک کر اپنی انگلی سے زمین پر لکھا گویا اُس نے اُن کو سنا ہی نہیں۔ پس جب وہ اُس سے پوچھتے رہے تو اُس نے اپنے آپ کو اُٹھا کر اُن سے کہا، جو تم میں سے بے گناہ ہے پہلے اُس پر پتھر مارے۔ اور دوبارہ جھک کر زمین پر لکھا۔ اور جن لوگوں نے اسے سنا، اپنے ضمیر سے مجرم ٹھہرائے گئے، ایک ایک کر کے نکلے، بڑے سے شروع کر کے آخر تک، اور یسوع اکیلا رہ گیا، اور وہ عورت درمیان میں کھڑی تھی (یوحنا ۔(8:3-11

قانون کے تحت عورت کو سنگسار کیا جاتا، لیکن وہ اسے اس کے پاس لے آئے جو فضل اور سچائی کا وزیر ہے، اور خدا کے فضل نے مذمت کو دور کر کے اس کی مذمت نہیں کی۔ فقیہ اور فریسی عورت کو مرد کی نظر سے دیکھ رہے تھے، لیکن یسوع جو فضل اور سچائی سے معمور ہے، عورت کو خدا کے نقطہ نظر سے دیکھا۔ وہ جو فضل میں چلتا ہے اور

Machine Translated by Google

سچائی، لوگوں کی مذمت یا فیصلہ نہیں کرتا، یہ سچائی ہے جو وہ تبلیغ کرتا ہے جو لوگوں کی مذمت یا فیصلہ کرتا ہے۔
یسوع نے فقیہوں اور فریسیوں کے سامنے سچائی پیش کی اور وہ سچائی کا مقابلہ نہ کر سکے، اس لیے وہ سب چلے گئے۔

اِن بارہوں کو یسوع نے آگے بھیجا اور اُن کو حکم دیا کہ غیر قوموں کی راہ میں نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں نہ جانا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جاؤ۔ (متی 10:5-6)۔

لیکن آپ کو طاقت ملے گی، اس کے بعد کہ روح القدس آپ پر نازل ہو گا، اور آپ یروشلم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں اور زمین کے آخری حصے تک میرے گواہ ہوں گے۔ (اعمال ۔1:8)

وہ یہودیہ کو چھوڑ کر دوبارہ گلیل میں چلا گیا، اور اسے سامریہ سے گزرنا ہوگا۔ پھر وہ سامریہ کے ایک شہر میں آیا جس کا نام سوچر ہے، زمین کے اس ٹکڑے کے قریب جو یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف کو دی تھی۔ (یوحنا ۔4:3-5)

میتھیو نے اپنی انجیل میں قانون کی کمزوری کو سامنے لایا جیسا کہ اس نے یسوع کو شریعت کے تحت چلتے ہوئے دکھانے کے لیے شاگردوں کو حکم دیا کہ وہ سامریوں کے کسی بھی شہر میں نہ جائیں۔ اس کی دو وجوہات ہیں، ایک یہ کہ سامریوں کا یہودیوں سے کوئی تعلق نہیں، دوسرا یہ کہ اس کے شاگردوں کے دلوں میں شریعت قائم نہیں ہوئی۔ تاہم، جان نے اپنی انجیل میں فضل اور سچائی کے الہام کے ساتھ لکھا، یہ دکھایا کہ شاگرد یسوع کے ساتھ کیسے چلتے تھے جو کہ گریس کی نمائندگی کرتا ہے، سامریہ تک۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب وہ فضل اور سچائی کے تحت چلتے تھے تو وہ سامریہ جانے کے قابل تھے بغیر کسی ملامت کے۔ لوقا نے رسولوں کے اعمال میں یہ بھی لکھا ہے کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو ہدایت کرتے ہوئے دکھایا ہے کہ جب وہ فضل کی روح اس ثبوت کے طور پر حاصل کریں گے کہ شریعت ان میں پوری ہوئی ہے، تو وہ یروشلم، تمام یہودیہ، سامریہ اور زمین کے آخری حصے تک اس کے گواہ ہوں گے۔ قانون نے وہ چیز مانگی جو وہ اپنی نامردی کی وجہ سے پیدا نہیں کر سکتا تھا، لیکن فضل نے اسے قانون کی نامردی سے نجات دلانے کے لیے فضل کی صلاحیت کو ظاہر کیا، اور انہوں نے سامریہ میں مؤثر طریقے سے گواہی دی اور بے قصور بھی تھے۔

Machine Translated by Google

اور دیکھو کنعان کی ایک عورت اُنہی ساحلوں سے نکلی اور اُس سے پکار کر کہنے لگی کہ اے خُداوند، داؤد کے بیٹے، مجھ پر رحم کر، میری بیٹی شیطان سے سخت پریشان ہے۔ لیکن اس نے اسے ایک لفظ بھی جواب نہیں دیا۔ اور اُس کے شاگِردوں نے آ کر اُس سے مِنّت کی اور کہا کہ اُسے روانہ کر دے کیونکہ وہ ہمارے پیچھے چل رہی ہے۔ لیکن اُس نے جواب میں کہا کہ مَیں نہیں بھیجا گیا ہوں مگر اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس۔ تب اُس نے آ کر اُسے سجدہ کیا اور کہا، اے خُداوند، میری مدد کریں۔ لیکن اُس نے جواب میں کہا کہ بچوں کی روٹی لینا اور کتوں کو ڈالنا مناسب نہیں۔ اور اُس نے کہا اَے خُداوند، تبھی کُتّے اُن ٹکڑوں کو کھاتے ہیں جو اُن کے آقا کی میز سے گرتے ہیں۔

تب یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا اے عورت تیرا اِیمان بڑا ہے جیسا تُو چاہے ویسا ہی ہو۔ اور اس کی بیٹی اسی گھڑی سے تندرست ہو گئی۔ ۔(Matt.15:22-28)

جب عورت بولی اور کہا اے خُداوند، داؤد کے بیٹے، وہ گناہ میں تھی کیونکہ اُس نے یہودی عورت ہونے کا بہانہ کیا۔ اُس وقت صرف یہودی ہی اُس کو اُس کے نزول سے بخوبی بخوبی کہہ سکتے تھے۔ یسوع نے قانون کا دفاع کرنے اور اس کے منافقانہ رویے کو بے نقاب کرنے کے لیے اس سے اس طرح بات کی۔ اس نے فوراً توبہ کی اور فضل کے ذریعے اس کی تلاش کی، اور فضل نے وہ چیز پیدا کی جو اس نے مانگی تھی۔ اپنی تمام تر التجا اور استقامت کے باوجود قانون کے تحت وہ جو حاصل نہ کرسکی، اس نے فضل کے تحت اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قانون رحم کرنے یا پہنچانے میں ناکام ہے۔ خُداوند یسوع کو اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو بحال کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا اس سے پہلے کہ نجات کا دروازہ غیر قوموں کو لانے کے لیے کھولا جائے۔ اور فضل کے اس دروازے کے کھلنے سے پہلے تقریباً ساڑھے تین سال تک، اس غیر قوم عورت کو وہ حاصل ہوا جو قانونی طور پر کبھی ممکن نہیں تھا۔ کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں قانون ناکام ہوا ہے وہاں فضل ہمیشہ فراہم کرے گا۔ اس نے دھوکے سے اپنے دل کی خواہش کو شریعت کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کی، اور جب وہ ناکام ہو گئی، تو وہ فضل کی طرف متوجہ ہو گئی کیونکہ فضل کبھی ناکام نہیں ہوتا۔

Machine Translated by Google

باب 6

دنیا کے برعکس لفظ

ایک لفظ ایک اظہار یا خیال یا خیال ہے جو ایک مکمل خیال کو ایک سے دوسرے تک پہنچاتا ہے۔ یہ ایک مذہبی جملہ ہے جو یسوع مسیح کی مطلق، ابدی اور حتمی ہستی کا اظہار کرتا ہے۔

یہ وہ ذریعہ بھی ہے جس کے ذریعے خدا اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے، اپنی مرضی کا اعلان کرتا ہے، اور اپنے مقاصد کو پورا کرتا ہے۔
ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ -(Jn.1:1)

یہاں یہ چند الفاظ ہمیں خدا کی مکمل وحی فراہم کریں گے۔
انسان خدا کی وحی حاصل کرنے کے قابل تھا کیونکہ خدا جسم میں کلام کے ذریعہ ظاہر ہوا تھا۔ میں تھا۔

اس طرح کہ آدمی جان لے، کہ آدمی ایمان لائے، اور یہ کہ آدمی زندگی کی طرف پلٹے۔ قانون خدا کو انسان پر ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔ فریسی شریعت کو جانتے تھے، لیکن وہ خدا کو نہیں جانتے تھے۔ کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت میں خدا کی محبت کا کوئی انکشاف نہیں تھا۔ قانون کو پتھروں پر کندہ اور لکھا جانا اس کی زندگی دینے کی نااہلی کی علامت ہے۔
دوسری طرف، دنیا یونانی لفظ Kosmos ہے، جس کا مطلب ایک منظم طریقہ ہے کہ کئی چیزوں، واقعات وغیرہ کو ترتیب دیا جاتا ہے یا ایک فہرست میں ڈالا جاتا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آیا کوئی چیز پہلی، دوسری، تیسری، وغیرہ ہے۔ یہ ایک منظم یا منظم نظام یا پروگرام ہے، جسے خدا نے اس زمین میں کام کرنے کے لیے رکھا ہے، جیسا کہ اس نے آسمانوں میں بھی جو کچھ ترتیب دیا ہے اس کے برابر ہے۔

خُدا کی مخلوق کے لیے اِس اچھی سوچ سے ہی ہم رب کی دعا کی تعریف کرنا شروع کر سکتے ہیں جو کہتی ہے، تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی زمین پر پوری ہو جیسا کہ آسمان پر ہے (متی -(6:9-10

لارڈز کنگڈم جس کے آنے کی ہم دعا کر رہے ہیں، اس کا نظام حکومت ہے جو انسان کے زوال سے پہلے باغ عدن میں جزوی طور پر رائج تھا۔ اس نظام کو چلانے کے لیے جس طاقت یا اختیار کی ضرورت ہے اس کا مظاہرہ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اس وقت کیا جب وہ زمین پر تھا جیسا کہ اس کا حقیقی طور پر تمام مخلوقات پر تسلط تھا۔

Machine Translated by Google

خدا کی طرف سے حکم دیا. اس کی مرضی جو وہ زمین پر پوری کرنا چاہتا ہے، اس کا طرز زندگی ہے اور آسمانی مخلوقات کا۔ وہ چاہتا ہے کہ انسانیت اور زمین پر اس کی باقی مخلوق وہی طرز زندگی گزارے جو آسمانوں میں، یہاں زمین پر ہے۔ اس باب کی نقاب کشائی کرنے یا اس کی واضح تصویر لاتے ہوئے، دنیا کے برعکس لفظ، اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ خدا کے کلام جس نے زمین کو تخلیق کیا، اور دنیا میں چلنے والے نظام کا موازنہ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے۔

ایمان کے ذریعے ہم سمجھتے ہیں کہ جہانوں کو خدا کے کلام سے تشکیل دیا گیا ہے، تاکہ جو چیزیں نظر آتی ہیں ان سے نہیں بنی جو ظاہر ہوتی ہیں (عبرانیوں ۔11:3)

جب کہ مادی دنیا کو خدا نے اپنے کلام کے ذریعے تخلیق کیا تھا، وہ نظام جو انسان کے خدا کے جلال (فضل) سے زوال کے بعد سے دنیا میں چل رہا تھا، اور اس کے بعد اس کے باغ عدن سے بھاگنے کے بعد شیطان نے قائم کیا تھا۔ شیطان انسان کو پاگل پن کی طرف دھکیلنے کی اپنی فضول کوشش میں تاکہ خُدا اور اُس کے راستوں کو مکمل طور پر فراموش کر دے، جو انسانیت یا بڑے پیمانے پر تخلیق میں داخل ہو کر، اسرار بابلون کی روح۔

میں اس لفظ کی وضاحت کرتا ہوں اسرار بابلون کیونکہ بہت سے لوگوں نے اسے بائبل میں پڑھا ہے، اور یہ نہیں سمجھ سکتے کہ انسانیت یا تخلیق اس کے بارے میں کیسے آئی۔ لفظ اسرار یونانی میں مسٹریشن ہے، جس کا مطلب ہے ایک راز یا اسرار (مذہبی رسومات میں آغاز کے ذریعے مسلط خاموشی کے خیال کے ذریعے)۔ دوسری طرف، بابل بابل سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے الجھن۔ اس لیے اسرار بابلون کا مطلب ہے، دماغ میں چھپی خفیہ الجھن

(بائبل میں پیشانی کے طور پر کہا جاتا ہے)۔
جو لوگ اس نظام (اسرار بابل) میں ہیں، وہ اس کے بارے میں نہیں جانتے، اور اگر انہیں بتایا بھی جائے تو وہ اس کے بارے میں بات نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اس نظام میں ایک نامعلوم مسلط کردہ ابتداء کی وجہ سے اس میں موجود ہیں۔ دنیا میں چلنے والے اس منظم نظام کا مقصد جسے اسرار بابلون کہا جاتا ہے، خدا کے کلام کی مخالفت کرنا ہے جس نے دنیا کو تخلیق کیا ہے، اور انسان یا مخلوق کو اس نمونے سے ہٹانا ہے جو خدا نے باغ عدن میں قائم کیا تھا، اور ان لوگوں کو ستانا اور مارنا بھی ہے جو خدا کے نمونے پر چلنے پر اصرار کرتے ہیں۔

Machine Translated by Google

میتھیو ابواب 5،6 اور 7 میں خداوند یسوع کی طرف سے بیان کیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ یہ سوچ سکتے ہیں کہ اسرار بابلون کی روح نے اس برائی کو کوش (ایتھوپیا) سے آنے والے عظیم شکاری نمرود کے زمانے میں پھیلانا شروع کیا تھا، لیکن یہ اس وقت سے بہت پہلے شروع ہو چکا ہے۔ ورنہ کس روح نے قابیل کو اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے پر مجبور کیا کیونکہ اس کے بھائیوں کی قربانی اس کی قربانی سے بہتر اور خدا کے نزدیک قابل قبول تھی؟ کس روح نے خدا کے فرشتوں کو اس زمین پر بھیج دیا کہ وہ آسمان کی خوبصورتی اور اس کی تمام خوشیوں کو بھول جائیں اور انسانوں کی بیٹیوں کی خواہش کرنے لگے جن سے انہوں نے شادی کی اور دنیا میں جنات پیدا کیے؟

اب آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ نمرود سے پہلے تھا، تاہم یہ ایک طبعی نظام بن گیا جسے نمرود کے زمانے میں دیکھا اور سمجھا جا سکتا تھا، اور لوگوں کے بکھر جانے اور بہت سی زبانوں یا زبانوں کے متعارف ہونے کے بعد یہ پھیلتا چلا گیا۔ یہ وہی نظام ہے جو شیطان نے انسان کے زوال کے بعد قائم کیا تھا جو آج تک موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب خدا کا کلام (خداوند یسوع) جس نے یہاں تک کہ مادی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کو بھی بنایا، اس زمین پر آیا تو اس کی پذیرائی نہ ہو سکی۔

سب چیزیں اُس کے ذریعہ بنائی گئی تھیں، اور اُس کے بغیر کوئی چیز نہیں بنائی گئی تھی جو بنائی گئی تھی۔ وہ دُنیا میں تھا اور دُنیا اُس کے ذریعہ سے بنائی گئی تھی اور دُنیا اُسے نہیں جانتی تھی۔ وہ اپنے پاس آیا، اور اس کے اپنے نے اسے قبول نہیں کیا۔ -(Jn.1:3,10-11)

اس کا استقبال اس لیے نہیں کیا جا سکتا تھا کہ وہ اس موجودہ نظام کا حصہ نہیں تھا جس پر پوری انسانیت عمل کر رہی ہے، اور یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے شاگردوں کے ذہنوں کو اس وقت اور اب بھی اپنے کلام کی طرف موڑنا اور اس نظام سے باہر نکلنا جاری رکھا، جیسا کہ ہم ان صحیفوں میں سے کچھ میں دیکھ سکتے ہیں:-

یہ باتیں میں نے تم سے کہی ہیں تاکہ تم مجھ میں سکون پاؤ۔ دنیا (نظام) میں، تم پر مصیبتیں آئیں گی، لیکن خوش رہو، میں نے دنیا پر قابو پالیا ہے۔ -(Jn.16:33)

وہ دنیا (نظام) کے نہیں ہیں، جیسا کہ میں دنیا کا نہیں ہوں۔ (Jn.17:16)

Machine Translated by Google

میں نے انہیں تیرا کلام دیا ہے اور دنیا نے ان سے نفرت کی ہے کیونکہ وہ دنیا کے نہیں ہیں جیسا کہ میں دنیا کا نہیں ہوں۔ (Jn.17:14)

خداوند نے کہا کہ اس میں، یعنی خدا کے کلام میں آپ کو سکون ملے گا اگر آپ نظام سے باہر آنا اور خدا کے کلام کے مطابق زندگی گزارنا قبول کرتے ہیں، لیکن اگر آپ اس نظام میں رہنے کا فیصلہ کرتے ہیں جو اس زمین پر موجود تقریباً ننانوے فیصد نے پیدائش سے ہی خود کو پایا ہے، تو آپ کو نہ صرف تکلیف ہوگی، روح کی پریشانی ہوگی، بلکہ آپ یہ نہیں جان پائیں گے کہ رب کب اس کے ساتھ آئے گا۔ جتنے لوگ خداوند یسوع کو فضل اور سچائی کے وزیر کے طور پر حاصل کر چکے ہیں، اور انہیں انسانیت میں خدا کے کلام کے طور پر بھی قبول کیا ہے، انہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اس نظام کا حصہ نہیں ہیں جیسا کہ وہ جو ہمارے ایمان کا مصنف اور ختم کرنے والا ہے، نہیں تھا، اور نہ ہی کبھی اس نظام کا حصہ ہو سکتا ہے۔ ایک بار پھر، اگر آپ واقعی خدا کا کلام، دنیا کا نظام اور جو نظام سے تعلق رکھتے ہیں، آپ سے نفرت کریں گے، جیسا کہ خُداوند نے یوحنا 15:18-19میں کہا،

اگر دنیا تم سے نفرت کرتی ہے تو تم جانتے ہو کہ تم سے نفرت کرنے سے پہلے اس نے مجھ سے نفرت کی۔ اگر تم دنیا کے ہوتے تو دنیا اپنے سے محبت کرتی لیکن چونکہ تم دنیا کے نہیں ہو لیکن میں نے تمہیں دنیا میں سے چن لیا ہے اس لئے دنیا تم سے نفرت کرتی ہے۔

دنیا اور اس کا نظام ایک اعلیٰ ہستی، ایک پرووڈنس، ایک ماسٹر مائنڈ، ایک فرسٹ کورس کو پہچان سکتا ہے۔ یہ وہ اصطلاحات ہیں جو دنیا اور اس کے نظام نے خدا باپ، بیٹے اور روح القدس کو نظرانداز کرنے کے لیے استعمال کی ہیں۔ دنیا اخلاقی مسائل کو سمجھتی ہے، حتیٰ کہ قانون کے تمام اخلاقی معیارات بھی۔ دنیا بھی راستبازی کے لیے کوشش کر سکتی ہے اور اپنے کاموں اور اپنے کارناموں میں مصروف رہ سکتی ہے۔ لیکن یہ تمام عقائد انسانی بھلائی اور انسانی خوبیوں کی گنجائش چھوڑتے ہیں۔ مرد ان تمام چیزوں کو قبول کر سکتے ہیں اور پھر بھی خود پر اعتماد رکھتے ہیں۔ لیکن دنیا اس کو نہیں جانتی جو فضل اور سچائی سے بھرا ہوا ہے، لیکن آپ اس وقت تک فضل کو نہیں جان سکتے جب تک کہ وہ انسان میں کفایت اور قابلیت پائے۔ ہمیں اپنی ذات، دنیا اور نظام پر انحصار کرنے سے مکمل طور پر خود کو موڑ لینا چاہیے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور یسوع کی طرف دیکھنا چاہئے جو خدا کا کلام ہے اور

Machine Translated by Google

فضل اور سچائی کے وزیر، اور اس کو مضبوطی سے تھامے رکھیں جو اس نے انسانیت کو اس کرپٹ نظام سے نکالنے کے لیے دیا ہے۔
جس نے ہمیں نئے عہد نامے کا خادم بھی بنایا، خط کے نہیں بلکہ روح کے، کیونکہ خط مارتا ہے لیکن روح زندگی بخشتی ہے۔ ۔(II Cor.3:6)

حرف میں لفظ مردوں میں نہیں رہتا۔ لہٰذا جب وہ لوگ جو فضل اور سچائی پر نہیں چلتے وہ خدا اور خدا کی زندگی کو حروف میں پڑھ کر تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو وہ جو پاتے ہیں وہ یہ ہے کہ خدا کا غضب تمام بے دینی اور ناراستی کے خلاف ہے۔

آدمی

کیونکہ میں مسیح کی خوشخبری سے شرمندہ نہیں ہوں، کیونکہ یہ ہر ایک کے لیے جو ایمان لاتا ہے نجات کے لیے خدا کی قدرت ہے، پہلے یہودیوں کے لیے اور یونانیوں کے لیے بھی۔ کیونکہ اِس میں خُدا کی راستبازی ایمان سے ایمان تک ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ راستباز ایمان سے زندہ رہے گا۔ کیونکہ خدا کا غضب آسمان سے اُن آدمیوں کی تمام بے دینی اور ناراستی پر نازل ہوتا ہے جو حق کو ناراستی میں پکڑتے ہیں۔ (رومیوں ۔(18-1:16

عادل (صادق) فضل سے زندہ رہیں گے، لیکن جب لوگ خدا کو حرف (لفظ) میں تلاش کرتے ہیں، اور خدا کو فضل میں تلاش نہیں کرتے ہیں، تو وہ صرف خدا کا غضب ہی پائیں گے کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ راستبازی اور فیصلے کا مطالبہ پاتے ہیں، اور چونکہ انہوں نے ان سے مانگی گئی راستبازی کی پیمائش نہیں کی تھی، اس لیے وہ خط (لفظ) جسے وہ پڑھ رہے ہیں ان کے لیے فیصلہ لائے گا۔

لیکن اگر آپ روح کی رہنمائی کرتے ہیں تو آپ شریعت کے ماتحت نہیں ہیں۔
۔(Gal.5:18)
یہاں لفظ قانون کا مطلب خدا کا فیصلہ اور غضب ہے جس سے دنیا کا نظام بھرا ہوا ہے۔ میں قانون کے ماتحت کیوں نہیں ہوں (خدا کا فیصلہ اور غضب) یہ ہے کہ میں خدا کی روح سے پیدا ہوا ہوں اور روح کی قیادت میں بھی ہوں۔ یسوع کو قبول کرنا چاہیے جیسا کہ خدا نے اسے بھیجا ہے، اور خدا نے اسے فضل اور سچائی کے وزیر کے طور پر بھیجا ہے۔ دنیا اسے اپنے نجات دہندہ کے طور پر قبول نہیں کرتی ہے جو ان کو بچانے، نجات دلانے اور دنیا کے اس نظام سے نکالنے کے لیے آیا ہے جس نے انہیں خدا کا دشمن بنا دیا ہے، کیونکہ ان کے خدا کے کلام کی عدم تعمیل کی وجہ سے۔

Machine Translated by Google

انہیں سسٹم سے باہر آنے کی تاکید کرتا ہے۔ اگر کوئی اسے فضل اور سچائی کے وزیر کے طور پر قبول کرنے میں ناکام رہتا ہے، اور اس کے کلام میں اس کے مقرر کردہ اصولوں پر عمل کرتا ہے، تو یسوع اس شخص کی زندگی کا رب نہیں ہے۔ دنیا اور اس کا نظام جس مذہب پر عمل پیرا ہے، وہ یسوع کے بارے میں انسانیت کے لیے خدا کا فضل نہیں سکھاتا ہے۔ یہ بلکہ ایک توہم پرستی ہے، اور یہی وجہ ہے کہ عیسائیت کو مذہب نہیں سمجھا جاتا۔ عیسائیت کو مسیح جیسی زندگی سمجھا جاتا ہے اور اسی وجہ سے، سچے مسیحی جو روح اور سچائی سے خدا کی عبادت کرتے ہیں، یسوع کو فضل اور سچائی کے وزیر کے طور پر قبول کرتے ہیں۔

اب جو کام کرتا ہے اُس کے لیے فضل کا نہیں بلکہ قرض شمار ہوتا ہے۔ لیکن جو کام نہیں کرتا بلکہ اُس پر ایمان لاتا ہے جو بے دین کو راستباز ٹھہراتا ہے، اُس کا ایمان راستبازی میں شمار ہوتا ہے۔

(رومیوں ۔(4:4-5
اگر ہم فضل حاصل کرنے کے لیے کچھ کرتے ہیں، تو یہ مزید فضل نہیں ہے، بلکہ کام کرتا ہے۔
دنیا اور اس کا نظام یقین رکھتا ہے کہ آپ کو خداوند یسوع کی پیروی سمیت کسی بھی چیز کے لئے کام کرنا یا کوشش کرنی چاہئے، لیکن خدا کا کلام اور خدا کے کلام کے پیروکار مانتے ہیں کہ یا تو آپ کو ہر کام کرنے کے لئے مکمل طور پر خدا پر انحصار کرنا ہوگا، یا پھر آپ اس کے فضل پر نہیں چل رہے ہیں (اس پر انحصار نہیں کر رہے ہیں)۔

مَیں نے تیرا نام اُن لوگوں پر ظاہر کیا جو تُو نے مجھے دُنیا سے دیا، وہ تیرے ہی تھے، اور تُو نے مجھے دیا اور اُنہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا۔ ۔(Jn.17:6)

وہ لوگ جو فضل اور سچائی حاصل کرتے ہیں، اور اپنے آپ کو دنیا اور اس کے نظام سے مکمل طور پر الگ کرنے پر راضی ہوتے ہیں، وہ لوگ ہیں جنہیں خُدا نے خُداوند یسوع کو اپنے ہونے کے لیے دیا ہے، اور وہ ہمیشہ اُس کے کلام پر قائم رہیں گے۔ کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ بکری نہ تو سانپ کو جنم دے سکتی ہے اور نہ ہی بچھڑے بلکہ ایک ہی بکری یا بکری۔ یسوع دنیا کا نہیں تھا، کیونکہ وہ دنیا اور اس کے نظام سے بالکل الگ تھا۔ پس جو اس کا فضل حاصل کرتے ہیں اور جو اس کے ہیں وہ اس کی مانند ہوں گے تاکہ سچائی پیدا کریں اور اس کے کلام پر عمل کریں۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی بھی جو دنیا میں موجود نظام کا حصہ ہو وہ خدا کے کلام کو برقرار رکھے، یا خدا کی روح کی رہنمائی کرے۔

Machine Translated by Google

میں ان کے لیے دعا کرتا ہوں، میں دنیا کے لیے نہیں، بلکہ ان کے لیے جو تو نے مجھے دیا ہے، کیونکہ وہ تیرے ہیں۔ -(Jn.17:9)

یہ حیران کن ہے کہ بہت سے لوگ کہہ سکتے ہیں، کیونکہ یسوع دنیا اور اس کے نظام کے لیے دعا نہیں کر رہا ہے۔ بلکہ وہ ان لوگوں کے لیے دعا کر رہا ہے جنہوں نے اس کا فضل حاصل کیا ہے۔ اور خدا کے کلام کو برقرار رکھتے ہوئے سچائی پیدا کر رہے ہیں۔ اس لیے اگر آپ دنیا اور اس کے نظام میں قائم رہتے ہیں، تو یاد رکھیں کہ آپ ان لوگوں کا حصہ ہیں جو ہمارے خُداوند یسوع کی حکومت کے جسمانی ظہور کو روکنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔

کیونکہ جو کوئی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔ پھر وہ اسے کیسے پکاریں گے جس پر وہ ایمان نہیں لائے؟ اور وہ اس پر کیسے یقین کریں گے جس کے بارے میں انہوں نے نہیں سنا؟ اور وہ بغیر مبلغ کے کیسے سنیں گے؟ اور وہ کیسے تبلیغ کریں گے سوائے اس کے کہ وہ بھیجے جائیں؟ جیسا کہ لکھا ہے، اُن کے پاؤں کتنے خوبصورت ہیں جو سلامتی کی خوشخبری سناتے ہیں، اور اچھی باتوں کی بشارت دیتے ہیں۔ -(Rom.10:13-15)

کال کا لفظ یونانی زبان میں ایپیکالومائی ہے، اور اسے ep-ee-kal-ehom-ahee کے طور پر تلفظ کیا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے حقدار، پکارنا (مدد، عبادت، گواہی، فیصلہ، وغیرہ)، اپیل کرنا، پکارنا (آن، آن)، کنیت۔ اور لانگ مین کی لغت کے مطابق، اپنے خیالات کی تائید کے لیے کسی قانون، اصول یا نظریہ کو استعمال کرنے، لوگوں کے ذہنوں میں کسی خاص خیال، تصویر یا احساس کو ظاہر کرنے کے لیے، اپنے سے زیادہ طاقتور سے مدد مانگنے کے لیے، خاص طور پر کسی خدا سے مدد طلب کرنے کا مطلب ہے۔ میں نے صحیفے کے اس حصے میں پکار کے مکمل معنی نکالنے کے لیے وقت نکالا ہے، کیونکہ دنیا اور اس کا نظام صحیح معنوں میں رب کو نہیں پکارتا۔ کیوں؟ یہ سادہ ہے.

وہ خُداوند یسوع کو انسانیت پر خُدا کا خاص فضل نہیں مانتے۔ یہ کسی ایسے شخص کو شفا دینے کے مترادف ہے جو خدا کی طرف سے الہی شفایابی پر یقین نہیں رکھتا ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ کیسے دعا کرتے ہیں، کچھ بھی نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ اسے آپ کے کام پر یقین نہیں ہے۔ دنیا حقیقی معنوں میں خداوند یسوع سے مدد حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ وہ یہ نہیں مانتے کہ وہ اس نظام سے زیادہ طاقتور ہے جو انہوں نے خود پایا۔ وہ پھر نہیں مانتے کہ نظام خراب اور بہت کرپٹ ہے۔ نظام میں شامل لوگوں کے دل کیوں سخت ہو جائیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ مومنین یا وزراء

Machine Translated by Google

خدا جس کو دنیا کا نور سمجھا جاتا ہے (چونکہ دنیا تاریکی اور بدکاری میں پڑی ہوئی ہے) اور خدا کے فضل کا جسمانی مظہر بھی اب چونکہ یسوع جسمانی طور پر اس دنیا میں نہیں ہیں، دنیا میں گھرے دفن ہیں اور اپنی زندگی کے ہر پہلو میں دنیا کے نظام پر آرام سے چل رہے ہیں۔

اور وہ اس بدعنوان نظام میں اپنی موجودگی کا جواز پیش کر رہے ہیں، اور اس طرح یسوع کے اس نور کو دیکھنا دنیا کے لیے اگر ناممکن نہیں تو مشکل بنا رہے ہیں۔ خدا کے وزیروں اور مومنین کی ایک بڑی اکثریت کی طرف سے دنیا کے نظام میں ان کی شمولیت کے بارے میں کوئی بھی جواز خدا کے کلام کو تبدیل نہیں کرے گا۔ نظام بدعنوان ہے، اور جو لوگ نظام میں ہیں کرپٹ ہیں، اور جب تک وہ خُداوند کے باہر آنے کی پکار پر دھیان نہیں دیتے تب تک ناراستی میں چلتے رہیں گے۔

اور ایسے مبلغین یا وزیروں کے پاس، وہ جا سکتے ہیں، اور وہ تبلیغ کر سکتے ہیں، اور وہ معجزے کر سکتے ہیں، لیکن خدا نے انہیں اس لیے نہیں بھیجا کہ انہوں نے اس کو ماننے اور اس کی اطاعت کرنے سے انکار کر دیا ہے جو فضل اور سچائی کا وزیر ہے۔

Machine Translated by Google

باب 7

فضل کے لیے فضل کیا ہے؟

میں نے اس کتاب کے شروع میں یونانی میں لفظ Grace کے معنی Charis کے طور پر لکھے تھے، جس کا میں نے انگریزی میں مندرجہ ذیل معنی بیان کیا تھا۔ قابل قبول، فائدہ، احسان، تحفہ، خوشی، آزادی، خوشی، وغیرہ۔ میں نے یہ بھی کہا کہ رونالڈ ایف ینگ بلڈ جو کہ نیلسن نیو السٹریٹڈ بائبل ڈکشنری کے جنرل ایڈیٹر ہیں، نے گریس کو احسان یا مہربانی کے طور پر بیان کیا۔

اسے حاصل کرنے والے کی قدر یا قابلیت کی پرواہ کیے بغیر اور اس کے باوجود کہ وہ شخص مستحق ہے۔ فضل کے لیے فضل کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں فضل کی طرف لے جانے کے لیے خدا کا فضل ملا ہے۔ اس کی مزید وضاحت کی گئی ہے کہ ہمیں خدا کا فضل، تحفہ، فائدہ، احسان وغیرہ ملا ہے، جو کہ ہم اس کے لائق نہیں تھے، ہمیں بنی نوع انسان یا خدا کی مخلوق کی طرف سے فضل یا احسان، تحفہ، فائدہ، مہربانی وغیرہ کی طرف لے جانے کے لیے، یہاں تک کہ ان حالات یا علاقوں میں جہاں ہم اس کے مستحق نہیں ہیں۔ میں جس چیز کی وضاحت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ جتنے لوگ خداوند یسوع کو فضل اور سچائی کے وزیر کے طور پر قبول کرتے ہیں اور اس کے اصولوں پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں اس سچائی پر چلتے ہیں جو اس کے فضل سے پیدا ہوتا ہے، انہیں پتہ چل جائے گا کہ لوگوں کی طرف سے ان کو ایک ناقابل یقین احسان، فائدہ یا مہربانی ملتی ہے یہاں تک کہ کچھ ایسے علاقوں میں بھی جہاں اس طرح کا احسان حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ یہاں تک کہ کافر بھی مجھ سے متفق ہوں گے، کہ ایک بہت بڑا اعتماد یا دلیری ہے جس پر یسوع مسیح کی خوشخبری کے سچے خادم ہر حال میں چلتے ہیں جو انہوں نے خود پایا۔ کیوں؟ داؤد بادشاہ نے اپنی کتاب زبور میں جواب دیا۔

زمین رب ہے اور اس کی معموری۔ دنیا، اور وہ جو اس میں رہتے ہیں۔ ۔(Ps.24:1)

خدا کے سچے خادم اس بات پر یقین رکھتے ہیں جو اس صحیفے میں کہا گیا ہے، کہ زمین اور جو کچھ زمین میں ہے، رب کی ملکیت ہے جو فضل اور سچائی کا وزیر ہے۔ اور چونکہ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور چلتے ہیں۔

Machine Translated by Google

اس کے فضل سے، ہم زمین اور اس کے ساتھ جو کچھ زمین میں ہے اس کے بھی مالک ہیں۔

بادشاہ سلیمان نے یہ بھی کہا کہ جب کوئی تعاقب نہیں کرتا تو شریر بھاگتے ہیں لیکن راست باز شیر کی طرح دلیر ہوتے ہیں۔ ۔(Prov.28:1)
جو چیز ہمیں ایسی دلیری دیتی ہے وہ وہ فضل ہے جو ہمیں مسیح یسوع میں خدا کی راستبازی ہونے کے لیے حاصل ہوا ہے، اور ہم جہاں بھی جاتے ہیں، ہم خدا کے صندوق (موجودگی) کو لے جاتے ہیں۔ اور مسیح کے سفیروں کے طور پر، ہمیں دنیا میں موجود کسی بھی اتھارٹی یا طاقت میں کھڑے ہونے کا قانونی حق ہے، کیونکہ یہ سب مسیح یسوع کے تابع ہیں، جب کہ ہم اس کے ساتھ ایک ہیں۔

پولوس رسول بخوبی جانتا تھا کہ جب وہ رومیوں کے 8باب میں شریعت اور روح کا موازنہ کر رہا تھا تو اس کا کیا مطلب تھا۔ اُس کا مطلب تھا کہ اگر آپ فضل سے چلتے ہیں، تو خُدا کی روح آپ کی روح کے ساتھ گواہی دے گی کہ آپ خُدا کے فرزند ہیں۔ اور اس طرح پولس نے کہا،

اور اگر اولاد ہے تو وارث۔ خدا کے وارث، اور مسیح کے ساتھ مشترکہ وارث؛ اگر ایسا ہو کہ ہم اُس کے ساتھ دکھ اُٹھائیں، تاکہ ہم بھی ساتھ جلال پائیں۔ ۔(Rom.8:17)

لفظ مشترکہ وارث یونانی زبان میں sugkleronomosہے، جس کا مطلب ہے شریک وارث (یعنی) مشترکہ طور پر شریک، ساتھی وارث، ایک ساتھ وارث، وارث۔ لانگ مین لغت کے مطابق وارث کا مطلب ہے، وہ شخص جس کے پاس مرنے پر کسی دوسرے شخص کی جائیداد یا ٹائٹل حاصل کرنے کا قانونی حق ہے۔ یہ دوسری اور طبعی زمین جہاں ہم (انسانیت) رہتے ہیں، پہلی اور روحانی زمین کا حصہ تھی جسے خدا نے ابتدا میں آسمان (تیسرے آسمان خدا باپ کا ٹھکانہ) کے ساتھ پیدا کیا تھا، اور جو بھی باطل تھی اور اس کی کوئی شکل نہیں تھی۔ لہذا یہ زمین خدا کی ملکیت ہے، اور اس نے آدم کو پیدا کیا اور اسے زمین کی حکمرانی دی. آدم نے شیطان کو اس زمین پر حکومت کرنے کا قانونی حق کھو دیا۔ تاہم، خدا نے ایک دوسرے آدم (خُداوند یسوع) کو تخلیق کیا، جس نے موت اور قیامت کے ذریعے ہم پر، اپنے عہد کے بھائیوں کو زمین پر حکومت کرنے کا وہ قانونی حق بحال کیا۔

لہذا جیسا کہ بائبل کی مضبوط جامع ہم آہنگی نے مشترکہ وارث کو مشترکہ طور پر شریک قرار دیا ہے، ہمارے پاس

Machine Translated by Google

اس کا فضل حاصل کیا، اور اس کے فضل پر چلنا بھی، اس کے دکھوں میں نہ صرف شریک ہوں، بلکہ اس کی جائیداد اور ٹائٹل دونوں حاصل کرنے کا قانونی حق بھی رکھتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ خُدا کے سچے خادموں میں یہ دلیری ہے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ خُداوند یسوع کے ساتھ مشترکہ وارث کے طور پر، اُن کے پاس اوپر سے اختیار ہے کہ وہ کسی بھی اِختیار میں کھڑے ہوں۔

ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ کوئی شخص یہ کہہ سکے کہ عیسیٰ اس کے رب ہیں بغیر اسے فضل اور سچائی کے وزیر کے طور پر قبول کیے، اور اگر آپ دنیا کے نظام سے الگ نہیں ہوتے تو آپ اسے فضل اور سچائی کے وزیر کے طور پر قبول نہیں کر سکتے۔ دنیا کا نظام خدا کے فضل کے بالکل خلاف ہے اور یہ فضل اگر آپ کو واقعتاً مل گیا تو آپ کو نظام سے باہر کر دے گا۔ اگر آپ کو فضل ملتا ہے، آپ جہاں کہیں بھی جائیں، وہ فضل جو آپ کو یسوع کے ذریعے حاصل ہوا تھا ہمیشہ آپ کو فضل کی طرف لے جائے گا۔

اور کلام جسم بنا، اور ہمارے درمیان بسا، (اور ہم نے اُس کا جلال دیکھا، جو باپ کے اکلوتے کا جلال،) فضل اور سچائی سے معمور تھا۔ یُوحنّا نے اُس کی گواہی دی اور چِلّا کر کہا کہ یہ وہ ہے جِس کے بارے میں مَیں نے کہا تھا کہ جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے پہلے افضل ہے کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔ اور اُس کی معموری سے ہم نے سب کچھ حاصل کیا، اور فضل کے بدلے فضل ۔(Jn.1:14-16)

جان نے روح القدس کے الہام سے کہا، کہ باپ کا اکلوتا بیٹا، یسوع مسیح فضل اور سچائی سے بھرا ہوا ہے۔ اور اس مفت تحفہ کی معموری ہم سب کو ملی ہے جو فضل پر چلتے ہیں۔ فضل کے تحفے کی معموری جو کہ فضل کے لیے فضل ہے، آپ کو ہر جگہ فضل کے ساتھ چلنے پر مجبور کرے گا کیونکہ آپ کی بنیاد فضل ہے۔ لہذا آپ جہاں کہیں بھی جائیں گے، خدا کا فضل ہمیشہ آپ کو لے جائے گا یا برقرار رکھے گا۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، میرا فضل تیرے لیے کافی ہے، کیونکہ میری قوت کمزوری میں کامل ہوتی ہے۔ اس لیے میں اپنی کمزوریوں پر فخر کروں گا تاکہ مسیح کی طاقت مجھ پر قائم رہے۔ (II Cor.12:9)۔

ہم پر خدا کا فضل کافی ہے کیونکہ ہم نے اس کا فضل مکمل طور پر حاصل کیا۔ اس کا فضل ہر چیز کا احاطہ کرتا ہے، ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے، جو خدا کے فضل نے فراہم نہیں کی ہے۔ ہماری وجہ صرف

Machine Translated by Google

ان میں سے کچھ حاصل کرنے میں ناکامی علم کی وجہ سے ہے۔ جتنا ہم علم میں اضافہ کرتے ہیں، اتنا ہی وہ ظاہر ہوتا ہے۔
لہٰذا اپنے دماغ کی کمر باندھو، ہوشیار رہو، اور آخری وقت تک اُس فضل کی امید رکھو جو یسوع مسیح کے ظہور کے وقت آپ پر نازل ہونے والا ہے۔ ۔(I Pet.1:13)

یہ فضل یسوع مسیح کے ظہور کے وقت پیدا ہوا ہے تاکہ ہمیں نئے مکاشفہ میں چلنے کا باعث بنے۔ یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ جب آپ کو یسوع مسیح کا مکاشفہ ملتا ہے، تو آپ کو فضل دیا جاتا ہے تاکہ آپ نئے مکاشفہ میں چلنے کے قابل ہوں۔

لیکن تمام فضل کا خُدا جس نے ہمیں مسیح یسوع کے وسیلہ سے اپنے ابدی جلال کے لیے بلایا ہے، اُس کے بعد تم نے کچھ عرصہ تک دُکھ سہنے کے بعد، تمہیں کامل، مستحکم، مضبوط، آباد کیا۔ 1 پیٹر (5:10
یہ خدا کے ذاتی نوعیت کے انتظامات کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ظاہر کرنے کے لئے اختتامی فراہمی ہے کہ فضل کے بدلے میں، ہر وہ چیز فراہم کی گئی ہے جس کی مجھے ضرورت تھی۔
ان سب میں، فضل ہے، نہ صرف گنہگار کو چھڑانا اور اس کا جواز پیش کرنا، بلکہ اسے اس کی زمینی زندگی کے بدلنے والی تمام تغیرات یا حالت سے گزرنا، اور آخر کار اسے خدا کے بیٹے کی شبیہ کے مطابق بنانا۔ یہ فضل پر فضل ہے کیونکہ یہ وہ فضل اور سچائی ہے جو یسوع مسیح کے ذریعہ موسیٰ کی دی گئی شریعت کے برعکس ہے۔ یہ سب مسیح کی معموری ہے اور کسی بھی طرح انسان کی کوشش سے نہیں آتی۔ یسوع مسیح (روشنی) کا سچا گواہ بننے کے لیے فضل کے لیے اس خالص پیغام کی ضرورت ہے۔

اب میری جان پریشان ہے، میں کیا کہوں؟ باپ، اپنے نام کی تمجید کرو۔ تب آسمان سے ایک آواز آئی کہ میں نے اسے جلال دیا ہے اور پھر بھی جلال دوں گا۔ ۔(Jn.12:27-28)

یہ جگہ فضل کے لیے فضل کی ایک واضح تصویر سامنے لا رہی ہے، جس کا مطلب ہے، میں نے پہلے اپنے نام کی تسبیح کی ہے، اور اس نے کہا، میں اسے دوبارہ جلال دوں گا۔ صرف اس وجہ سے کہ میں نے خدا کا فضل حاصل کیا اور اس میں چلتا ہوں، میرے اندر خدا کا جلال ہے، اور میں جہاں بھی جاؤں گا، خدا دوبارہ اپنا جلال ظاہر کرے گا۔

Machine Translated by Google

بحالی کا مطلب یہ ہے کہ سرکاری طور پر اس کے سابق مالک کو کچھ واپس دینے کا عمل۔ جب ہم بحالی کے لیے فضل کی بات کرتے ہیں، تو ہم خدا کی مہربانی کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو انسانیت اور اس کی باقی مخلوقات کو ان کی سابقہ حالت میں واپس لوٹانے میں ہے جب وہ تخلیق کیے گئے تھے، ان کے گناہوں کو ان پر عائد کیے بغیر۔ اور اس وجہ سے، روح القدس کی قیادت میں پولوس رسول نے یہ کہنا تھا؛

اور سب چیزیں خُدا کی طرف سے ہیں جس نے ہمیں صلح کی وزارت دی ہے۔ یہ سمجھنا کہ خُدا مسیح میں تھا، دُنیا کو اپنے ساتھ ملا رہا تھا، اُن کے گناہوں کو اُن پر نہیں لگاتا۔ اور ہمیں صلح کا لفظ سونپ دیا ہے۔ -II Cor.5:18)

19)۔

بحالی کا فضل گناہوں کو مواخذہ نہیں کرتا ہے یا اس کا ریکارڈ نہیں ہے کہ کتنی بار گناہ کیے گئے ہیں۔ کیوں؟ یہ اس لیے ہے کہ ایک بار جب خُدا اپنے فضل کو بحال کرنے کے لیے جاری کرتا ہے، تو گنہگاروں کی سرگرمیوں کا صاف ریکارڈ ہو گا گویا اس نے پہلے کبھی گناہ نہیں کیا تھا۔ اور یہ وہی وزارت اور وہی پیغام ہے جو اب خدا نے اپنے خادموں کے ہاتھ میں دے دیا ہے جو فضل کے ساتھ چلتے ہیں۔ ہم کسی بھی ایسے شخص کو بحال کرتے ہیں جو بحال ہونے کے لیے تیار ہے بغیر کسی گناہ کے، یا اس شخص پر مزید سزا کے۔

جس میں آپ کو اُس کے خون کے وسیلے سے مخلصی، گناہوں کی معافی، اُس کے فضل کی دولت کے مطابق۔ -(Eph.1:7)

اس کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ میں نے یسوع کو قبول کرنے سے پہلے جو گناہ کیے تھے، بلکہ اب وہ مجھے دکھا رہا ہے کہ جو گناہ میں اس کے آنے سے پہلے کروں گا وہ میرے فضل کی وجہ سے معاف ہو چکے ہیں اور میرے اندر چلنا ہے۔

تخلیق نو کے لیے فضل

تخلیق نو کا لفظی معنی ہے دوبارہ پیدا ہونا یا دوبارہ جنم لینا۔ یہ ایک روحانی تبدیلی ہے جو ایک شخص کی زندگی میں خدا کے ایک عمل سے لایا جاتا ہے۔

تخلیق نو سے انسان کی گنہگار فطرت میں تبدیلی آتی ہے اور اس لیے انسان کو خدا کو جواب دینے کا فضل حاصل ہوتا ہے۔ تخلیق نو ایک فرد کا گناہ سے بھرے جسم سے روح تک دوسرا جنم ہے۔

روح سے پیدا ہونا بہت ضروری ہے یا ایک سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

Machine Translated by Google

خدا کی بادشاہی میں داخل ہو سکتے ہیں۔ خُدا کا ہر روحانی حکم اپنے لوگوں کے لیے کردار کی اصلاح کے لیے خود مرکزیت سے خُدا کی مرکزیت تک دوبارہ پیدا ہونے کی اپیل ہے۔

تخلیق نو میں ذہن کی روشنی، مرضی کی تبدیلی، اور فطرت کی تجدید شامل ہے۔ تخلیق نو کی ضرورت انسانی گناہ سے پیدا ہوتی ہے جو ہمیں آدم کے زوال کے بعد وراثت میں ملی تھی۔

خدا نے پھر اپنے فضل سے تخلیق نو کا آغاز کیا جب وہ انسانی دل میں کام کرنا شروع کرتا ہے، اور انسان ایمان کے ذریعے خدا کو جواب دیتا ہے۔ پس تخلیق نو روح القدس کے ذریعے خُدا کا ایک عمل ہے، جس کے نتیجے میں یسوع مسیح میں گناہ سے دوبارہ جی اُٹھنا ہے۔

یسوع نے جواب دیا، میں تم سے سچ کہتا ہوں، جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو، وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جو جسم سے پیدا ہوتا ہے وہ گوشت ہے اور جو روح سے پیدا ہوتا ہے وہ روح ہے ۔(Jn.3:5-6)

یہ فضل کے لیے فضل ہے جو پنر جنم یا تخلیق نو پیدا کرتا ہے۔ یہ ہمیں یسوع کی طرح کامل بناتا ہے، کیونکہ یہ تخلیق نو کے لیے فضل یا ابدی زندگی کا تحفہ ہے جو آدم کے ذریعے کھوئی ہوئی زندگی کی بحالی سے زیادہ ہے۔ فضل کے لیے یہ فضل گناہ سے یقین اور توبہ (دوبارہ پیدا ہونے) پر ظاہر ہوتا ہے، جو شخص کو تبدیلی کے لیے فضل کی طرف لے جاتا ہے جو کہ سچی توبہ اور پانی اور روح القدس میں بپتسمہ لینا ہے، جو اصلاح کی حقیقی زندگی کا دروازہ کھولتا ہے۔

اس دن کھڑے ہونے کا فضل

اِس لیے ایمان کے ذریعے راستباز ٹھہرائے جانے سے ہم اپنے خُداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے خُدا کے ساتھ صلح رکھتے ہیں۔ جس کے وسیلے سے ہمیں بھی ایمان کے ذریعے اس فضل تک رسائی حاصل ہوتی ہے جس میں ہم کھڑے ہوتے ہیں اور خُدا کے جلال کی امید میں خوش ہوتے ہیں (رومیوں ۔(5:1-2

ایمان کے ذریعہ ہمارے جواز نے ہمیں خدا کے ساتھ امن میں رہنے پر مجبور کیا، اس نے ہمیں خدا کے فضل تک رسائی بھی دی جو مسیح یسوع میں ہے، اور جس میں ہم اس دن کھڑے ہونے کے قابل ہیں۔ میں اپنے آپ کو جہاں بھی پاتا ہوں، شیطان جو کچھ بھی کر رہا ہے، مجھے رکاوٹوں کا سامنا کرنے کا فضل حاصل ہے۔

Machine Translated by Google

لیکن خُدا کے فضل سے جو میں ہوں وہ ہوں، اور اُس کا فضل جو مجھ پر کیا گیا وہ رائیگاں نہیں گیا، بلکہ میں نے اُن سب سے زیادہ محنت کی، پھر بھی میں نے نہیں، بلکہ خُدا کا فضل جو میرے ساتھ تھا ۔(I Cor.15:10)

خدا کے وزیروں اور فضل اور سچائی کے بندوں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ وہی ہیں جو خدا کے فضل سے ہیں اور جسمانی طور پر فخر کرنا چھوڑ دیں۔ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ لفظ میں کس طرح محنت کرتے ہیں، یا معجزے کرتے ہیں، آپ کو ہوش میں رہنا چاہیے کہ یہ خدا کا فضل ہے جو آپ کو جاری رکھتا ہے یا کھڑے ہونے میں آپ کی مدد کرتا ہے۔ پولس کو اس کا احساس تھا، اور اسی وجہ سے اس نے جسمانی طور پر فخر نہیں کیا، کیونکہ اگر وہ ایسا کرنا چاہتا تھا تو بھی اس میں موجود فضل اسے جسمانی طور پر فخر کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔ میں جہاں بھی ہوں، خدا کے فضل سے مجھے مایوسی نہیں ہونی چاہیے۔ شروع ہی سے جب آپ نے یسوع کو فضل اور سچائی کے وزیر کے طور پر حاصل کیا، آپ کو وہ سب کچھ ملا جو فضل پیش کرتا ہے، سوائے اس کے کہ آپ کو علم میں بڑھنے کی ضرورت ہے، کیونکہ آپ کے ذہن کو اس فضل کے ذریعے خدا کے کلام کے ساتھ تجدید کرنے کی ضرورت ہے جو آپ کو پہلے سے حاصل تھا۔

وزارت کے دفاتر کے لیے فضل

لیکن ہم میں سے ہر ایک کو مسیح کے تحفے کے پیمانے کے مطابق فضل دیا گیا ہے۔ اور اس نے کچھ، رسول، اور کچھ، نبی، اور کچھ مبشر، اور کچھ، پادری اور اساتذہ دیے۔

مقدسوں کے کامل ہونے کے لیے، خدمت کے کام کے لیے، مسیح کے جسم کی اصلاح کے لیے۔ (Eph.4:7،11-12)۔

خدا کے فضل کے علاوہ جو ہم نے مسیح یسوع میں خدا کی راستبازی بننے کے لئے حاصل کیا، خدا نے اپنے خادموں کو بھی مسیح یسوع میں ان میں سے ہر ایک کو عطا کردہ خدمتی تحفہ کے پیمانے کے مطابق فضل دیا ہے۔ یہ وہی ہے جو ہم فضل کے لئے فضل کے بارے میں بات کر رہے ہیں. خُدا کی طرف سے اپنے وزیروں کو عطا کردہ فضل کا تحفہ، اُن کو اِس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنے منسٹری کے دفاتر کو سنتوں کی تکمیل، وزارت کے کام اور مسیح کے جسم کی اصلاح میں پورا کر سکیں۔

وزارت کے دفاتر کے فضل میں، کسی کو وزارت کے دفتر کے مطابق فضل دیا جاتا ہے جس میں اسے کام کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک

Machine Translated by Google

پادری، ایک استاد یا مبشر کے پاس وزارت کے دفتر میں ایک رسول یا نبی کے ساتھ فضل کا وہی پیمانہ نہیں ہوتا ہے۔ مؤخر الذکر دو اعلی مکاشفہ، مسح اور آزمائشوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت سے معمور ہیں جب وہ مسیح کے جسم میں خدا کی سچائی اور راستبازی کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ایک اہم نکتہ ہے کیونکہ بہت سے وزراء کو اپنی وزارت کے دفاتر کا علم نہیں ہے، اور کچھ جو جانتے ہیں، وہ ان دفاتر میں کام کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں، کیونکہ وہ ان دفاتر کو کم پرکشش سمجھتے ہیں۔ ایک قیاس زیادہ منافع بخش دفتر کے لیے جانے کا انتخاب کرنا جو انہیں کافی مالی ترقی اور مقبولیت دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ پولوس رسول کا یہ کہنا تھا۔

اس کے بعد تحفے اس فضل کے مطابق جو ہمیں دیا گیا ہے مختلف ہونے کے بعد، چاہے نبوت ہو، آئیے ایمان کے تناسب کے مطابق پیشن گوئی کریں، یا وزارت، آئیے ہم اپنی خدمت کا انتظار کریں، یا وہ جو سکھاتا ہے، تعلیم پر، یا وہ جو نصیحت کرتا ہے، نصیحت کرتا ہے، وہ جو دیتا ہے، وہ سادگی کے ساتھ، وہ سختی کے ساتھ، جو حکومت کرتا ہے۔ خوش مزاجی (رومیوں ۔(8-12:6

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں مختلف تحفے عطا کیے ہیں، اس لیے کسی بھی انسان کی نقل کرنا یا نقل کرنا خطرناک بات ہے۔ کیوں؟
یہ اس لیے ہے کہ خدا نے ہم میں سے ہر ایک کو جو فضل عطا کیا ہے، اس کے اندر ایک حصہ ہے جو انسانوں کی کمزوری کو پورا کرنے میں مدد کرے گا، اور اگر آپ ایسے شخص کی تقلید کرتے ہوئے اپنی وزارت کے عہدہ کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو آپ بھی اسی غلطی میں پڑ جائیں گے، اور اس سے آپ کی دعوت متاثر ہوسکتی ہے۔
ایک بار پھر، بہت سے لوگ اپنے وزارتی دفاتر کے ظاہر ہونے کا انتظار نہیں کرتے۔
وہ اپنے جنرل اوورسرز سے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد صرف ساتھی پادری یا مبشر بنائے جاتے ہیں، روح القدس کا انتظار کیے بغیر کہ وہ انہیں اپنے خدا کے مقرر کردہ وزارتی دفاتر میں کمیشن دے، جیسا کہ اس نے ابتدائی رسولوں، پال اور برنباس کے ساتھ کیا تھا (ریفری. اعمال ،1:4-8اعمال ۔(3-13:1میں مثال کے طور پر، رب کی طرف سے الگ کیا گیا تھا اور ایک رسول کے دفتر میں تربیت حاصل کی گئی تھی، حالانکہ مجھے بھی رب کی طرف سے وقف شدہ مردوں، عورتوں اور بچوں کے ایک چھوٹے سے جسم کو تربیت دینے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، جسے میں پادری کرتا ہوں۔ تاہم، 1992میں اپنی تربیت کے بعد، میں اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ رب کا انتظار کرتا رہا، اپنے وزارت کے دفتر کے ظاہر ہونے کا، یا اس کے لیے۔

Machine Translated by Google

مجھے میری وزارتی کالنگ پر بھیج دیں۔ اور میں نے اپریل 1995 تک تین ٹھوس سالوں تک
انتظار کیا، جب اس نے میرے دل سے کہا کہ میں Enugu چھوڑ دوں اور میری وزارتی ملاقات
کے آغاز کے لیے لاگوس چلی جاؤں۔
اور اس وقت سے، تمام آزمائشوں اور ایذا رسانی کے باوجود، اس نے مجھے کبھی ناکام نہیں
کیا۔ یہ بالکل وہی ہے جس کے بارے میں پولس رسول کہہ رہے تھے جب انہوں نے کہا کہ آپ کو
اپنی وزارت کا انتظار کرنا ہوگا، کیونکہ اس نے اس کا تجربہ کیا تھا اور وہ سچا گواہ تھا۔ کیا آپ
تصور کر سکتے ہیں کہ اگر میں خُداوند کے مجھے باہر بھیجنے کا انتظار کیے بغیر خود ہی چلا جاتا
تو اب میں بڑے دھوکے اور شرمندگی میں پڑ جاتا، کیونکہ روح القدس آپ کے پروگرام یا خدمت
میں کبھی شامل نہیں ہو گا کیونکہ وہ ایسا نہیں ہے جس نے ایسے شخص کو باہر بھیجا ہو۔
تاہم اگر وہ آپ کو اپنی طرف سے بھیجتا ہے، تو وہ آپ کی پشت پناہی کرے گا، اور خُدا کا
حقیقی مسح آپ کا پیچھا کرے گا کیونکہ خُدا آپ کی باتوں کو نشانیوں اور عجائبات سے ظاہر
کرے گا، اور آپ جس خُدا کی تبلیغ کرتے ہیں اُس میں اعتبار ہوگا۔

Machine Translated by Google

باب 8

فضل کے آخر میں موت سے زندگی نکالتا ہے۔
انسان کا کام یا قابلیت

فضل کے لیے خدا کے ابتدائی منصوبے موت کے مسئلے سے نمٹنا ہے۔
فضل گناہ اور موت کا خدا کا جواب ہے۔ تخلیق کے وقت، فضل عدن کے باغ میں زندگی کے درخت کی شکل میں تھا، اور موت بھی اچھائی اور برائی کے علم کے درخت کی شکل میں تھی۔ تاہم، پہلے انسان نے اچھائی اور برائی کے علم کے ممنوعہ درخت کا پھل کھا کر اپنے آپ کو اور پوری مخلوق کو خوف اور موت میں ڈالنے کا انتخاب کیا، لیکن خدا نے اپنی لامحدود رحمت میں، خداوند یسوع کے ذریعے بنی نوع انسان پر یہ فضل بحال کیا جس نے فضل کے انکار کی سزا ادا کی، جو کہ موت ہے۔ راستبازی میں کام کرنے کی انسان کی تمام کوششیں رائیگاں ثابت ہوئیں کیونکہ انسان کے پاس ایسا کرنے کا فضل نہیں تھا، جب تک کہ خداوند یسوع کے آنے کے بعد انسان کی قابلیت نتیجہ نہیں نکال سکتی تھی۔ اور یہ وہی ہے جسے یوحنا رسول روح القدس کی قیادت سے یہاں لانے کی کوشش کر رہا ہے۔

اور تیسرے دن گلیل کے قانا میں شادی تھی اور یسوع کی ماں وہاں تھی۔ اور یسوع اور اس کے شاگرد دونوں کو شادی کے لیے بلایا گیا۔ اور جب وہ مَے چاہتے تھے تو یسوع کی ماں نے اُس سے کہا اُن کے پاس مَے نہیں ہے۔ یسوع نے اس سے کہا اے عورت مجھے تم سے کیا کام؟ میرا وقت ابھی نہیں آیا۔

اُس کی ماں نے نوکروں سے کہا، جو کچھ وہ تم سے کہے، کرو۔ اور یہودیوں کے پاک کرنے کے طریقے کے مطابق پتھر کے چھ پانی کے برتن رکھے گئے تھے جن میں دو تین فرکن تھے۔

یسوع نے ان سے کہا، پانی کے برتنوں کو پانی سے بھر دو۔ اور ان کو کنارہ تک بھر دیا۔ اور اُس نے اُن سے کہا، اب نکالو اور عِید کے گورنر کے پاس لے جاؤ۔ اور انہوں نے اسے ننگا کیا۔ جب ضیافت کے حاکم نے شراب کا پانی چکھ لیا، اور وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ کہاں سے ہے، (لیکن نوکروں کو جو پانی کھینچتے تھے جانتے تھے؛) دعوت کے گورنر نے دولہا کو بلایا۔ اور اُس سے کہا کہ ہر آدمی شروع میں اچھی مَے نکالتا ہے اور

Machine Translated by Google

جب آدمی اچھی طرح سے پی چکے ہیں، تو جو بدتر ہے، لیکن تم نے اب تک اچھی شراب رکھی ہے.
(یوحنا ۔(2:1-10
جب ان کے پاس شراب ختم ہوگئی (یعنی انسان کے کام یا قابلیت کا خاتمہ) تو انہوں نے فضل کا مطالبہ کیا۔ وہ دراصل جس چیز کے لیے پوچھ رہے تھے، وہ روح (شراب) ہے، جسم کے کام (قانون) نہیں۔ خدا کا فضل اور سچائی کا کام صرف اس وقت مکمل ہو سکتا ہے جب انسان اپنی انسانی صلاحیت، کام، طاقت، یا اپنے وسائل کی انتہا کو پہنچ جائے، اور پھر خدا کے فضل کو قبول کرے۔ یسوع نے معدنی پانی سے تعلق رکھنے والے مردہ یا غیر نامیاتی مادے کو جہاں سب موت ہے، کو زندہ یا زندگی کے دائرے سے تعلق رکھنے والے نامیاتی مادے میں تبدیل کر دیا۔ پانی پتھر کی طرح ایک غیر نامیاتی (مردہ) مادہ ہے، لیکن شراب

ایک نامیاتی (زندہ) مادہ ہے جو فضل کو ظاہر کرتا ہے۔
معدنی پانی کے اس معجزے نے یسوع کے سب سے بڑے معجزے کو ظاہر کیا۔
معجزات، کیونکہ یہ تخلیق نو یا نئے جنم کا معجزہ ہے۔
اس لیے وہاں پتھر کے چھ پانی کے برتن رکھے تھے، اور یہ دیکھو
لفظ، یہودیوں کے پاک کرنے کے طریقے کے بعد۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے لیے چھ عدد ہے اور یہ صحیفہ سے ثابت ہے کہ ہم چٹان (مسیح) سے تراشے گئے پتھر ہیں۔ جس پاکیزگی کے بارے میں یہ بات کر رہا ہے وہ روحانی ہے، اور وہ پاک کرنا یا اپنی گناہ سے بھرپور زندگی سے مسیح کی زندگی میں بدلنا ہے۔ پانی کا شراب میں تبدیل ہونا، مسیح کے نجات دہندہ سے متعلق ہے۔ یسوع نے ماں (مریم) سے بات کی جس طرح اس نے بمقابلہ 4میں کیا، یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ تخلیق نو کے کام کا گنہگار جسم یا انسان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انسان اور خدا کے درمیان واحد ثالث یسوع ہے، اور یسوع نے اپنی ربّیت کو ظاہر کرنے کے لیے ایسا کیا۔ اگر یسوع مریم کو اپنے کام یا وزارت کا حصہ بننے دیتے تو وہ یسوع میں خدا کی ساکھ چھین رہی ہوتی۔ کیوں؟ جواب سادہ ہے، مریم دنیا کی تھی، جب کہ عیسیٰ اوپر سے (آسمان) آئے تھے، اور جو کام وہ کر رہا تھا وہ آسمانی ہے۔

میری سنو، اے راستبازی کی پیروی کرنے والو، اے رب کے طالب ہو، اُس چٹان کی طرف دیکھو جہاں تمہیں کاٹا گیا ہے، اور اُس گڑھے کے سوراخ کی طرف جہاں سے تم کھودے گئے ہو۔ اپنے باپ ابراہیم اور سارہ کی طرف دیکھو جس نے تمہیں جنم دیا، کیونکہ میں نے اسے اکیلا بلایا، اور برکت دی، اور بڑھایا۔ (عیسیٰ ۔(51:1-2

Machine Translated by Google

خُدا نے مسیح کی دلہن کے ہر ایک فرد کو تنہا بلایا جیسا کہ اُس نے ابراہیم کے ساتھ کیا تھا، اور ہمیں یسوع میں ہونے کے لیے انفرادی طور پر اپنی کوٹھریوں میں اٹھایا۔ یہ یسوع میں رہنے کے لیے اپنی کوٹھریوں میں اکیلے پرورش پانا ہے، کہ ہم ایک ساتھ رب کی دلہن بن سکتے ہیں۔ مریم اس وقت کی طرح یسوع میں نہیں تھی اور اس وجہ سے یسوع جو کچھ کر رہا تھا اس کا حصہ نہیں تھا۔ ابتدائی رسول اس کا حصہ تھے کیونکہ وہ یسوع میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ (یسوع) چاہتا تھا کہ ہر کوئی جان لے کہ مریم اس کا حصہ نہیں تھی جو وہ کر رہا تھا۔ یہ خدا کے خادموں کے لیے بھی ایک آنکھ کھولنے والا ہونا چاہیے جو رشتوں اور دوستوں کو اپنی وزارت کا حصہ بننے دیتے ہیں، چاہے وہ تبدیل ہوئے ہوں یا نہ ہوں۔ اور ایسا کرنے سے، ان میں سے بہت سے لوگ راستہ بھول گئے ہیں، اور انتہائی شیطانی ہو گئے ہیں، اس طرح خدا کی مرکزیت سے خود کو مرکزیت کی طرف گرا رہے ہیں۔ یوحنا نے بہت سے معجزات کا ذکر نہیں کیا جو یسوع نے کیے تھے۔ درحقیقت اس نے (یوحنا) سات معجزات درج کیے جو یسوع نے صلیب پر چڑھنے سے پہلے کیے تھے اور ان سب نے یسوع کو بنی نوع انسان کے لیے زندگی اور زیادہ زندگی بخشنے کے طور پر پیش کیا تھا۔ یسوع نے معجزات کیے جن پر انسان یقین کر سکتا ہے، عہد نامہ قدیم کے آخری نبی ہونے کے ناطے۔ اب فضل کے تحت، خُدا نے اپنا کلام انسان کو یقین دلانے کے لیے دیا ہے۔ خدا جو معجزات آج کرتا ہے وہ روح کے دائرے میں ہیں۔ فضل اور سچائی سے جو کچھ حاصل کیا جا رہا ہے وہ روحانی ہے حالانکہ اس کا اظہار مادی جسموں کے ذریعے ہوتا ہے۔

مرد

مومن کا کام روحانی ہے نہ کہ جسمانی، کیونکہ ابدی زندگی جو فضل کا تحفہ ہے روحانی ہے۔

مبارک ہو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی جس نے ہمیں مسیح میں آسمانی جگہوں پر تمام روحانی برکات سے نوازا ہے۔
(Eph.1:3)۔

خدا نے ہمیں جو وعدے (نعمتیں) دی ہیں وہ روحانی ہیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ قدرتی طور پر ظاہر نہیں ہوا ہے۔ قانون کے تحت، الہی زندگی میں حصہ لینے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ وہ جسمانی طاقت میں چلتے تھے اور وعدے زمینی اور مادی تھے۔

کیونکہ ایک ہی خدا ہے اور خدا اور انسان کے درمیان ایک ہی ثالث یعنی مسیح یسوع۔ 1)تیم ۔(2:5

Machine Translated by Google

یہ کہنے سے کہ خدا اور انسان کے درمیان صرف ایک ہی ثالث ہے، روح القدس کی قیادت کے ذریعہ پولوس رسول کا مطلب یہ تھا کہ فضل کے کام میں انسانی عنصر کا کوئی دخل نہیں ہو سکتا۔ کسی بھی فرشتہ یا سنت کے نام کا استعمال کرتے ہوئے خدا سے دعا مانگنے یا اس سے فضل حاصل کرنے کے یہ تمام اعمال (مثلاً مبارک کنواری مریم کے بارے میں بہت زیادہ بات کی جاتی ہے) جادوئی ہے، درحقیقت یہ نیکرومینسی کے عمل کی طرح ہے۔ ایسا عمل خدا کے خلاف بہت بڑی بغاوت ہے۔ واحد نام جس سے ہم نجات، شفا وغیرہ حاصل کر سکتے ہیں، یسوع کے نام کے ذریعے ہے۔

اس کے فضل کے جلال کی تعریف کے لیے، جس میں اس نے ہمیں محبوب میں قبول کیا ہے۔
(Eph.1:6)۔
فضل کے کام نے ہمیں واقعی خدا کی طرف سے قبول کیا ہے، انسانی صلاحیت یہ نہیں کر سکتی ہے.
انسانی کوششوں کا تخلیق نو کے کام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

معجزات کا یہ آغاز یسوع نے گلیل کے قانا میں کیا، اور اپنا جلال ظاہر کیا، اور اس کے شاگرد اس پر ایمان لائے۔
(Jn.2:11)۔
یسوع نے یہ معجزہ اپنے جلال کو ظاہر کرنے کے لیے کیا، اور جب خُدا انجیل کے کسی سچے وزیر کو منادی کرنے کے لیے بھیجتا ہے، تو وہ وہاں جا کر خُدا کا جلال ظاہر کرتا ہے، اور اِس لیے شیطان کو اِس بات کی اجازت نہیں دینی چاہیے کہ وہ اُس سے خدا کی ساکھ چھین لے۔

اور یہودیوں کی عید فسح قریب تھی اور عیسیٰ یروشلم کو گیا۔ اور ہیکل میں بیل اور بھیڑ بکریاں بیچنے والے اور پیسے بدلنے والے بیٹھے ہوئے پائے۔ اور جب اُس نے چھوٹی ڈوریوں کا کوڑا بنایا تو اُس نے اُن سب کو ہیکل سے اور بھیڑوں اور بیلوں کو باہر نکال دیا اور بدلنے والوں کے پیسے اُنڈیل دئیے اور میزیں اُلٹ دیں۔ اور کبوتر بیچنے والوں سے کہا کہ یہ چیزیں یہاں سے لے جاؤ، میرے باپ کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بنائیں۔ ۔(Jn.2:13-16)

اس نے ہیکل کو صاف کرنے میں جو اختیار استعمال کیا اس کا تعلق اس کے رب سے ہے، اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس ہیکل کا رب ہے۔ ہیکل کی صفائی کا روحانی طور پر ہمارے جسموں کی صفائی سے تعلق ہے جو کہ روح القدس کا ہیکل ہے۔ یوحنا نے رب کی طرف سے پیسے بدلنے والوں کو کوڑے مارنے کے بارے میں کیا لکھا

Machine Translated by Google

یسوع، اس بات سے دیکھا اور سمجھا جا سکتا ہے کہ روح القدس نے پولس کو عبرانیوں میں لکھنے پر مجبور کیا۔

اور تم اُس نصیحت کو بھول گئے جو تم سے بچوں کی طرح کہتی تھی، اے میرے بیٹے، تُو خُداوند کی تنبیہ کو حقیر نہ جان، جب تجھے اُس کی طرف سے ملامت کی جائے تو بے ہوش نہ ہو۔ جس سے خُداوند محبّت رکھتا ہے اُسے سزا دیتا ہے اور ہر اُس بیٹے کو کوڑے مارتا ہے جسے وہ قبول کرتا ہے۔ اگر تم تادیب برداشت کرتے ہو تو خدا تمہارے ساتھ بیٹوں کی طرح برتاؤ کرتا ہے، کیونکہ وہ کون سا بیٹا ہے جسے باپ تادیب نہیں کرتا؟ لیکن اگر تم عذاب کے بغیر ہو، جس میں سب شریک ہیں، تو تم کمینے ہو، بیٹے نہیں۔ ۔(Heb.12:5-8)

ڈوریوں کی لعنت جس کا ذکر یوحنا نے اپنے بیٹوں کے ساتھ خدا کی محبت کا حصہ ہے۔ Matt.21:12-13، Mk.11:15-17 اور Lk.19:45-46 کی اناجیل میں رسیوں سے کوڑے مارنے کا ذکر نہیں کیا گیا (یعنی خدا کی اپنے لوگوں سے محبت)، کیونکہ انہوں نے قانون کے تحت لکھا، لیکن یوحنا نے اس کا ذکر کیا کیونکہ اس نے فضل کے تحت لکھا تھا۔ دوسری انجیلیں، یسوع کو اپنے باپ کے قانون کو ہیکل سے نکال کر اسے برقرار رکھنے کے لیے لکھا گیا، لیکن سب سے اہم بات کو چھپا دیا، اور وہ ہے اپنے لوگوں کے لیے خُدا کی محبت۔

اس نے یہ اس جوش کی وجہ سے کیا جو اسے لارڈز ہاؤس (جو ہم ہیں) کے لیے تھا، جو جوش تاہم خدا کی محبت سے پیدا ہوتا ہے۔ خُداوند نے یوحنا سے کہا کہ جو کچھ Jn.2:16 میں لکھا ہے اس طرح یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ تجارت کا گھر غلط نہیں ہے، لیکن خدا کے گھر میں کبھی نہیں ہونا چاہیے۔ خدا کا گھر یا خدا کی اپنی بھیڑیں (خدا کے وزراء) کو بطور تجارت یا تجارت کے لئے استعمال نہیں کیا جانا چاہئے۔

خدا کے گھر میں سب کچھ مفت ہے اور یوحنا یہی دکھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ مسیح ہماری کفایت ہے اور اس میں ہر چیز مفت ہے اور اسی لیے جان نے لکھا، میرے باپ کا گھر نہ بناؤ، تجارت کا گھر۔

یسوع نے اپنے معجزات اور گفتگو کے لیے مناسب ترتیب کا انتخاب کیا۔
ان کا تعلق فضل اور سچائی کے اس خاص پیغام سے ہے جو وہ سکھا رہا ہے۔ یسوع کی وزارت کے آغاز میں، فضل اور سچائی کی وزارت کا آغاز گلیل کے قانا میں شادی کی تقریب سے ہوا۔ اس کی فضل اور سچائی کی وزارت برّہ کی شادی پر دوسرے آسمان پر دوبارہ تخلیق کے بعد ختم ہو جائے گی۔

Machine Translated by Google

شیطان اور اس کے کارندے اس زمین پر گرائے جاتے ہیں۔ اسی طرح، یوحنا بپتسمہ دینے والا یسوع (فضل) کے بارے میں گواہی دینے آیا، وہ نور نہیں تھا، بلکہ روشنی کی گواہی دینے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ یوحنا رسول نے فضل کی خوشخبری لکھی، اور یوحنا نام کا مطلب ہے خدا مہربان ہے، جو فضل سے خدا کا تعلق ظاہر کرتا ہے۔

میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تو جوان تھا تو کمر باندھ کر جہاں چاہتا تھا وہاں چلتا تھا، لیکن جب تو بوڑھا ہو جائے گا، تو اپنے ہاتھ آگے بڑھائے گا، اور دوسرا تجھے کمر باندھے گا، اور وہاں لے جائے گا جہاں تو نہیں چاہتا تھا۔ اس نے یہ بات کہی، یہ بتاتے ہوئے کہ وہ کس موت سے خدا کی تمجید کرے۔ اور یہ کہہ کر اُس سے کہا میرے پیچھے چلو۔ -(Jn.21:18-19)

یسوع نے یہ ظاہر کرنے کے لیے یہ بات کہی کہ جب پیٹر اپنی انسانی قابلیت، اس کی انسانی کامیابیوں، یا کاموں کے لیے مردہ ہو جاتا ہے، اور فضل اور سچائی کو گلے لگاتا ہے، تب ہی پطرس میں خُدا کی تمجید ہو گی۔ جب آپ جوان تھے، یعنی جب پیٹر ابھی ایک بچہ عیسائی تھا، اور ایک نوجوان کے طور پر (جسمانی اور روحانی طور پر) توانائی اور خود کوششوں سے بھرا ہوا، وہ اٹھتا ہے، وہیں گھومتا ہے جہاں وہ چاہتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ جوانی کے جوش و خروش کی علامت ہے، اور یہی حال آج کل ایمانداروں اور انجیل کے بعض وزیروں دونوں کی بڑی اکثریت کی ہے۔ وہ یسوع کے نام پر اپنی پسند کی کوئی بھی چیز کرتے ہوئے باہر نکل جاتے ہیں، اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ خدا جلال لے رہا ہے یا نہیں۔ جب آپ بوڑھے ہو جائیں گے، اس کا مطلب ہے کہ جب وہ روحانی طور پر بوڑھا یا بالغ ہو جائے گا، اور دوسرا آپ کی کمر باندھے گا، یعنی روح القدس اس کی رہنمائی کرنا شروع کر دے گی۔

اور جب روح القدس کسی کی قیادت سنبھالتا ہے، تو وہ آپ کو ایسے کام کرنے کی رہنمائی کرے گا جو آپ بحیثیت انسان کرنا پسند نہیں کریں گے یا ایسی جگہوں پر جائیں گے جہاں آپ جانا پسند نہیں کرتے۔ اس عمل سے، یسوع یہ ظاہر کر رہا تھا کہ خُدا اُن لوگوں سے جلال لیتا ہے جن پر فضل کا نزول ہوتا ہے، اور جِسم کی مصلوبیت کے ذریعے، خُدا کے فضل اور سچائی پر چلتے ہیں۔ ایسے لوگ جسمانی طور پر فخر نہیں کرتے، بلکہ خدا ان کے ہر کام میں اپنا جلال لیتا ہے۔

اور خُداوند نے کہا، شمعون، شمعون، دیکھ، شیطان نے تجھے اپنے پاس رکھنا چاہا، تاکہ وہ تجھے گیہوں کی طرح چھان لے۔ لیکن میں نے دعا کی ہے۔

Machine Translated by Google

آپ، تاکہ آپ کا ایمان ختم نہ ہو، اور جب آپ تبدیل ہو جائیں تو اپنے بھائیوں کو مضبوط کریں۔ ۔(Lk.22:31-32)

یسوع نے یہ بیان یہ ظاہر کرنے کے لیے دیا کہ پطرس کو ابھی تک اپنے اندر فضل اور سچائی کا الہام نہیں ملا ہے، اور اس کے لیے، وہ تبدیل نہیں ہوا تھا۔

جب تک آپ اپنے اندر فضل اور سچائی کا مکاشفہ حاصل نہیں کرتے اور اس پر چلتے ہیں، آپ ابھی تک تبدیل نہیں ہوئے ہیں (ریفری میٹ ۔(18:3اور آپ صرف خدا کے فضل سے چلنے کے قابل ہیں، جب آپ کی انسانی صلاحیت ختم ہو جائے گی۔

اب جب وہ بولنا چھوڑ گیا تو اُس نے شمعون سے کہا کہ گہرائی میں جا اور اپنے جال کو خشکی کے لیے اُتار۔
شمعون نے جواب میں اُس سے کہا اُستاد ہم نے ساری رات محنت کی اور کچھ نہیں لیا تو بھی میں آپ کے کہنے پر جال ڈالوں گا۔ (لوقا ۔(5:4-5

یہ جگہ کس چیز کے بارے میں بات کر رہی ہے اس کی واضح تصویر حاصل کرنے کے لیے، آئیے دیکھتے ہیں کہ کس طرح محنت کش کو Concordanceمیں بیان کیا گیا ہے۔ محنت کا لفظ یونانی زبان میں Kopiaoہے، جس کا مطلب ہے تھکاوٹ محسوس کرنا، محنت کرنا، (عطا کرنا) مشقت، محنت، تھکاوٹ۔ اب جب پیٹر نے کہا کہ ہم نے ساری رات محنت کی ہے، تو اس کا مطلب تھا کہ انہوں نے اپنی تمام انسانی طاقت ختم کر دی ہے، وہ محنت کر چکے ہیں اور تھک چکے ہیں۔ وہاں رات، اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ وہ مذمت میں محنت کر رہے تھے۔

وہ گنہگار تھے جنہوں نے اپنے گناہوں کو چھوڑنے اور اندھیرے میں چلنا چھوڑنے کا اعتراف نہیں کیا، تاکہ خدا کے فضل کو گلے لگائیں جو صرف روشنی میں پایا جا سکتا ہے۔ جو خدا کا فضل حاصل کرتے ہیں وہ روشنی یا دن میں چلتے ہیں، رات یا اندھیرے میں نہیں، اور وہ محنت نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ وہ صرف خُداوند یسوع کو اپنا ذاتی رب اور نجات دہندہ مانتے ہیں، اور اُس کے کلام کو بغیر کسی تحفظات کے مانتے ہیں۔

تاہم، جب پیٹر اور اس کے ساتھیوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ ان کی تمام تر انسانی کوششوں کے باوجود وہ کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکے، تو وہ فضل کے وزیر کی طرف متوجہ ہوئے جس نے ان کے لیے سچائی پیدا کی۔

اور جب انہوں نے حق پر عمل کیا تو انہیں بہت مطلوبہ نتیجہ ملا۔
شمعون پطرس کی گنہگار زندگی پر خُدا کی روشنی چمکی۔

Machine Translated by Google

اسے فوری طور پر اپنے گناہ کو پہچاننے پر مجبور کیا، جیسا کہ اس نے بمقابلہ 8میں یسوع سے التجا کی تھی کہ وہ اس (سائمن) سے الگ ہو جائیں، کیونکہ وہ ایک گنہگار آدمی تھا۔
اور ایک عورت کو بارہ سال سے خون کا مسئلہ تھا جس نے اپنی ساری زندگی طبیبوں پر خرچ کر دی تھی اور نہ ہی کسی سے شفا پائی تھی، اس کے پیچھے آئی اور اس کے لباس کی سرحد کو چھونے لگی اور فوراً ہی اس کا خون خراب ہو گیا۔ اور یسوع نے کہا، مجھے کس نے چھوا؟ جب سب نے اِنکار کیا تو پطرس اور اُس کے ساتھیوں نے کہا اَے اُستاد، ہجوم آپ پر جمع ہو کر آپ کو دباتا ہے اور کیا آپ کہتے ہیں کہ مجھے کس نے چھوا؟ اور یسوع نے کہا، مجھے کسی نے چھوا ہے، کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ مجھ سے نیکی ختم ہو گئی ہے۔ اور جب اُس عورت نے دیکھا کہ وہ چھپی نہیں ہے تو وہ کانپتی ہوئی آئی اور اُس کے سامنے گِر کر سب لوگوں کے سامنے اُس کو بتایا کہ اُس نے کِس وجہ سے اُسے چھوا اور کِس طرح وہ فوراً ٹھیک ہو گئی۔ اور اُس نے اُس سے کہا، بیٹی، آرام سے رہ، تیرے ایمان نے تجھے تندرست کر دیا ہے، سلامتی سے جا (لقا ۔(8:43-48

نمبر بارہ کا مطلب الہی طاقت اور اختیار ہے۔ عورت کو اپنی انسانی طاقت یا اپنی طاقت پر بڑا بھروسہ تھا جو اس کی دولت تھی۔ اس نے کبھی بھی خدا کے فضل کی پرواہ نہیں کی کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس کے پیسوں سے وہ اپنے مسائل حل کر سکتی ہے۔ لیکن یہ وہ جگہ ہے جہاں اس نے یہ سب غلط کیا کیونکہ اس نے اپنے تمام وسائل ڈاکٹروں پر ضائع کردیے، لیکن اسے شفا نہ مل سکی۔ وہ اپنی شفایابی حاصل نہیں کر سکی کیونکہ جن معالجوں پر اس نے بھروسہ کیا اور اپنی خوش قسمتی کو خرچ کیا، وہ فضل کے وزیر نہیں تھے۔ ایک بار پھر، اس نے کبھی بھی خدا کے فضل کی تلاش نہیں کی جب تک کہ وہ اپنے اقتدار کے خاتمے تک نہ پہنچ جائے، جیسا کہ ہمیشہ بہت سارے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے، یہاں تک کہ عیسائی دنیا کے بہت سے لوگ بھی۔ جب اس کی انسانی صلاحیت ختم ہوگئی تو اس نے فضل کی تلاش کی جو بغیر کسی رقم خرچ کیے اور بغیر کسی انسانی کوشش کے حاصل کی جاتی ہے۔ اور خُدا کے فضل نے اُس کے دل کی خواہش پوری کر دی اس سے پہلے کہ وہ کھلا اقرار کرنے نکلے۔

Machine Translated by Google

باب 9

فضل کا انکار مذمت لاتا ہے۔

لفظ مذمت یونانی میں کریسس ہے، جس کا مطلب ہے فیصلہ (کے حق میں یا خلاف)، توسیع کے ذریعے ایک ٹریبونل، بذریعہ مضمرات انصاف (خصوصی الہی قانون): -الزام، مذمت، سزا، فیصلہ۔ Bible Dictionary Nelsons New Illustratedنے کہا کہ مذمت کا مطلب کسی شخص کو مجرم اور سزا کے لائق قرار دینا ہے۔ مذمت ایک عدالتی اصطلاح ہے، جواز کے برعکس۔ جو چیز مذمت کا باعث بنتی ہے وہ فضل کا رد ہے جو راستبازی کی پیداوار ہے۔ جب فضل کو رد کر دیا جاتا ہے، تو گناہ اندر داخل ہو جاتا ہے، اور یہ فوراً ہی سزا کا باعث بنتا ہے، اور آخر کار گنہگار کو موت کی طرف لے جاتا ہے (جو کہ خُدا سے ابدی علیحدگی ہے)۔

کیونکہ خُدا نے اپنے بیٹے کو دُنیا میں اِس لئے نہیں بھیجا کہ دُنیا کو مجرم ٹھہرائے بلکہ اِس لِئے کہ دُنیا اُس کے وسیلہ سے بچ جائے۔ جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُسے سزا نہیں دی جاتی، لیکن جو اِیمان نہیں لاتا اُس کو پہلے ہی مُجرم ٹھہرایا جاتا ہے، کیونکہ اُس نے خُدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔ اور سزا یہ ہے کہ روشنی دنیا میں آئی ہے اور لوگوں نے روشنی سے زیادہ تاریکی کو پسند کیا کیونکہ ان کے کام بُرے تھے۔ کیونکہ ہر ایک جو بُرائی کرتا ہے وہ روشنی سے نفرت کرتا ہے، نہ روشنی کے پاس آتا ہے، ایسا نہ ہو کہ اُس کے کاموں کی ملامت ہو۔ (یوحنا 3:17-20)۔

جب ہم یسوع کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں تو مذمت آتی ہے۔ جہاں بھی کوئی فضل حاصل کرتا ہے اور اس میں چلتا ہے وہ خدا کا فضل لے کر جاتا ہے، اگرچہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ رہے (جیسا کہ سامریوں نے یسوع کے ساتھ Jn.4:40میں کیا تھا)، لیکن اگر وہ پیغام نہیں پاتے تو خداوند

اس کے ذریعے سے دیتا ہے، ان پر سزا آئے گی اور فیصلہ گر جائے گا کیونکہ انہوں نے روشنی کو قبول کرنے سے انکار کیا اور اندھیرے میں چلنے کا انتخاب کیا۔

مذمت سے بچنے کے لیے ہمیں خُداوند یسوع پر یقین کرنا چاہیے، کیونکہ اگر ہم یقین نہیں کریں گے توسزاآئے گی۔ میں نے ضروری سمجھا

Machine Translated by Google

کیونکہ کوئی اور معیار نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ یسوع کو مسترد کرتے ہیں جو فضل اور سچائی کا وزیر ہے، تو آپ پر مذمت آئے گی۔ جب روشنی آتی ہے، اگر وہ آپ کی زندگی میں اندھیرے کو بدلنے کے لیے نہیں آتی ہے، تو مذمت آئے گی کیونکہ آپ کو روشنی سے زیادہ تاریکی پسند ہے۔ جہاں بھی تازہ ترین سچائی ظاہر ہوتی ہے، مسیح کے جسم میں ہر شخص اس کے بدلنے اور روشنی کی طرف رجوع کرنے یا نئے اقدام کی پیروی کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اگر تم اسے قبول نہ کرو گے تو سزا آئے گی اور تم پر فیصلہ آئے گا۔ جس لمحے یسوع آیا اور اپنا خون بہایا اور جنت میں واپس چلا گیا، سزا اور سزا ہر اس شخص پر پڑی جو اسے قبول نہیں کرتا۔ اگر فلپائن جیسے ملک میں خدا کا کوئی نیا اقدام ہوتا ہے، اور ہم نائیجیریا میں اسے مسترد کرتے ہیں، تو فیصلہ گر جائے گا کیونکہ روح کے دائرے میں کوئی فاصلہ نہیں ہے۔ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ روح القدس جس نے شاید فلپائن میں اس نئے اقدام کا آغاز کیا، وہی روح ہے جو نائیجیریا اور دنیا کے دیگر حصوں میں بھی ان لوگوں کی رہنمائی کر رہی ہے۔ اور اگر ان مذکور ممالک میں خدا کے وزراء واقعی اس کی قیادت کی پیروی کر رہے ہیں تو انہیں یہ بھی بتانا چاہئے کہ خدا کی تقدیر میں کوئی تبدیلی یا نئی حرکت ہے اور ہر ایک کو فوراً اس کی پیروی کرنی چاہئے۔ یہ واقعی فضل کا کام ہے۔ اگر آپ اُس پر یقین رکھتے ہیں، تو آپ کو اُسے اپنے ذاتی رب اور نجات دہندہ کے طور پر قبول کرنا ہوگا، اور آپ کی مذمت نہیں کی جاتی ہے۔ روشنی مذمت میں نہیں ہے، لیکن اندھیرا ہے (یعنی ایک بار جب آپ مذمت میں ہیں، آپ اندھیرے میں چلنا شروع کر دیں گے)۔

مذمت کا تعین اس وقت ہوتا ہے جب مردوں نے یسوع کو حاصل کیا ہو۔ جب یسوع دنیا میں آئے، اگر کسی نے اسے قبول نہ کیا ہوتا، تو سزا کا تعین نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جب مرد یسوع پر ایمان لاتے ہیں تو مذمت کا تعین ہوتا ہے۔ ہم جیسے خدا کے بعض وزیروں کی رضامندی سے نظام سے علیحدگی اختیار کرنے کی وجہ سے دنیا کے نظام سے نکلنے کا آج جسم مسیح پر بڑا مطالبہ ہے۔ لیکن یہ چند سال پہلے کی بات نہیں تھی، جب لوگوں نے اس مطالبے کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ خدا اپنے لوگوں سے مطالبہ کرتا ہے جن کو اس کا فضل ملا ہے کہ وہ دنیا کے نظام سے باہر نکلیں، اور جس کی ہم میں سے کچھ نے اطاعت کی ہے، دباؤ ڈال رہا ہے۔

Machine Translated by Google

خدا کے سامنے فیصلے آنے والے ہیں، نہ صرف ان لوگوں پر جنہوں نے باہر آنے سے انکار کیا، بلکہ پوری دنیا اور اس کے نظام پر بھی۔

پس جس طرح ایک ہی کے جرم سے سب آدمیوں پر سزا آئی، اسی طرح ایک کی راستبازی سے تمام آدمیوں پر زندگی کی راستبازی کے لیے مفت تحفہ آیا۔ .(Rom.5:18)

صرف اس لیے کہ یسوع نے آکر اپنا خون بہایا، ہر اس شخص کو جو ایمان لاتا ہے، انصاف کا مفت تحفہ دیا گیا۔ اور آدم کے گناہ کی وجہ سے، تمام آدمیوں نے اس کی قیمت ادا کی، لیکن یسوع کی موت اور جی اٹھنے کی وجہ سے، تمام آدمی راستباز ٹھہرے۔

کیونکہ اگر ملامت کی خدمت جلالی ہے تو راستبازی کی خدمت جلال میں بہت زیادہ ہے۔ ۔(II Cor.3:9)

یسوع کے آنے کے بعد، مذمت میں اضافہ ہوا کیونکہ جواز کا مفت تحفہ ہر ایک کو دیا گیا ہے۔ اگر موسیٰ کی شریعت جس کے تحت چلنے والوں کی مذمت کرتے ہیں، کو شاندار سمجھا جائے، تو پھر ہم فضل کے بارے میں کیا کہہ سکتے ہیں، جو راستبازی کی پیداوار ہے، جس نے گنہگار کو ایمان لانے اور اقرار کے فوراً بعد ہی راستباز ٹھہرایا؟ یہ یقینی طور پر جلال میں حد سے زیادہ ہونے والا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ جو کوئی بھی خدا کی راستبازی کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے بلاشبہ اسے سزا اور مذمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مزید یہ کہ قانون داخل ہوا، تاکہ جرم بہت زیادہ ہو۔ لیکن جہاں گناہ کی کثرت تھی وہاں فضل بہت زیادہ تھا۔ (Rom.5:20).

جہاں گناہ نے زمین کے چہرے کو ڈھانپ لیا ہے وہاں خدا کا فضل گناہ سے کہیں زیادہ ہے۔ گناہ کبھی بھی فضل سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ جب روشنی آتی ہے تو مذمت میں شدت آتی ہے اور گناہ بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔

کیونکہ اگر ہم سچائی کا علم حاصل کرنے کے بعد جان بوجھ کر گناہ کرتے ہیں، تو گناہوں کے لیے مزید کوئی قربانی باقی نہیں رہتی، بلکہ ایک خاص خوفناک فیصلے اور آگ کے غصے کی تلاش میں ہے، جو مخالفوں کو کھا جائے گی۔ جس نے موسیٰ کی شریعت کو حقیر جانا وہ دو یا تین گواہوں کے تحت بغیر رحم کے مر گیا۔ کتنی بھیانک سزا ہے، فرض کریں کہ آپ کو وہ اس لائق سمجھا جائے گا جس نے خدا کے بیٹے کو پاؤں تلے روندا ہے، اور عہد کے خون کو شمار کیا ہے، جس سے وہ مقدس ہوا، ایک ناپاک۔

Machine Translated by Google

چیز، اور فضل کی روح کے باوجود کیا ہے؟ اب صادق ایمان سے زندہ رہے گا، لیکن اگر کوئی پیچھے ہٹ جائے تو میری جان اس سے خوش نہیں ہو گی۔ لیکن ہم ان میں سے نہیں ہیں جو تباہی کی طرف پلٹتے ہیں بلکہ ان میں سے ہیں جو جان کی نجات پر یقین رکھتے ہیں۔

(عبرانی: ۔(39-38 ،10:26-29

آپ جتنا زیادہ خدا کے ساتھ کام کرتے ہیں اور خدا سے منہ موڑتے ہیں، خدا کے علم کی وجہ سے آپ پر خدا کا فیصلہ اتنا ہی تیز ہوتا جائے گا۔

موسیٰ کے قانون کے تحت اگر آپ گناہ کرتے ہیں، تو آپ بغیر رحم کے مر جاتے ہیں جب دو یا تین گواہ آپ کے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ اب یہ دنیوی فیصلہ ہے، کیونکہ شیطان ان لوگوں کو استعمال کر سکتا ہے جو ملزم کو عدالت میں لا رہے ہیں، تاکہ کچھ جھوٹے بیٹوں کو جمع کیا جائے تاکہ وہ آئیں اور شکار کے خلاف جھوٹی گواہی دیں۔ اور ایسے معاملات میں ملزم کو غلط طریقے سے مار دیا جاتا ہے کیونکہ ججوں کو شاید کبھی حقیقت کا پتہ نہ چل سکے۔ اس طرح کی صورت حال میں، وہ شخص ابدی عذاب سے بچ سکتا ہے اگر وہ اپنی مصیبت کے وقت سے پہلے عادلانہ زندگی گزار رہا ہو۔ لیکن جو کچھ روح القدس یہاں پولوس رسول کے ذریعے کہہ رہا ہے وہ بالکل مختلف ہے، کیونکہ یہ تین ہیں جو زمین پر گواہی دیتے ہیں (ریفری ،I Jn. 5:8)کہ آپ کو حقیر سمجھا گیا ہے، اور آپ کے لیے مزید کفارہ باقی نہیں رہا، کیونکہ وہی کفارہ دینے والے ہیں، اگر ایسا ہوتا کہ آپ نے ان کے خلاف سخت گناہ نہ کیا ہوتا۔ بمقابلہ 39-38میں، پولوس اس بات کے بارے میں بات کر رہا تھا کہ صادق ایمان سے زندہ رہے گا، اور اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ مسیح یسوع میں راستباز زندگی گزارنے کے لیے، آپ کو خُدا کا کلام سننا اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔ لفظ ڈرا یونانی میں Hupostelloہے، اور لفظ back بھی قرعہ اندازی کے ساتھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ دوہری حوالہ کے اصول کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ جب بھی خدا ایک ہی بات کو دو بار کہتا ہے تو اس سے لفظ کی سنجیدگی ظاہر ہوتی ہے اور یہ کہ اس نے جو کچھ کہا ہے اس سے بڑا ہے۔ لفظ ڈرا بیک کا مطلب ہے چھپانا، حاملہ کرنا، دھوکہ دینا، روکنا، چھپانا، ارتداد کو محفوظ رکھنا۔ جب آپ پیچھے ہٹیں گے تو آپ خدا کی چال اور خدا کی محبت کے بہاؤ کو اپنے اندر توڑ دیں گے، اور آپ سچائی کو چھپانا شروع کر دیں گے، آپ اپنے اندر جھوٹ کا تصور کریں گے، آپ اندر منتقل ہو جائیں گے۔

Machine Translated by Google

دھوکہ دہی، سچائی کو چھپانے، جھوٹ کو چھپانے، اور اپنے مسیحی عقائد کو چھوڑنے سے، بڑے دھوکے کے لیے جگہ فراہم کرتے ہیں۔

پس اب اُن پر جو مسِیح یِسُوع میں ہیں کوئی مُجرم نہیں جو جِسم کے مطابق نہیں بلکہ رُوح کے مطابق چلتے ہیں۔

کیونکہ مسیح یسوع میں روح کی زندگی کی شریعت نے مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا ہے۔ (رومیوں 8:1-2)۔

ان میں کوئی مذمت نہیں ہے جو یسوع کو قبول کرتے ہیں اور روشنی میں چلتے ہیں۔ فضل کے قیام نے قانون کی مذمت کو دور کر دیا، لیکن وہ مذمت نہیں جو انسان پر تھی۔ مذمت کی شرائط بدل دی گئیں۔ قانون کے تحت انسان مذمت سے نہیں بچ سکتا تھا، انسان بے بس تھا، لیکن رعونت کے تحت انسان کو بچنا تھا۔ صرف اس وجہ سے کہ یسوع نے آ کر مذمت کی قربانی ادا کی جو شریعت میں تھی، اس کے بعد انسان یسوع کو قبول کر کے مذمت سے بچنے کے قابل ہو گیا۔ مذمت کو ہٹایا نہیں گیا تھا، یہ اب بھی موجود ہے اگر آپ اسے قبول نہیں کرتے ہیں جس نے مذمت کا مطالبہ کیا تھا.

اگر مَیں نہ آتا اور اُن سے بات نہ کرتا تو اُن کا گناہ نہ ہوتا، لیکن اب اُن کے پاس اپنے گناہ کی کوئی چادر نہیں ہے۔ ۔(Jn.15:22)

یہ ہمارے نجات دہندہ یسوع مسیح کے ہونٹوں سے آرہا ہے، فضل اور سچائی کے وزیر، جنہیں خدا نے نہ صرف ہمارے گناہوں کے لیے مرنے کے لیے، بلکہ ہماری راستبازی کے لیے زندہ کرنے کے لیے بھیجا، اور اس کی راستبازی پر چلنے کے لیے، جتنے لوگ اس کے الفاظ پر یقین کرتے ہیں، اور اسے انسانیت کے لیے خدا کے فضل کے طور پر قبول کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ اس لیے دنیا اور اس کے نظام کے پاس تاریکی اور بدی میں رہنے کا کوئی بہانہ نہیں ہے۔ جو کوئی خُدا کی روشنی میں نہیں آتا جو یسوع مسیح ہے، تاکہ اُس کے گناہوں کو ظاہر کیا جائے، فیصلہ کیا جائے اور معاف کیا جائے، اُسے یقیناً سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اگر مَیں اُن کے درمیان وہ کام نہ کرتا جو کسی اور نے نہیں کیا تو اُن پر گناہ نہ ہوتا، لیکن اب اُنہوں نے مجھ سے اور میرے باپ دونوں کو دیکھا اور نفرت کی۔ لیکن ایسا ہوا کہ وہ بات پوری ہو جو ان کی شریعت میں لکھی ہے، انہوں نے بلا وجہ مجھ سے نفرت کی (یوحنا ۔(15:24-25

جن لوگوں نے خدا کا فضل حاصل کیا اور اس پر چلتے ہیں وہ کسی دوسرے شخص سے زیادہ کام کرنے کی طاقت رکھتے ہیں جو فضل میں نہیں چلتا۔ اگر

Machine Translated by Google

لہذا آپ ان کو اور ان کے پیغام کو مسترد کرتے ہیں، یا آپ ان سے نفرت کرتے ہیں، آپ نے خداوند یسوع کو رد کیا ہے یا خداوند یسوع سے نفرت کی ہے جس نے انہیں بھیجا ہے۔ اور آپ کو یقینی طور پر اس مذمت کا سامنا کرنا پڑے گا جو خدا کے فضل کو رد کرنے میں ہے۔

اور یِسُوع نے کہا مَیں اِس دُنیا میں اِنصاف کے لِئے آیا ہُوں تاکہ جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں اور جو دیکھتے ہیں اندھے ہو جائیں۔ ۔(Jn.9:39)

یسوع کو فضل کے وزیر کے طور پر دنیا میں انصاف کے لیے بھیجا گیا تھا، دونوں راستبازوں اور گنہگاروں کے لیے۔ وہ لوگ جو نہیں دیکھتے جیسا کہ خداوند نے کہا ہے، وہ گنہگار ہیں جو روحانی طور پر اندھے ہیں، اور جنہوں نے اپنے گناہوں کو تسلیم کیا ہے، اور وہ فضل حاصل کرنے کو قبول کیا ہے جو ہمارے نجات دہندہ یسوع مسیح نے پیش کیا تھا۔ اور ایسا کرنے سے، وہ مسیح یسوع میں خدا کی راستبازی بن گئے، اس طرح اس سزا سے بچ گئے جو خدا کے فضل کے رد میں ہے۔ اس لیے یسوع نے وعدہ کیا کہ وہ ان کی آنکھوں میں ترازو گرائیں گے، تاکہ وہ روحانی طور پر دیکھ سکیں اور جان سکیں کہ خداوند کیا کہہ رہا ہے اور کیا کر رہا ہے۔

پھر وہ لوگ جو دیکھتے ہیں اور جو اندھے ہو سکتے ہیں، مسیحیت اور دنیا دونوں میں خود راست باز یا چرچ جانے والے مسیحی ہیں، جو پرانے فریسیوں کی طرح یہ مانتے ہیں کہ انہیں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے، یا یہ کہ وہ پہلے ہی بچ چکے ہیں، کیونکہ ان کے مطابق، وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ گناہ کی زندگی نہیں گزار رہے ہیں۔ وہ سچائی سے ناواقف ہو کر پہلے ہی مذمت کے سمندر میں تیر رہے ہیں، کیونکہ جس اندھیرے میں وہ چل رہے ہیں، اس نے ان کو اندھا کر دیا ہے۔ وہ نہیں سمجھتے تھے کہ پولوس رسول نے روح القدس کے الہام سے یہاں کیا کہا؛

کیونکہ جس طرح ایک آدمی کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار ہوئے، اسی طرح ایک کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راستباز ٹھہریں گے۔ ۔(Rom.5:19)
کیونکہ سب نے گناہ کیا ہے اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔
(Rom.3:23).
یہ دونوں صحیفے بہت سے دوسرے صحیفوں کا حصہ ہیں جو ان لوگوں کے لیے آنکھ کھولنے والے کے طور پر کام کرتے ہیں جو واقعی یقین رکھتے ہیں کہ نجات ان کے لیے نہیں ہے۔ صحیفہ کہتا ہے کہ ہم سب نے آدم کی نافرمانی کے ذریعے گناہ کیا ہے، اس لیے آئیں

Machine Translated by Google

خدا کے جلال سے کم یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم سب فیصلے اور مذمت کے لیے تھے، اگر خداوند یسوع کے لیے نہیں جس نے ہماری امید کو بحال کیا۔ کوئی بھی جو اس پرچر تحفہ کو مسترد کرتا ہے، پھر بھی مذمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

بہر حال میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ میں چلا جاؤں کیونکہ اگر میں نہیں جاؤں گا تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہیں آئے گا لیکن اگر میں چلا گیا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور جب وہ آئے گا تو وہ دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کی ملامت کرے گا۔ گناہ سے، کیونکہ وہ مجھ پر، راستبازی پر یقین نہیں کرتے، کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں، اور تم مجھے عدالت کے بارے میں نہیں دیکھتے، کیونکہ اس دنیا کے شہزادے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ (یوحنا 16:7-

11)۔

تسلی دینے والا جو کہ فضل کی روح بھی ہے طویل عرصے سے خداوند یسوع مسیح نے گناہ کی دنیا کو ملامت کرنے کے لیے بھیجا ہے، کیونکہ دنیا خداوند یسوع اور اس کے کیے پر یقین نہیں رکھتی۔

جو ہمارے لیے گناہوں سے بھرے اس نظام پر قابو پا رہا ہے، اور اپنے فضل سے اس نظام پر قابو پانے کے لیے ہمارے لیے ایک راستہ قائم کر رہا ہے۔ تسلی دینے والا بھی یہاں راستبازی کی دنیا کو ملامت کرنے کے لیے ہے، کیونکہ یسوع، خدا کی راستبازی باپ کے پاس واپس چلی گئی ہے۔ اب دنیا کے لوگوں کے لیے راستبازی پر چلنے کا بڑا مطالبہ ہے کیونکہ ایک آدمی نے نہ صرف شریعت کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے کیا ہے جو کسی آدمی نے نہیں کیا بلکہ اس کی سزا بھی ادا کی ہے جو شریعت میں تھی۔ وہ (روحِ حق) فیصلے کی دنیا کو ملامت کر رہا ہے، کیونکہ اس دنیا کے شہزادے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ یہ جو کہہ رہا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کے اس نظام کا شہزادہ یا سربراہ، پہلے ہی فیصلہ کیا جا چکا ہے، اس کی مذمت کی جا چکی ہے اور اس لیے اسے اتھاہ گڑھے میں اور بعد میں جلتی ہوئی آگ اور گندھک کی جھیل میں دھنسنے کا انتظار ہے۔ تو پھر لوگ اس نظام میں کیوں محنت کرتے رہیں، جو اس سے باہر آنے سے انکار کرنے والے کے لیے وہی فیصلہ اور مذمت لائے گا؟ یہ ایک بڑا سوال ہے جس پر شک کرنے والے تھامس کو جواب دینا پڑے گا۔

Machine Translated by Google

باب 10

ڈیوڈ کے لیے انسانی صلاحیت کیا نہیں کر سکتی تھی،
اللہ کا کرم ہوا۔

اسرائیل کا دوسرا اور آخری بادشاہ ڈیوڈ (آخری بادشاہ اس معنی میں کہ وہ اب بھی مسیح کے ہزار سالہ دور حکومت اور ابدیت دونوں میں اسرائیل کا ایک لازوال بادشاہ رہے گا)، ایک آدمی تھا جسے خدا نے اسرائیل کا بادشاہ بننے کے لیے چنا اور مسح کیا تھا۔ بہت سے لوگ یہ نہیں جانتے تھے کہ نہ صرف ڈیوڈ کو ایک بادشاہ مسح کیا گیا تھا، بلکہ وہ ایک نبی تھا، اور اگرچہ ایک پادری نہیں تھا، پھر بھی وہ جانتا تھا کہ کس طرح کاہن کے عہدے پر کام کرنا ہے یا روح القدس کے ساتھ کیسے تعلق رکھنا ہے۔ درحقیقت اس نے جو کچھ بھی کیا، وہ دونوں بادشاہ کے طور پر تخت پر چڑھنے سے پہلے، اور اس کے دور حکومت کے دوران کیے گئے تھے، جن کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس کے پاس فضل کا الہی وحی تھا، اور اس میں چلتا رہا۔ اور اِس لیے خُدا کے لیے اُسے اپنے دِل کے مطابق آدمی کہنا کوئی تعجب کی بات نہیں تھی، کیونکہ خُدا اُن کے ساتھ نہیں کھیلتا جو اُس کے فضل سے چلتے ہیں۔

اور فلستیوں کی خیمہ گاہ سے جات کا ایک فاتح نکلا جس کا نام گولیت تھا جس کی اونچائی چھ ہاتھ اور چوڑی تھی۔
اور اُس کے سر پر پیتل کا ہیلمٹ تھا اور وہ ڈاک کے زرہ سے لیس تھا اور اُس کوٹ کا وزن پیتل کے پانچ ہزار مثقال تھا۔ اور اس کی ٹانگوں پر پیتل کی قبریں اور کندھوں کے درمیان پیتل کا نشان تھا۔ اور اُس کے نیزے کا عصا بُننے والے شہتیر کی مانند تھا اور اُس کے نیزوں کا سر لوہے کے چھ سو مثقال کا تھا اور ایک ڈھال اُٹھا کر اُس کے آگے آگے چلتا تھا۔

اور اُس نے کھڑے ہو کر اِسرائیل کی فوجوں سے فریاد کی اور اُن سے کہا کہ تُم اپنی جنگ لڑنے کو کیوں نکلے ہو؟ کیا میں فلستی نہیں ہوں اور تم ساؤل کے خادم ہو؟ اپنے لیے ایک آدمی کو چن لو، اور اسے میرے پاس آنے دو۔ اگر وہ مجھ سے لڑنے اور مجھے مارنے پر قادر ہو جائے تو ہم تمہارے بندے ہوں گے لیکن اگر میں اس پر غالب آؤں اور اسے مار ڈالوں تو تم ہمارے بندے ہو کر ہماری خدمت کرو گے۔ اور فلستی نے کہا، میں آج کے دن اسرائیل کی فوجوں کو روکتا ہوں، مجھے ایک آدمی دو تاکہ ہم مل کر لڑیں۔ جب ساؤل اور تمام اسرائیل نے یہ سنا

Machine Translated by Google

فلستی کی باتیں سن کر وہ گھبرا گئے اور بہت ڈر گئے۔ 1)سام ۔(11-4 :17

Goliathکو دیکھ کر، کوئی بھی آسانی سے شیطان کی نقل دیکھ سکتا ہے. جس طرح خُداوند نے یوحنا کی کتاب کے باب 16میں بات کی ہے کہ اس دنیا کے شہزادے (شیطان) کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے، یہاں تک کہ دوسرے، پہلے آسمان اور اس زمین کی تخلیق سے پہلے، اسی طرح کوئی جالوت کے معاملے کو دیکھ سکتا ہے۔ جو کچھ اس نے پہنا تھا وہ سر سے لے کر ٹانگوں تک پیتل سے بنا ہوا تھا، جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اس کی پہلے ہی سزا اور سزا ہو چکی ہے۔ وہ درحقیقت فلستیوں کے جرم کا بوجھ اٹھا رہا تھا، اور فلستیوں کی فوج کو شکست دینے کے لیے اسے مرنے کی ضرورت تھی۔ وہ پہلے سے ہی ایک ہاری ہوئی جنگ لڑ رہا تھا، کیونکہ اس کے پاس موجود تمام پیتل کی وجہ سے، وہ فلستیوں کے گناہوں کو اٹھانے کا گناہ بن گیا۔ حالانکہ اُس کو خُداوند یسوع کی طرح جی اُٹھنے کا فضل نہیں تھا، کیونکہ وہ دشمنوں کے کیمپ میں تھا۔ ساؤل اور اُس کی فوجیں جالوت سے خوفزدہ اور خوفزدہ تھیں، کیونکہ وہ بھی اپنی انسانی قابلیت پر منحصر ہونے کی وجہ سے سزا کی زد میں تھے۔

کوئی بھی اپنی انسانی صلاحیت سے شیطان کو چیلنج نہیں کر سکتا کیونکہ انسانی طاقت میں رہ کر آپ شیطان پر غالب نہیں آ سکتے۔ وہ اس انسانی طاقت، قابلیت اور کارنامے کا موجد ہے اور جو اس پر انحصار کرے گا اسے بھی اسی طرح کی مذمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اور فلستی صبح و شام قریب آتا اور چالیس دن تک اپنے آپ کو پیش کرتا۔ اور یسّی نے اپنے بیٹے داؤد سے کہا کہ اب اپنے بھائیوں کے لیے اِس سوکھے ہوئے اناج میں سے ایک ایفہ اور یہ دس روٹیاں لے کر اپنے بھائیوں کے پاس کیمپ کی طرف بھاگ جا۔ اور آپ کو ان کے ہزار کے کپتان کے پاس دس پنیر لے جائیں، اور دیکھیں کہ آپ کے بھائیوں کا کیا حال ہے،

اور ان کا عہد لیں۔ ۔(I Sam.17:16-18)
نمبروں کے خدا کے ریاضی میں چالیس (40)آزمائش یا مصیبت ہے، جبکہ قانون کے لئے دس (10) نمبر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل چالیس دن تک فلستی جالوت کے ہاتھوں آزمائش یا مصیبت میں رہے۔ جب یسّی نے قانون کو دس روٹیوں اور دس پنیروں کے ذریعے اسرائیل کے کیمپ میں دشمن سے لڑنے میں ان کی مدد کرنے کے لیے بھیجا، تو شریعت ان کو نجات نہ دے سکی، کیونکہ کوئی بھی شخص اس قابل نہیں تھا کہ وہ شریعت کے مطالبے کو پیش کر سکے، جو کہ راستبازی ہے۔ وہ سب گناہ میں تھے کیونکہ وہ سب کی کمی تھی۔

Machine Translated by Google

خدا کی شان۔ اب آئیے دیکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل اس وقت خدا کے جلال سے کیسے اور کیوں
محروم ہو گئے۔
اور سموئیل نے کہا جب تُو اپنی نظر میں چھوٹا تھا تو کیا تُو نے اِسرائیل کے قبِیلوں کا سردار نہیں
بنایا اور خُداوند نے تُجھے مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنایا؟ اور خُداوند نے تُجھے سفر پر بھیجا اور
کہا کہ جا اور گنہگار عمالیقیوں کو بالکل نیست و نابود کر اور اُن سے اُس وقت تک لڑتا جب تک وہ
فنا نہ ہو جائیں۔

پس تُو نے خُداوند کی بات کیوں نہ مانی بلکہ لُوٹ پر اُڑ کر خُداوند کی نظر میں بُرا کیا؟ اور ساؤل نے
سموئیل سے کہا ہاں مَیں نے خُداوند کی بات مانی ہے اور اُس راہ پر گیا جس پر خُداوند نے مجھے
بھیجا ہے اور عمالیق کے بادشاہ اجاج کو لایا ہے اور عمالیقیوں کو بالکل نیست کر دیا ہے۔ لیکن لوگوں
نے لُوٹ کا مال، بھیڑ بکریاں اور بَیل لے لیے، جو اُن چیزوں میں سے سب سے اہم تھے جنہیں جلجال
میں رب تیرے خدا کے لیے قربان کرنے کے لیے بالکل تباہ ہونا چاہیے تھا۔ اور سموئیل نے کہا کیا خُداوند
بھسم ہونے والی قربانیوں اور قُربانیوں سے اُتنی خوشی کرتا ہے جتنی خُداوند کی بات ماننے سے؟
دیکھو اطاعت کرنا قربانی سے اور سننا مینڈھوں کی چربی سے بہتر ہے۔ کیونکہ سرکشی جادو ٹونے
کا گناہ ہے اور ضد بدکاری اور بت پرستی کے برابر ہے۔

چُونکہ تُو نے خُداوند کے کلام کو ردّ کیا اِس لئِے اُس نے تُجھے بادشاہ بننے سے بھی ردّ کِیا۔ اور ساؤل نے
سموئیل سے کہا میں نے گناہ کیا ہے کیونکہ میں نے خداوند کے حکم اور تیری باتوں کی خلاف ورزی
کی ہے کیونکہ میں لوگوں اور ان کی آواز سے ڈرتا تھا۔ اب، میں آپ سے دعا کرتا ہوں، میرے گناہ کو
معاف کر، اور میرے ساتھ دوبارہ آ، تاکہ میں رب کی عبادت کروں۔ اور سموئیل نے ساؤل سے کہا
میں تیرے ساتھ نہیں لوٹوں گا کیونکہ تو نے خداوند کے کلام کو رد کیا ہے اور خداوند نے تجھے اسرائیل
کا بادشاہ بننے سے رد کر دیا ہے۔

(I Sam.15:17-26)۔
ساؤل کو خدا کی طرف سے سموئیل کے ذریعے بھیجا گیا تھا کہ جا کر عمالیقیوں کو مکمل طور پر
تباہ کرے، اور کسی کو بھی نہ بخشے، مگر مرد اور عورت، شیر خوار اور دودھ پلانے والے، بیل اور
بھیڑ، اونٹ اور گدھے دونوں کو قتل کرنے کے لیے۔ لیکن ساؤل نے سوچا کہ وہ خُداوند سے بہتر جانتا
ہے جس نے اُسے بھیجا ہے، اپنے راستے پر جانے کا انتخاب کرکے، اس طرح خُدا کے خلاف بغاوت کی۔
اب ساؤل اپنی بھیڑوں، بیلوں اور دوسری چیزوں کی قربانیاں کس کو پیش کر رہا تھا؟ ہے نا؟

Machine Translated by Google

اسی خدا کی جس کی اس نے نافرمانی کی ہے؟ یہی معاملہ ہم میں سے اکثریت کے ساتھ ہے، خدا کے خادموں اور یہاں تک کہ عیسائی دنیا کے دوسرے ماننے والوں کا۔ بہت سے لوگ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ خدا کیا چاہتا ہے اور کہہ رہا ہے، لیکن وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ رب سے زیادہ ہوشیار ہیں، اور یہ کہ اس کے کلام کو ماننے کے علاوہ وہ خدا کو خوش کرنے کے اور بھی طریقے ہیں۔ اور سموئیل نے خدا کی طرف سے صحیح جواب دیا، کہ اطاعت قربانی سے بہتر ہے، اور اس کی باتوں کو سننا (سننا) اسے اپنے لاکھوں کی قربانی دینے سے بہتر ہے۔ خدا نے یہ کیوں کہا؟ یہ آسان ہے، چاہے آپ خُداوند کے لیے جتنی بھی قربانی پیش کرتے ہیں، اگر آپ اُس کے کلام پر عمل کرنے میں ناکام رہتے ہیں، تو آپ ایک باغی شخص ہیں۔ اور صحیفہ کہتا ہے کہ بغاوت وہی گناہ ہے جو جادوگرنی کے ساتھ ہے۔ اور جادوگرنی کی سزا یہ ہے کہ تمہیں زندہ رہنے کے لیے جادوگرنی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اس بیان سے یہ واضح ہے کہ ساؤل پر موت کی سزا تھی۔ اور چونکہ وہ اُس وقت بنی اسرائیل کی فوجوں کا بادشاہ اور قائد تھا، اس لیے وہ سب خدا کے جلال سے محروم تھے جیسا کہ اُس کی باقی فوجیں بھی گناہ میں ختم ہوئیں، اور سب ایک ہی موت کی سزا کے تحت تھے، جیسا کہ آدم نے گناہ کیا اور ساری مخلوق گناہ میں ختم ہوئی (ریفری۔

روم ۔(19-5:12)
ساؤل بھی اُس وقت کی طرح خُدا کے اِختیار کے ماتحت نہیں تھا، کیونکہ بادشاہ کے طور پر اُس کے پاس جو اختیار تھا اور بادشاہی، وہ اُس سے روحانی طور پر پہلے ہی چھین لی گئی تھی۔ بنی اسرائیل کو اس دیو ہیکل گولیتھ کے ہاتھ سے نجات دلانے کے لیے، جس کے پاس شیطان کی طرح موت کی طاقت تھی، کوئی ایسا شخص جو اصل میں ساؤل کی فوجوں کا حصہ نہیں تھا، اور جو اپنی انسانی صلاحیت، طاقت اور کوشش کو چھوڑ کر خدا کے فضل کو قبول کرے گا، خدا کو منظرعام پر لانا تھا۔

اور داؤُد نے ساؤُل سے کہا کہ اُس کے سبب سے کِسی کا دِل نہ اُلجھے، تیرا بندہ جا کر اِس فِلِستی سے لڑے گا اور ساؤُل نے داؤُد سے کہا تُو اِس فِلستِی سے لڑنے کے لِئے اُس سے مُقابل نہیں ہو سکتا کیونکہ تُو تو جوان ہے اور وہ جوانی سے ہی جنگجو ہے۔

اور داؤُد نے ساؤُل سے کہا تیرے خادِم نے اپنے باپ دادا کی بھیڑ بکریاں چرائی اور ایک شیر اور ریچھ آیا اور ریوڑ میں سے ایک برّہ لے گیا۔ اور مَیں اُس کے پِیچھے نِکلا اور اُسے مارا اور اُسے اُس سے چھڑایا

Machine Translated by Google

منہ، اور جب وہ میرے خلاف کھڑا ہوا، میں نے اسے اس کی داڑھی سے پکڑ کر مارا اور مار ڈالا۔
تیرے بندے نے شیر اور ریچھ دونوں کو مار ڈالا اور یہ نامختون فلستی ان میں سے ایک ہو گا کیونکہ
اس نے زندہ خدا کی فوجوں کی مخالفت کی ہے۔ داؤد نے مزید کہا کہ خداوند جس نے مجھے شیر کے
پنجے سے اور ریچھ کے پنجے سے چھڑایا وہ مجھے اس فلستی کے ہاتھ سے چھڑائے گا۔ اور ساؤُل نے
داؤُد سے کہا جا اور خُداوند تیرے ساتھ ہو ۔ (I Sam.17:32-37)

کیا آپ اس معنی میں دیکھتے ہیں کہ ڈیوڈ نے یہاں کیا کیا، اس نے خدا کو اس بات کو برقرار رکھتے ہوئے تصویر میں لایا
کہ گولیت نامختون فلستی زندہ خدا کی فوجوں کی مخالفت کر رہا تھا۔ اور اس عمل سے، خدا کو نہ صرف عزت ملی بلکہ
یاد دلایا گیا کہ گولیت اور فلستیوں کی باقی فوجیں نامختون تھیں، اور اس لیے ان کا خدا کے ساتھ کوئی عہد کا رشتہ
نہیں تھا۔ اسرائیل کی فوجیں، یعقوب، اسحاق اور ابراہیم کی اولاد ہونے کے ناطے، سب کا ختنہ کیا گیا تھا، اور خدا کے
ساتھ عہد کا رشتہ بھی تھا۔ تاہم اس نے انہیں خدا کا لشکر بنا دیا ہے، حالانکہ وہ سب ساؤل کے گناہ کی وجہ سے موت کی
سزا کے تحت تھے۔ لیکن خدا جو عہد کے محافظ کے طور پر، ابراہیم کے ذریعے اسرائیل کے ساتھ اپنے عہد کے تعلقات کے
قوانین کو جانتا ہے، اسے اپنے لوگوں کے لیے حفاظت کا یقینی راستہ تلاش کرنا چاہیے۔ اور اس وجہ سے، اس نے داؤد کو آکر
اپنے بچوں کو نجات دلانے کی ترغیب دی۔ ایک بار پھر، ڈیوڈ نے تسلیم کیا کہ طاقت سے کوئی بھی شخص غالب نہیں آ
سکتا، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ یہ خداوند ہی تھا جس نے اسے شیر اور ریچھ کے دونوں پنجوں سے نجات دلائی، اور وہ دوبارہ
اسے گولیت کے ہاتھ سے بچائے گا۔ اور ساؤل کو اُس چھوٹے لڑکے کی دلیری کے سامنے ہتھیار ڈالنا پڑا جس نے زندہ خدا کے
نام پر فخر کیا تھا۔

اور ساؤل نے داؤد کو اپنی زرہ سے مسلح کیا اور اس نے اس کے سر پر پیتل کا ہیلمٹ ڈالا اور اس
نے اسے ڈاک کے زرہ سے لیس کیا۔ اور داؤُد نے اپنی تلوار اپنے بکتر پر باندھی اور اُس نے جانے کو کہا
کیونکہ اُس نے ثابت نہیں کیا تھا۔ اور داؤد نے ساؤل سے کہا میں ان کے ساتھ نہیں جا سکتا کیونکہ
میں نے ان کو ثابت نہیں کیا۔ اور داؤد نے انہیں اس سے دور کر دیا۔

اور اُس نے اپنا عصا ہاتھ میں لیا اور نالے میں سے پانچ ہموار پتھر چُن کر چرواہوں کی تھیلی میں
رکھ دیئے۔

Machine Translated by Google

یہاں تک کہ اس کے پاس ایک ٹکڑا تھا، اور اس کی گولی اس کے ہاتھ میں تھی، اور وہ فلستی کے قریب آ گیا
۔(I Sam.17:38-40)ساؤل نے ایک ایسے شخص کے طور پر جو اپنی انسانی صلاحیت پر یقین رکھتا تھا، ڈیوڈ کو اپنے تمام
گنہگار فوجی لباس سے مسلح کیا تاکہ ڈیوڈ کی طاقت کو ثابت کیا جا سکے۔ روحانی طور پر اس کا مطلب یہ ہے کہ داؤد
نے اپنے آپ کو گنہگار ساؤل اور اس کی فوجوں کے ساتھ پہچانا جن پر موت کی سزا تھی، (اسی طرح یسوع انسانیت کے
گناہ اور خون کے ساتھ انسان کو پہچاننے کے لیے سب سے پہلے آیا تھا، تاکہ موت کے ذریعے، وہ شیطان کو تباہ کر دے جو
موت کی طاقت رکھتا تھا، ریفری (16-14 :2اسے فوجی لباس پہنا کر، موت کی طاقت اور طاقت کے لباس سے۔ گولیت
کو تباہ کر دو جو موت کی طاقت رکھتا تھا۔ اُس نے داؤد کے سر پر پیتل کا ہیلمٹ ڈالا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ داؤد نے
ساؤل اور اُس کی فوجوں کا گناہ اُٹھایا جن کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ وہ ساؤل کی فوج کا حصہ نہیں تھا ورنہ وہ بھی گناہ میں
گرفتار ہو جاتا، اور جالوت سے لڑنے کے قابل نہ ہوتا۔ جب اس نے وہ بکتر اتار دیا جو اس گوشت کی نمائندگی کرتا ہے جو وہ
ان کے گناہوں کو دور کرنے کے لیے استعمال کرتا تھا، تو اس نے اپنا عصا (اختیار) لیا جو کہ راستبازی ہے اور فضل کی
نمائندگی کرنے والے پانچ ہموار پتھروں کا انتخاب کیا۔ چرواہا یسوع کی نمائندگی کرتا ہے اور جس تھیلے میں اس نے پتھر
رکھے تھے وہ اس کے (ڈیوڈ) کے برتن کی نمائندگی کرتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ خُداوند یسوع کو فضل کے ذریعے اپنا برتن ہونے کے ناطے داؤد کے اندر اپنا قانون قائم کرنا تھا۔ ایک
بار پھر وہ پانچ ہموار پتھر جنہیں داؤد نے چنا تھا نالے سے نکلے اور لفظ بروک کا مطلب ہے ایک چھوٹی بہتی ندی۔ روحانی
طور پر اس ندی کو روح القدس کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈیوڈ کے اندر فضل کا الہی انکشاف
تھا، اور یہی وجہ ہے کہ اس کے لیے فضل میں چلنا ممکن تھا۔

اور فلستی نے داؤد سے کہا کہ میرے پاس آؤ میں ان کا گوشت ہوا کے پرندوں اور میدان کے درندوں کو دوں گا۔ تب داؤُد
نے فلستی سے کہا تُو تلوار اور نیزہ اور ڈھال لے کر میرے پاس آتا ہے لیکن مَیں ربُّ الافواج کے نام سے تیرے پاس آتا ہوں
جو اسرائیل کے لشکروں کے خُدا کی تُو نے نافرمانی کی۔ ۔(I Sam.17:44-45)

داؤد نے یہ ظاہر کرنے کے لیے کہا کہ وہ انسانی طاقت سے نہیں بلکہ خُدا کی روح (فضل) سے لڑا ہے۔ جو ڈیوڈ نے گولیت کو
بتایا

Machine Translated by Google

فلستی، اس بات کا اشارہ ہے کہ اس نے (داؤد) کبھی بھی جسم کے بازو پر بھروسہ نہیں کیا جو گولیتھ کے فخر کا ذریعہ ہے، بلکہ اس نے رب الافواج کے بازو اور طاقت پر فخر کیا۔

اور یہ تمام جماعت جان لے گی کہ خُداوند تلوار اور نیزے سے نہیں بچاتا، کیونکہ جنگ خُداوند ہے اور وہ تُم کو ہمارے ہاتھ میں دے دے گا۔" (Sam.17:47 I)

ڈیوڈ اسرائیل اور فلستیوں دونوں کے اجتماع پر یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ تلوار اور نیزے پر ان کا بھروسہ جس کی وجہ سے وہ اپنی انسانی صلاحیتوں یا کوششوں پر بھروسہ کرتے ہیں، مدد نہیں کر سکتے، کیونکہ جنگ رب کی ہے۔ اور رب کی جنگ انسانی طاقت سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے لڑی گئی ہے۔

اور یُوں ہُؤا کہ جب فِلستی اُٹھ کر داؤُد سے مِلنے کے نزدِیک آیا تو داؤُد نے جلدی کی اور فِلستی سے مِلنے کے لِئے لشکر کی طرف دوڑا۔ اور داؤُد نے اپنا ہاتھ اپنے تھیلے میں ڈالا اور وہاں سے ایک پتھر لے کر اُسے گالی دی اور فلستی کے ماتھے پر ایسا مارا کہ پتھر اُس کی پیشانی میں دھنس گیا اور وہ منہ کے بل زمین پر گر گیا۔ سو داؤُد نے فلستی پر گلے اور پتھر سے غالب آ کر فلستی کو مارا اور مار ڈالا لیکن داؤد کے ہاتھ میں تلوار نہ تھی۔ اس لیے داؤد دوڑ کر فلستی پر کھڑا ہوا اور اپنی تلوار لے کر میان سے نکال کر اسے مار ڈالا اور اس سے اس کا سر کاٹ دیا۔

اور جب فلستیوں نے دیکھا کہ ان کا فاتح مر گیا ہے تو وہ بھاگ گئے۔
1)سام ۔(17:48-51
داؤد نے اپنا ہاتھ تھیلی (یعنی اپنے برتن) کے اندر ڈالا اور ایک پتھر (لفظ) نکالا اور اسے گالی دی اور اس سے فلستی جالوت کو مار ڈالا۔
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ ڈیوڈ فضل حاصل کر چکا تھا، اور فضل کے نزول سے ایک ہو گیا تھا، اس لیے اس نے پھر ایک لفظ بولا جو کہ محض ایک جملہ بنانے کے مترادف ہے، اس طرح اتحاد کی علامت ہے۔ اس کا مطلب ہے، اس ایک پتھر میں جو اس نے استعمال کیا، وہاں خدا باپ، بیٹے اور روح القدس کا اختیار ہے، اور چونکہ وہ ان کے ساتھ تھا، اس لیے اس نے الہی اختیار کے ساتھ جنگ کی اور گولیت کو مار ڈالا۔ ڈیوڈ کے ہاتھ میں کوئی تلوار نہیں تھی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسانی طاقت نے جالوت کے قتل میں کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ ڈیوڈ نے اپنی موت کے بعد اس سے گولیت کی تلوار لے لی، اور اس کا سر کاٹ دیا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ دشمن کا ہتھیار ہے۔

Machine Translated by Google

آپ کے خلاف استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے، ہمیشہ یا زیادہ تر معاملات میں، اس کے منصوبوں کو تباہ کرنے اور ممکنہ طور پر اسے مارنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اگر آپ فضل سے چلتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر آپ فضل کے ساتھ چلتے ہیں تو جنگ لارڈز بن جاتی ہے اور جنگ میں، آپ ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے کہ وہ ہتھیار واپس بھیجیں جو شیطان کے کارندے آپ کے خلاف بھیج رہے ہیں، اور یہ آپ کے بدلے انہیں بہت اچھا عذاب دے گا جب تک کہ وہ اپنے برے کاموں یا اعمال سے توبہ نہ کریں۔

یہ کیا تھا جس نے ڈیوڈ کو فتح دلائی

(1)داؤد اسرائیل کے گناہوں کو لے جانے کے لیے گناہ بن گیا۔ وہ ساؤل کی فوج کا حصہ نہیں تھا، اس لیے وہ بے گناہ تھا۔ ساؤل کی فوجوں میں سے کوئی بھی جالوت کا مقابلہ نہ کر سکا کیونکہ ان پر موت کی سزا تھی۔

(2)اس نے قانون کو پورا کر کے اس سزا کی ادائیگی کی جو شریعت میں ہے۔ اُس نے اُس چیز کے لیے پیدا کیا جس کا قانون مانگتا ہے جو کہ راستبازی ہے۔

(3)وہ جانتا تھا کہ جسم میں کچھ بھی اچھا نہیں ہے، اس لیے اس نے خدا کے فضل پر بھروسہ کیا (اس نے جالوت کی طرح جسم پر فخر نہیں کیا، بلکہ رب پر فخر کیا)۔

(4)داؤد خدا کے ساتھ عہد کے تعلق میں تھا۔
ختنہ کروایا، اسی طرح ساؤل اور اسرائیل کی فوجیں، اگرچہ ان پر موت کی سزا تھی، جالوت اور فلستی فوجیں نہیں تھیں۔ ڈیوڈ عہد کے قوانین کو جانتا تھا، اور خدا کو یاد دلایا، تاکہ خدا اپنے لوگوں کے لیے لڑ کر اس قانون کا احترام کر سکے۔

(5)اس کے اندر فضل اور سچائی کا نزول تھا اور وہ جانتا تھا۔
کہ چونکہ وہ فضل اور سچائی پر چل رہا تھا، اس لیے اسے گولیت پر پانچوں ہموار پتھروں کو استعمال کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ایک اتحاد کی نمائندگی کرتا ہے اور وہ جانتا تھا کہ اس ایک پتھر کے اندر، خدا باپ، بیٹے اور روح القدس کی الہی طاقت ہے۔ یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ایک جملہ جو بھی فضل اور سچائی پر چل رہا ہے۔

Machine Translated by Google

خدا کے کلام سے بناتا ہے، خدا باپ، بیٹے اور روح القدس کی زبردست طاقت رکھتا ہے، اور فوری طور پر عجائبات کا مظاہرہ کرے گا۔

(6)وہ خدا باپ، بیٹے اور روح القدس کے ساتھ ایک ہو گیا، اور خدائی اختیار کے ساتھ گولیت پر غالب آیا۔
اسرائیل کے پہلے بادشاہ کے طور پر ساؤل پہلے آدم کی نمائندگی کرتا ہے، جبکہ اسرائیل کے دوسرے اور آخری بادشاہ کے طور پر ڈیوڈ دوسرے اور آخری آدم (یسوع) کی نمائندگی کرتا ہے۔ گولیت، جس کے پاس موت کی طاقت تھی وہ شیطان کی نمائندگی کرتا ہے۔

آخر میں، وضاحت کرنے کے لیے مزید کیا باقی رہ گیا ہے، تاکہ پوری دنیا کے مومنین کی بڑی اکثریت کو یہ احساس دلایا جائے کہ سوائے وہ مسیح میں ہیں (جو کہ فضل میں ہے)، آخری دن پر بھی مذمت باقی ہے۔ بہت سارے لوگوں کے لیے جو کچھ بھی معنی نہیں رکھتا، خدا نے اپنی رحمتوں کے ذریعے اس تعلیم میں اپنے کلام کے نزول کی نقاب کشائی کی ہے، تاکہ کوئی بھی، خدا کے دونوں وزیر جو اس بات سے ناواقف ہوں کہ خدا کا فضل کیا ہے، یا واقعی ہمارے لیے کیا ہے، اور باقی مسیحی گروہ، کے پاس گناہ میں رہنے کے لیے کوئی چادر نہیں ہوگی۔

خُداوند کا یہ قول یاد رکھو کہ مُجھ میں تُم کو سکون مل سکتا ہے۔ دنیا میں تم پر مصیبت آئے گی، لیکن خوش رہو، میں نے دنیا پر فتح حاصل کی ہے ۔(Jn.16:33)

آپ جس راستے پر جانا چاہتے ہیں اسے منتخب کرنا کسی کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے، کیونکہ ہم سب مسیح کی عدالتی نشست کے سامنے پیش ہوں گے۔ امن کا خداوند آپ کی رہنمائی کرے جیسا کہ آپ یسوع کے نام پر دانشمندانہ فیصلہ کرتے ہیں، آمین۔

Machine Translated by Google

رابطے

جان اے ڈینیئل ہیلپ اینڈ ریکنسیلیشن منسٹری اور بائبل ٹریننگ کالج HARMABITRAC)ورلڈ آؤٹ ریچ)

NIGERIA TEL: 234 1 7212893, 7943450, 7224302, 7224303, 0803 3476693. www.orgbitra
HOUSE 2, D CLOSE, 4TH AVENUE, FESTAC TOWN, LAGOS-

جان اے ڈینیئل پوبوکس 537سیٹلائٹ ٹاؤن لاگوس-نائیجیریا۔

TEL/FAX: 234 1 7943450ویب سائٹ:
www.harmabitrac.org

جان اے ڈینیئل پوبوکس 1415اوانی
اینوگو-نائیجیریا۔

فروخت کے لیے نہیں۔

Machine Translated by Google

مصنف کے بارے میں

ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے سچے شاگرد کے طور پر زندگی گزارنے کے لیے بلائے جانے والے مصنف کو 1989 میں کیمپ (دنیا کا منظم مذہبی نظام)، اس کی ملازمت، تعلقات اور دوستوں سے الگ کر دیا گیا تھا۔ اور رب نے اسے اپنے اختیار کے دائرے میں رکھ کر، اسے اکپوگا میں جنگل کی قسم کے فارم کی بستی میں لے جایا۔

اسے ایک سخت تربیت سے گزرنے کے لیے بنایا گیا تھا، جیسا کہ خُداوند نے اُس میں خُدا کے بے ربط کلام کو پیس کر، اپنے گوشت کو آگ سے جلا کر بہت سی مصیبتوں، قحط، مصیبتوں، ضروریات، تکالیف، کوڑے، قید، گھڑیاں، روزے، خطرات وغیرہ، جو اُس نے مسیح کی خاطر جھیلے۔

وہ 1992 میں تربیت سے باہر آیا، اور ایک شخص کے طور پر جسے آپ کے فرقے سے قطع نظر مسیح کے جسم کے لیے آخری وقت کی سچائی کی خدمت کرنے کے اختیار سے مسح کیا گیا ہے، وہ اب بھی تکلیف اٹھاتا ہے کیونکہ روح القدس اسے استعمال کرتا ہے، اس سچائی کو لفظ کے مقدس متلاشیوں کے دلوں تک پہنچانے کے لیے۔ وہ اس سچائی کو گرجا گھروں، گھروں، وزارتوں، افراد وغیرہ تک پہنچانے کے لیے سفر کرتا ہے، جیسا کہ خداوند اسے ہدایت کرتا ہے۔

اس نے خوشی سے لارڈز کے قیمتی تحفے مریم بلیسنگ سے شادی کی ہے، جو واقعی اس عظیم احسان کا ذریعہ رہی ہے جو اسے رب کے ساتھ ملتا ہے۔ اور اس شادی سے تین بیٹوں، ٹموتھی جان (جونیئر)، بنیامین سیموئیل اور ڈیوڈ جوزف سے نوازا گیا ہے۔

Machine Translated by Google

ABOUT THE AUTHOR

Born and bred in Enugu by Ibo parents, John A. Daniel was called and separated unto the gospel of our Lord Jesus Christ in 1989. Just as Paul the Apostle was moved into the Arabian Desert, where he conferred not with flesh and blood, the author was also led into the Wilderness or Arabian Desert type farm settlement, in Akpuoga-Emene, Enugu, Nigeria, by the Lord Holy Spirit.

Having submitted to the authority channel of God, he was made to pass through a rigorous training as the Lord burned his flesh with fire, by grinding the Word of God in him until 1992 when his training ended.

He is a man under the authority of our Lord, and anointed with authority to minister end-time truth to the Body of Christ irrespective of your denomination.

He travels as directed by the Lord to minister in churches, homes, ministries, individuals, etc.

He is happily married to Mary Blessings, and has three sons, Timothy John(Jnr.), Benjamin Samuel, and David Joseph.